Marfat.com

Marfat.com

253

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ ط

اسلامی عقائد سنیوں کے بچے معتقدات و اہل حفظ مسلمانان
و مطالعہ اہل ایمان سمجھے بہ

حصہ اوّل

مصنفہ

جناب مولانا مولوی حکیم ابوالعلا محمد مجدد علی صاحب اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب مذہبی لاہور

Marfat.com

52785

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل القرآن ، وھدانا بہ الی عقائد الایمان ، واظہر ھذا الدین القویم علی سائر الادیان ، والصلوٰۃ والسلام الاتمان فی کل حین وآن ، علی سید ولد عدنان ، سید الانس والجان ، الذی جعلہ اللہ تعالیٰ مطلعاً علی الغیوب فعلم مایکون وما کان ، وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ومن تبعھم باحسان ، واجعلنا منھم یا رحمٰن یا منان

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لئے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لئے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے خصوصاً اس پُرآشوب زمانہ میں کہ گندم نما جو فروش بکثرت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقۃ اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں۔ عام ناواقف مسلمان اُن کے

Marfat.com

دامِ تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا۔ اور ان بھائیوں کے لیئے اس پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیئے امید ہے کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیئے عفو و عافیت دارین اور ایمان و مذہب اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ خَیْرِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

عقائد متعلقہ ذات و صفاتِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ

عقیدہ ۱: اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسمامیں۔ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے عدم محال قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ازلی کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے عقیدہ ۲: وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج عقیدہ ۳: اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے اور اس کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا البتہ اُس کے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اس کی صفات پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے عقیدہ ۴: اس کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اُس سے کسی طرح بوجہِ وجود میں جُدا ہو سکیں کہ نفسِ ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم عقیدہ ۵: جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں عقیدہ ۶: اُس کی صفات نہ مخلوق ہیں نہ زیرِ قدرت داخل۔ عقیدہ ۷: ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں عقیدہ ۸: صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث

Marfat.com

بتلائے گمراہ بددین ہے **عقیدہ** جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے کافر ہے۔ **عقیدہ** نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اُس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اُس کے لئے بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے **عقیدہ** وہ حیّ ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔ **عقیدہ** وُہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اُس کی قُدرت سے باہر نہیں **عقیدہ** جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کی قُدرت اُسے شامل ہو کہ محال اُسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا پھر محال نہ رہا۔ اُسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا۔ تو محال نہ رہا اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یوہیں ہر فنا ئے باری محال ہے اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہوگی اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی اُلوہیت سے ہی انکار کرنا ہے **عقیدہ** ہر مقدور کے لیے ضرور نہیں کہ موجود ہو جائے البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔ **عقیدہ** وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان وہ بھی اس کے لئے محال مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت ظلم جہل بے حیائی وغیرہم عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قُدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان، نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ حیات[1] قدرت[2] سننا[3]۔ دیکھنا[4]۔ کلام[5]۔ علم[6]۔ ارادہ[7] اُس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں مگر کان آنکھ

Marfat.com

زبان سے اس کا سُننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک ہر پست سے پست آواز کو سُنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے بلکہ اس کا دیکھنا اور سُننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سُنتا ہے عقیدہ مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث و مخلوق نہیں جو قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔ عقیدہ اُس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآنِ عظیم جسکو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام قدیم بلا صوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سُنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلّی حادث۔ عقیدہ اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات معدومات ممکنات محالات سب کو ازل میں جانتا تھا۔ اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا اشیاء بدلتی ہیں اور اس کا علم نہیں بدلتا دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اس کو خبر ہے اور اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں عقیدہ وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے علم ذاتی اس کا خاصہ ہے جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیرِ خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیے خود حاصل ہو عقیدہ وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں عقیدہ حقیقۃً رزق پہنچانے والا وہی ہے ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں عقیدہ ہر بھلائی بُرائی اُس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدّر فرما دی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا زید کے ذمہ بُرائی لکھی اس لیے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی

Marfat.com

کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اُمّت کا مجوس بتایا عقیدہ قضا تین قسم ہے مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں اور معلّق محض کہ صُحف ملٰئکہ میں کسی شے پر اس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے اور معلّق شبیہ بہ مبرم کہ صُحف ملٰئکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیل ناممکن ہے اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے ملٰئکہ قوم لُوط پر عذاب لے کر آئے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو رحمت مخصر تھے ان کا نام پاک ہی ابراہیم ہے یعنی اب رحیم مہربان باپ ان کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے یُجَادِلُنَا فِی قَوْمِ لُوْطٍ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں یہ قرآنِ عظیم نے ان بے دینوں کا رد فرمایا۔ جو محبوبانِ خدا کو بارگاہ عزّت میں کوئی عزّت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا حالانکہ ان کا رب عزّوجلّ ان کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں حدیث میں ہے شبِ معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص اللہ عزّوجلّ کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں عرض کی موسےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔ فرمایا کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں عرض کی ان کا رب جانتا ہے کہ ان کے مزاج میں تیزی ہے جب آیہ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى نازل ہوئی کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے حضور سیّد

Marfat.com

المحبوبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعت عزت وجاہت ختم ہے صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ روز قیامت اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرضدار سے یہاں تک کہ فرمایا جائیگا اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُحْتَجِمُ رَبَّہٗ اے کچے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مبرم حقیقی تھا خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس میں جھگڑے تو انھیں ارشاد ہوا یٰاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اِنَّھُمْ اٰتِیْھِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو بیشک ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے ان کی دعا سے ان کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسط حالت میں ہے جسے صحف ملئکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہیں اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ الدُّعَآءَ یَرُدُّ الْقَضَآءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

مسئلہ قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے ماد شماس گنتی میں۔ اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اسکے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان

Marfat.com

اور اسباب مہیا کر دیے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اُسی بنا پر اُس پر مؤاخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں **مسئلہ** بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیّتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے منجانب اللہ کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصوّر کرے **عقیدہ** اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت جمیع حوادث سے پاک ہے **عقیدہ** دنیا کی زندگی میں اللہ عزّوجلّ کا دیدار نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع رہا قلبی دیدار یا خواب میں یہ دیگر انبیاء علیہم السّلام بلکہ اولیائے کے لیے بھی حاصل ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں ستّر بار زیارت ہوئی **عقیدہ** اس کا دیدار بلاکیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے نزدیک یا دُور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے اُوپر یا نیچے دہنے یا بائیں آگے یا پیچھے اس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے اُس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں اور جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں اور وقتِ دیدار نگاہ اس کا احاطہ کرے یہ محال ہے۔ **عقیدہ** وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اس کے ارادے سے اُسے باز رکھنے والا۔ اس کو نہ اُونگھ آئے نہ نیند، تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا نہ تھکے نہ اُکتائے تمام عالم کا پالنے والا ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا۔ اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا اسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صُورت بنانے والا گناہوں کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا قہر و غضب فرمانے والا اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بچے اُس کے

Marfat.com

چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ
دے جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے پست ذلیل کو عزت دے دے اور
عزت والے کو ذلیل کر دے جس کو چاہے راہ راست پر لائے اور جس کو چاہے
سیدھی راہ سے الگ کر دے جسے چاہے اپنا نزدیک بنا لے اور جسے چاہے
مردود کر دے جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرنا
عدل و انصاف ہے ظلم سے پاک و صاف ہے نہایت بلند و بالا ہے وہ سب کو
محیط ہے اس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا نفع و ضرر اسی کے ہاتھ میں ہیں مظلوم کی فریاد
کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔
نگرا چھے پر خوش ہوتا ہے اور برے سے ناراض۔ اس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا
حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے اللہ عزوجل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے
ساتھ لطف یا اس کے ساتھ وہ کرنا جو اس کے حق میں بہتر ہو اس پر کچھ واجب نہیں
مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے ہاں اس نے اپنے کرم سے
وعدہ فرما لیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفار
کو جہنم میں اور اس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں اس نے وعدہ فرما لیا ہے کہ کفر کے
سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرما دے گا **عقیدہ** اس کے ہر فعل میں
کثیر حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اس کے فعل کے لیے غرض نہیں کہ
غرض اس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے نہ اس فعل کے لیے غایت کہ
غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے اور نہ اس کے افعال علت و سبب کے محتاج
اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسببات کو اسباب سے
ربط فرما دیا ہے آنکھ دیکھتی ہے کان سنتا ہے آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا
ہے وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے پانی جلائے آگ پیاس بجھائے نہ چاہے تو لاکھ

Marfat.com

آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر دماغ نہ آئے کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو کافروں نے ڈالا۔ کوئی پاس نہ جا سکتا تھا۔ گوپھن میں رکھ کے پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم حاضر ہوئے اور عرض کی ابراہیم کچھ حاجت ہے فرمایا ہے مگر نہ تم سے۔ عرض کی پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے فرمایا حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ کَفَانِیْ عَنْ سُؤَالِیْ اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت است ارشاد ہوا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر اس ارشاد کو سُنکر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید انھیں سے فرمایا جاتا ہو اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علما فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے ساتھ وَسَلٰمًا کا لفظ نہ فرما دیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

عقائد متعلّقۂ نبوّت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اُسے کافر نہ کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کفر ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے **عقیدہ ۱** نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔ **عقیدہ ۲** انبیا سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت **عقیدہ ۳** اللہ عزّوجلّ پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاؑ بھیجے۔ **عقیدہ ۴** نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت

Marfat.com

ہو یا بلا واسطہ **عقیدہ** بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السّلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں **عقیدہ** سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سپرد کی تھی اُن سے اس کا حفظ نہ ہو سکا کلام الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے **عقیدہ** چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزّوجلّ نے اپنے ذمہ رکھی فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ بے شک ہم نے قرآن اُتارا اور بیشک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اُس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اُس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔ **عقیدہ** قرآن مجید

Marfat.com

کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سُورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بُلا لو اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے لہٰذا کافروں نے اُس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل ایک سطر نہ بنا سکے نہ بنا سکیں گے۔ مسئلہ اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچّہ بچّہ یاد کر لیتا ہے

عقیدہ قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں اُن میں خلاف اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں اس میں اُمّت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وُہی پڑھی جائے جیسے ہمارے مُلک میں قراءت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا۔ عقیدہ قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے۔ یونہیں قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا عقیدہ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کے لیے ہے جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دُوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اُٹھا دیا گیا اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکام الٰہیہ

Marfat.com

سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں **عقیدہ** قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کنکاش وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو **عقیدہ** وحی نبوّت انبیا کے لیے خاص ہے جو اُسے کسی غیر نبی کے لیے ملنے کا کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر اور دیگر کفّار و فسّاق کے لیے ہوتی ہے **عقیدہ** نبوّت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاقِ رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مزیّن ہو کہ جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزّہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو اُسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زاید ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصّہ تک نہیں پہنچ سکتی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور جو اسے کسی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوّت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے **عقیدہ** جو شخص نبی سے نبوّت کا زوال جائز جانے کافر ہے **عقیدہ** نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے عصمتِ انبیا کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا جس کے سبب

Marfat.com

ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا کہ اللہ عزّ وجلّ انھیں محفوظ رکھتا ہے اُن سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں عقیدہ انبیا علیہم السّلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہا صفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو دناءت اور مروّت کے خلاف ہیں قبل نبوّت اور بعد نبوّت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمّداً صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں عقیدہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السّلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انھوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیّہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے عقیدہ احکام تبلیغیہ میں انبیا سے سہو و نسیان محال ہے عقیدہ ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفّر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے عقیدہ اللہ عزّ وجلّ نے انبیاء علیہم السّلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دینے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزّ وجلّ کے لیے محال ہے کہ اسکی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السّلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیّت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیا ہی کی شان ہے اور منافی الوہیّت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرّہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئیگی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزّ وجلّ

Marfat.com

کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہیگا مگر کافر ذرّاتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے انبیا علیہم السّلام غیب کی خبر دینے کے لیے آلے ہی ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیا کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے **عقیدہ** انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملٰئکہ سے افضل ہیں ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے **عقیدہ** نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السّلام سے ہمارے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں جن کے اسمائے طیّبہ بالتّصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں حضرت آدم علیہ السّلام حضرت نوح علیہ السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام حضرت اسحٰق علیہ السّلام حضرت یعقوب علیہ السّلام حضرت یوسف علیہ السّلام حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت ہارون علیہ السّلام حضرت شعیب علیہ السّلام حضرت لوط علیہ السّلام حضرت ہود علیہ السّلام حضرت داؤد علیہ السّلام حضرت سلیمان علیہ السّلام حضرت ایّوب علیہ السّلام حضرت الیاس علیہ السّلام حضرت الیسع علیہ السّلام حضرت یحیٰی علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضرت یونس علیہ السّلام حضرت ادریس علیہ السّلام حضرت ذوالکفل علیہ السّلام حضرت صالح علیہ السّلام حضور

Marfat.com

سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملئکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان (کہ از قسم جن تھا مگر بہت بڑا عابد زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملئکہ میں اس کا شمار تھا) بانکار پیش آیا ہمیشہ کے لیئے مردود ہوا **عقیدہ** حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انھیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ **عقیدہ** سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انھوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزا کرتے اتنے عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کے ہلاک کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔ **عقیدہ** انبیا کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھتے ہیں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے **عقیدہ** نبیوں کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں جس طرح حضور تمام

Marfat.com

رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلاتشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل **عقیدہ** تمام انبیا اللہ عزّوجلّ کے حضورِ عظیم وجاہت وعزت والے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے۔ چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔ **عقیدہ** نبی کے دعویٰ نبوّت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور مُنکروں کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزّوجلّ اس کے دعوے کے مطابق امرِ محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السّلام کا ناقہ حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور یدِ بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں **عقیدہ** جو شخص نبی نہ ہو اور نبوّت کا دعویٰ کر لے اور کوئی محال عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔ **فائدہ** نبی سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوّت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کفّار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ **عقیدہ** انبیاء علیہم السّلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دُنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے ان کی حیات حیاتِ شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ ہے فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اُس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے اُن میں تمام انبیا علیہم السّلام شریک ہیں اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں بیان کیے جاتے ہیں **عقیدہ** اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف

Marfat.com

ہوئی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان وجن بلکہ ملئکہ حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمّہ حضور کی اطاعت فرض ہے یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرماں برداری ضروری **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملئکہ وانس وجن وحور وغلماں وحیوانات وجمادات غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں۔ اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان **عقیدہ** حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزّوجلّ نے سلسلۂ نبوت حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے۔ **عقیدہ** حضور افضل جمیع مخلوقِ الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصّہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دست اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل واکمل ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال وکامل ومکمّل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے **عقیدہ** محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔ **عقیدہ** حضور کو اللہ عزّوجلّ نے مرتبۂ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزّوجلّ طالب رضائے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عقیدہ** حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصّہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر وملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الٰہی بچشم سر دیکھا اور کلامِ الٰہی بلا واسطہ سُنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرّہ ذرّہ ملاحظہ فرمایا۔ **عقیدہ** تمام مخلوق اوّلین وآخرین حضور کی نیازمند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام

Marfat.com

عقیدہ قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزّوجلّ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لیے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین موافقین و مخالفین مؤمنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوّے کروڑ کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائینگے **عقیدہ** ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے شفاعت بالوجاہۃ شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے **عقیدہ** منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا حضور فرماتے ہیں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اور ان کا رب فرماتا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے **عقیدہ** حضور کی محبّت مدار بیان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جب تک حضورؐ کی محبت ماں باپ

Marfat.com

اَولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا عقیدۃً حضور کی اطاعت عین طاعتِ الٰہی ہے طاعتِ الٰہی بے طاعتِ حضور ناممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اُسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضرِ خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں عقیدۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزو ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک آفتاب غروب ہو گیا جب چشمِ اقدس کھُلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃِ وسطیٰ نماز عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ہی کے صدقہ میں ملیں دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا انھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشمِ مبارک کھُلی عرض حال کیا حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ ۱۲ برس بعد اسی سے شہادت پائی ؎

Marfat.com

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں		اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

عقیدہ حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اس طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سُنے اور نام پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اُس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ؐ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کُنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی اُلفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامتِ محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بُو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یُوں کہے یا نبیَّ اللّٰہِ یا رسُول اللّٰہِ یا حبیبَ اللّٰہِ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جُھکائے ہُوئے صلاۃ و سلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ اِدھر اُدھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے

Marfat.com

اور اُن کی پیروی کرے **عقیدہ** حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظرِ حقارت دیکھے کافر ہے۔ **عقیدہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزّوجلّ کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السمٰوات والارض حضور کے زیرِ فرمان جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصّہ ہے احکامِ تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں **عقیدہ** سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت حضور کو ملا روزِ میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصبِ اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیا ہیں اور تمام انبیاء حضور کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا اللہ عزّوجلّ نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منوّر فرمایا بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ئیں ؎

کالشمس فی وسط السماء ونورُھا		یغشی البلاد مشارقاً ومغاربا

مگر کورِ باطن کا کیا علاج ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مسئلۂ ضروریہ انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسّلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اور دوں کو ان

27785

Marfat.com

سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزّوجلّ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اُس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردودِ بارگاہ ہوگا پھر اُن کے یہ افعال جن کو زلّت ولغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم ومصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد وبرکات کی مثمر ہوتی ہیں ایک لغزش انبیاء آدم علیہ الصلاۃ والسّلام کو دیکھیے اگر وہ نہ ہوتی جنّت سے نہ اُترتے دُنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اُترتیں نہ رسُول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروڑوں مثوبات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارکہ وثمرۂ طیبہ ہے بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسّلام کی لغزش من وتو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ

ملئکہ کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں **عقیدہ** وہ نُوری کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاءً وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر وکبائر سے پاک ہیں **عقیدہ** اُن کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمّہ حضرات انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا۔ کسی کے متعلق پانی برسانا کسی کے متعلق ہوا چلانا کسی کے متعلق روزی پہنچانا کسی کے ذمّہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صُورت بنانا کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کرکے اس میں حاضر ہونا کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا بہتوں کا دربارِ رسالت

Marfat.com

ہیں حاضر ہونا کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ وسلام پہنچانا بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا کسی کے ذمہ قبضِ رُوح کرنا بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا کسی کے متعلق صور پھونکنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملٰئکہ انجام دیتے ہیں **عقیدہ** فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت **عقیدہ** ان کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے **عقیدہ** ان کی تعداد وُہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتانے سے اس کا رسُول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السّلام اور یہ سب ملٰئکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔ **عقیدہ** کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا یہ قریب بکلمۂ کفر ہے **عقیدہ** فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوّت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کُفر ہیں ؎

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں **عقیدہ** ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی سُنّی بھی ہیں بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے **عقیدہ** ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوّت کا نام جن یا شیطان رکھنا کُفر ہے ؎

عالمِ برزخ کا بیان

دُنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس

Marfat.com

دُنیا سے بہت بڑا ہے دُنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دُنیا کو برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف **عقیدہ** ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عزرائیل علیہ السّلام قبض رُوح کے لیئے آتے ہیں اور اس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دہنے بائیں عذاب کے اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقّانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں **عقیدہ** مرنے کے بعد بھی رُوح کا تعلّق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ رُوح بدن سے جُدا ہو گئی مگر بدن پر گزرے گی رُوح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہو گی جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد دنیا میں ٹھنڈا پانی سرد ہوا نرم فرش لذیذ کھانا سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت و لذت رُوح کو پہنچتی ہے اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کُلفت و اذیّت رُوح پاتی ہے اور رُوح کے لیے خاص اپنی راحت و الم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہٖ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں **عقیدہ** مرنے کے بعد مُسلمان کی رُوح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے بعض کی قبر پر بعض کی چاہ زمزم شریف میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان بعض کی پہلے دُوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی رُوحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کو تعلّق بدستور رہتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے پہچانتے اُس کی بات سنتے ہیں بلکہ رُوح کا دیکھنا قرب قبر ہی سے مخصوص نہیں اسکی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا ائمہ کرام فرماتے ہیں اِنَّ النُّفُوْسَ الْقُدْسِیَّۃَ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ

Marfat.com

اَلْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھَدِ بے شک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالمِ بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سُنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں حدیث میں فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یُخَلّٰی سَرْبُہٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے چلے شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں روح را قرب و بعدِ مکانی یکساں است کافروں کی خبیث رُوحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالا ہے بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک بعض کی اُس کے بھی نیچے سجّین میں اور وہ بھی کہیں ہو جو اس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اسے دیکھتے پہچانتے بات سُنتے ہیں مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قیدیں عقیدہ یہ خیال کہ وہ روح کسی دُوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کُفر ہے عقیدہ موت کے معنی رُوح کا جسم سے جُدا ہو جانا ہیں نہ یہ کہ رُوح مر جاتی ہو جو رُوح کو فنا مانے بدمذہب ہے عقیدہ مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اُس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں عقیدہ جب مُردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو ذرا سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں عقیدہ جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ اُن کے جُوتوں کی آواز سُنتا ہے اس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہُوئے آتے ہیں ان کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں ان کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور ذیگ کے برابر اور شعلہ زن ہیں اور اُن کے مہیب بال سر سے پاؤں تک اور اُن کے دانت کچّی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہُوئے آئیں گے اُن میں ایک کو

Marfat.com

مُنکر دُوسرے کو نکیر کہتے ہیں مُردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے دوسرا سوال مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اِن کے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔ مُردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دیگا رَبِّیَ اللّٰہُ میرا رب اللہ ہے اور دُوسرے کا جواب دیگا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے تیسرے سوال کا جواب دیگا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا کہیگا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پاکر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا تو یہی کہیگا اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اُس کے لیے جنّت کی طرف ایک دروازہ کھول دو جنت کی نسیم اور خوشبو اُسکے پاس آتی رہیگی اور جہاں تک نگاہ پہنچے گی وہاں تک اُسکی قبر کشادہ کردی جائے گی اور اس سے کہا جائیگا کہ تو سو جیسے دولھا سوتا ہے یہ خواص کے لیے عموماً ہے اور عوام میں اُن کے لیے جن کو وہ چاہے ورنہ وسعتِ قبر حسبِ مراتب مختلف ہے بعض کے لیے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ حتّٰی کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اور عصاۃ میں بعض پر عذاب بھی ہوگا اُن کی معصیت کے لائق پھر اسکے بیان عظام یا مذہب کے امام یا اور اولیائے کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہیگا نجات پائینگے اور بعض نے کہا کہ مومن عاصی پر عذابِ قبر شب جمعہ نہ ہونے تک ہے اُسکے آتے ہی اُٹھا لیا جائیگا واللہ تعالیٰ اعلم ہاں یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روزِ جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مریگا سوال نکیرین و عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے یہ یوں ہوگا کہ پہلے اسکے بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے

Marfat.com

جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی اور معاً بند کر دیں گے اس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی اور اب یہ ہے تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی اور منافق کے لیے اس کا عکس ہوگا۔ پہلے جنّت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو ٹھنڈک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا اور معاً بند کر دیں گے اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے تاکہ اُس پر اُس بلائے عظیم کے ساتھ حسرتِ عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مان کر یا ان کی شانِ رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی اور کیسی آفت پائی اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا کہ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَاَقُوْلُ میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا اُس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اُس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو اندھے اور بہرے ہوں گے ان کے ساتھ لوہے کا گُرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اس ہتھوڑے سے اس کو مارتے رہیں گے نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکّل ہو کر کُتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اس کو ایذا پہنچائیں گے اور نیکوں کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت پر متشکّل ہو کر اُنس دینگے عقیدہ عذاب قبر حق ہے اور یُوہیں تنعیم قبر حق ہے اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں جیسا کہ اُوپر گزرا جسم اگرچہ گل جائے جل جائے خاک ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے وہ موردِ عذاب و ثواب ہوں گے اور انھیں پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائیگی وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جسکو عجبُ الذنب کہتے ہیں کہ نہ کسی خوردبین

Marfat.com

سے نظر آسکتے ہیں نہ آگ اُنھیں جلا سکتی ہے۔ نہ زمین انھیں گلا سکتی ہے وُہی تخم جسم ہیں ولہٰذا روزِ قیامت رُوحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا نہ جسمِ دیگر ہیں بالائی زائد اجزا کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا جیسا بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی ہیکل جوان بیماری میں گھُل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے پھر نیا گوشت پوست آکر مثلِ سابق ہو جاتا ہے ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا یونہیں روزِ قیامت کا عود ہے وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں اُن کے ذرّے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں رب عزّوجلّ انھیں جمع فرما کر اس پہلی ہیأت پر لاکر اُنھیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دیگا اور ہر روح کو اسی جسمِ سابق میں بھیجے گا اس کا نام حشر ہے عذاب و تنعیم قبر کا انکار وُہی کریگا جو گمراہ ہے

عقیدہ مُردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچیگا یہانتک کہ اُسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا **مسئلہ** انبیأ علیہمُ السّلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہداء و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبّت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزّوجلّ کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مُستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی جو شخص انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مِل گئے "گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے"

معاد و حشر کا بیان

بے شک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے دُنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہونگی (۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دُوسرا مغرب میں تیسرا جزیرۂ عرب میں (۲) علم اُٹھ جائے گا یعنی علماء اُٹھا لیے جائیں گے یہ مطلب نہیں

Marfat.com

کہ علما تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (۳) جہل کی کثرت ہوگی (۴) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔ (۵) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس ۵۰ عورتیں ہوں گی (۶) علاوہ اس بڑے دجّال کے اور تیس دجّال ہوں گے کہ وہ سب دعوئ نبوّت کریں گے حالانکہ نبوّت ختم ہو چکی۔ جن میں بعض گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب۔ طلیحہ بن خویلد۔ اسود عنسی۔ سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی۔ غلام احمد قادیانی وغیرہم اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے (۷) مال کی کثرت ہوگی نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے (۸) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی (۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کریگا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔ (۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔ یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا (۱۱) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے (۱۲) علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں (۱۳) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا (۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا (۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھیگا اور باپ سے جفائی (۱۶) مسجد میں لوگ چلائیں گے (۱۷) گانے بجے کی کثرت ہوگی (۱۸) اگلوں پر لوگ لعنت کرینگے اُن کو بُرا کہیں گے (۱۹) درندے جانور آدمی سے کلام کریں گے کوڑے کی پھنچی جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر کر دے گی۔ (۲۰) ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے (۲۱) دجّال کا ظاہر ہونا کہ چالیس ۴۰ دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا چالیس ۴۰ دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور

Marfat.com

دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اُڑاتی ہو اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گی جن کا نام جنّت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی مگر وہ جو دیکھنے میں جنّت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعوی کریگا جو اس پر ایمان لائیگا اُسے اپنی جنّت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کریگا۔ مُردے چلائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگلے گی آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دُودھ دالے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اُس کے ہمراہ ہو جائیں گے اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلّق نہیں اسی لیئے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہیگا ناممکن اس کا مُنہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہونگے اور وہ جو علم الٰہی میں دجّال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے دجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح علیہ السّلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دینگے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے وہ لعین دجّال حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا

Marfat.com

جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو حدِ بصر تک پہنچے گی وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا (۲۲) حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا آسمان سے نزول فرمانا اُس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہوچکی آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا۔ نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا اور عیسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب ان پر ایمان لائیں گے تمام جہان میں دین ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سُنّت۔ بچّے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے چالیس ۴۰ برس تک اقامت فرمائیں گے نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضۂ انور میں دفن ہونگے (۲۳) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اس کا اجمالی واقعہ ہے کہ دُنیا میں جب سب جگہ کُفر کا تسلّط ہوگا اس وقت تمام ابدال، بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائینگے صرف وہیں اسلام رہیگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہونگے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے اولیا انہیں پہچانیں گے ان سے درخواست بیعت کرینگے وہ انکار کریں گے دفعتہً غیب سے ایک آواز آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے بعد قتلِ دجّال حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (۲۴) یاجوج و ماجوج کا خروج۔ مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے۔ یہ اس قدر کثیر ہونگے کہ ان کی پہلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر (جس کا طول دس میل ہوگا)

Marfat.com

جب گزرے گی اس کا پانی پی کر اس طرح سُکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئیگی تو کہے گی کہ یہاں پانی نہ تھا پھر دُنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائینگے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اُوپر سے خُون آلُودہ گریں گے۔ یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ساتھیوں کے محصُور ہونگے یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سَو اشرفیوں کی نہیں اس وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دیگا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبُو سے بھری پڑی ہے۔ ایک بالشت زمین بھی خالی نہیں۔ اُس وقت حضرت عیسٰی علیہ السّلام مع اپنے ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہیگا پھینک آئیں گے اور ان کے تیر و کمان و ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی اور زمین کو حُکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے اور آسمان کو حُکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے اور دُودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اُونٹنی کا دُودھ جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دُودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گی

(۲۵) دھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا۔

(۲۶) دابۃ الارض کا نکلنا۔ یہ ایک جانور ہے اُس کے ہاتھ میں عصائے مُوسٰی اور انگشتر سلیمان علیہما السّلام ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا

Marfat.com

اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے یہ علامت کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہیگا (۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس وقت کا اسلام معتبر نہیں (۲۸) وفات سیدنا عیسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قربِ قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی رُوح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر چکے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اس کے بعد چالیس برس کا زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہیگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا کوئی اپنی دیوار لیستا ہوگا کوئی کھانا کھاتا ہوگا غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے کہ دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السّلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی لوگ کان لگا کر اس کی آواز سُنیں گے اور بیہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ آسمان زمین پہاڑ یہاں تک کہ صور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے اس وقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی بادشاہت ہے کہاں ہیں جبّارین کہاں ہیں مُتکبّرین مگر ہے کون جو جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین ملائکہ انس و جن و حیوانات موجود

Marfat.com

ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دہنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پھر مکّہ معظّمہ و مدینہ طیّبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔ **عقیدہ** قیامت بیشک قائم ہوگی اس کا انکار کرنے والا کافر ہے **عقیدہ** حشر صرف رُوح کا نہیں بلکہ رُوح و جسم دونوں کا ہے جو کہے صرف رُوحیں اٹھینگی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔ **عقیدہ** دُنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں ہوگا یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اُس کے ساتھ رُوح متعلّق کر دی جائے۔ **عقیدہ** جسم کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائیگا قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناختنہ اٹھیں گے کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہونگے کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائیگا کسی کو ملئکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے کسی کو آگ جمع کرے گی یہ میدان حشر تک شام کی زمین پر قائم ہوگا زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے اس دن زمین تانبے کی ہوگی آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا راوی حدیث نے فرمایا "معلوم نہیں میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت" اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس طرف آفتاب کی یہ تپش ہے پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے اس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اس کا عکس اس طرف کو ہوگا تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔ اور اب مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا اُس وقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اس کی تپش کون بیان کر سکے اللہ پناہ میں رکھے۔

Marfat.com

بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے کمر کسی کے سینہ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بعضوں کی زبانیں مُنہ سے باہر نکل آئیں گی مل اُبل کر گلے کو آجائیں گے ہر مبتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مُبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکاۃ نہ دی ہوگی اس مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے۔ جس نے جانوروں کی زکاۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئینگے اور اُس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اس پر گزریں گے جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یُوہیں اس پر گُزریں گے اسی طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو وعلےٰ ہذا القیاس۔ پھر باوجُود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار کون کس کا مددگار ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا اے آدم دوزخیوں کی جماعت الگ کر عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نو سو ننانوے یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں۔ حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے ولیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے غرض کس کس مُصیبت کا بیان کیا جائے۔ ایک ہو تو دو ہوں سو ہوں ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الامان اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر چُکا ہے اور ابھی تک اہلِ محشر اسی حالت میں ہیں اب

Marfat.com

آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیئے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے یہ بات مشورے سے قرار پائیگی کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہم سب کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنّت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوّت سے سرفراز فرمایا ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے غرض اُفتاں و خیزاں کس کس مُشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ عزّوجلّ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہُوئی رُوح اس میں ڈالی اور ملئکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج رب عزّوجلّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آخر کس کے پاس ہم جائیں فرمائینگے نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدائت کے لیے بھیجے گئے لوگ اُسی حالت میں حضرت نوح علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خُلّت سے سرفراز فرمایا ہے لوگ یہاں حاضر ہوں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہے مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام کی خدمت میں بھیجیں گے وہاں سے بھی وہی جواب ملے گا پھر موسیٰ علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ الصّلاۃ والسّلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا

Marfat.com

یہ کام نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں تم محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو وہ خاتم النبیین ہیں وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے اُنھیں کے حضور حاضر ہو وہاں تشریف فرمائیں اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر دربار بیکس پناہ ہو کر عرض کریں گے اے محمد اے اللہ کے نبی حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے آج حضور مطمئن ہیں ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے۔ حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں جواب میں ارشاد فرمائیں گے انا لھا میں اس کام کے لیے ہوں اَنَا صَاحِبُ کُمْ میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈھ آئے یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے دوسری روایت میں ہے قُلْ تُطَعْ فرماؤ تمہاری اطاعت کی جائے پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اسکے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اُسے بھی دوزخ سے نکالیں گے اب تمام انبیاءؑ اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے اولیائے کرام شہدا علماء حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہو اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے

Marfat.com

ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا علما ان تک کی شفاعت کریں گے۔ عقیدہ حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونے والا ہے۔ عقیدہ حساب کا منکر کافر ہے کسی سے کوئی طرح حساب لیا جائے گا کہ خفیۃً اُس سے پوچھا جائے گا۔ تو نے یہ کیا اور یہ کیا عرض کریگا ہاں اے رب یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لیگا۔ اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے۔ فرمائے گا کہ ہم نے دُنیا میں تیرے عیب چھپالے اور اب بخشتے ہیں اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پُرس ہوگی جس سے یوں سوال ہُوا وہ ہلاک ہوا کسی سے فرمائے گا اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا اور تیرے لیے گھوڑے اور اُونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا ان کے علاوہ نعمتیں یاد دلائے گا۔ عرض کرے گا ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے عرض کرے گا کہ نہیں فرمائیگا تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہونگے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا عرض کرے گا تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا ارشاد ہوگا تو اچھا تو ٹھہر جا تجھ پر گواہ پیش کیے جائیں گے یہ اپنے جی میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اُس وقت اُس کے مُنہ پر مُہر کر دی جائے گی۔ اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اُس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت سے ستّر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار اور سب عزّوجلّ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار وہی جانے تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے اس اُمّت میں وہ شخص بھی ہوگا جس کے ننانوے ۹۹ دفتر

Marfat.com

گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے وہ سب کھولے جائیں گے رب عزّوجلّ فرمائے گا ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا عرض کرے گا نہیں اے رب پھر فرمائے گا تیرے پاس کوئی عُذر ہے عرض کرے گا نہیں اے رب فرمائے گا تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا اس وقت ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہوگا نکالا جائے گا اور حکم ہوگا جا تُو اسے عرض کرے گا اے رب یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ ہوگا پھر ایک پلّے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ پرچہ اُن دفتروں سے بھاری ہو جائے گا بالجملہ اُس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے **عقیدہ** قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ اُس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا **عقیدہ** حوضِ کوثر کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا حق ہے اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے کناروں پر موتی کے قبّے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں۔ اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے اُس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مُشک سے زیادہ پاکیزہ اور اُس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ۔ جو اُس کا پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اس میں جنّت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دُوسرا چاندی کا **عقیدہ** میزان حق ہے اُس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے نیکی کا پلّہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اُوپر اُٹھے دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جُھکتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل مقامِ محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اوّلین و آخرین حضور کی حمد و ستایش کریں گے **عقیدہ** حضور اقدس صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت

Marfat.com

ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں تمام مومنین حضرت آدم علیہ السّلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے عقیدہ صراط حق ہے یہ ایک پُل ہے کہ پُشتِ جہنم پر نصب کیا جائیگا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنّت میں جانے کا یہی راستہ ہے سب سے پہلے نبی صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم گزر فرمائیں گے پھر اور انبیاء و مرسلین پھر یہ اُمّت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسبِ اختلاف اعمال پُل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح کوئی ایسے جیسے پرند اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے۔ مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہل محشر تو پُل پر سے گزرنے میں مشغول مگر وہ بے گناہ گناہگاروں کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا بہ کمال گریہ و زاری اپنی امّتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے ربِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی ان گناہگاروں کو بچا لے بچا لے اور ایک اسی جگہ کیا حضور اُس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پُل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا غرض ہر جگہ انھیں کی دہائی ہر شخص انھیں کو پکارتا انھیں سے فریاد کرتا ہے اور اُن کے سوا کس کو پکارے کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے دوسروں کو کیا پوچھے صرف ایک یہی ہیں جنھیں اپنی کچھ فکر نہیں۔ اور تمام عالم کا بار اُن کے ذمّے صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ

Marfat.com

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اٰمِيْن یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کے مصائب بے شمار ہوں گے مولیٰ عزوجلّ کے جو خاص بندے ہیں اُن کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نماز فرض میں صرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں معاملہ طے ہو جائے گا وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی کم سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزّوجلّ کا دیدار ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں جسے ایک بار دیدار میسّر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا کبھی نہ بھولے گا اور سب سے پہلے دیدارِ الٰہی حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔ یہاں تک تو حشر کے احوال و اہوال مختصراً بیان کیے گئے۔ ان تمام مرحلوں کے بعد ابدی ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کو جنّت کہتے ہیں یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنّم کہتے ہیں **عقیدہ** جنّت و دوزخ حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے **عقیدہ** جنّت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں قیامت کے دن بنائی جائیں گی **عقیدہ** قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گڑھے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا یا حشر فقط روحوں کا ہونا وہ حقیقتاً ان چیزوں کا مُنکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت

Marfat.com

بیان کی جاتی ہے ٭

جنّت کا بیان

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل پر اُنکا خطرہ گزرا جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹہ ظاہر کرے تو اُس کی خوب صورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانیں۔ اجمالی بیان

۱؎ یعنی بے دیکھے ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جائیں گے تو جنہوں نے حالت حیات دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنےٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

۲؎ کعبہ معظمہ جنت سے اعلیٰ ہے اور تُربت اطہر حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے

۳؎ یہ دنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہونگے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ ٹڈے سے مونڈھا چھلتا ہوگا بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگے گا اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی زمین زعفران کی کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے۔ ایک یاقوت سرخ کی ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے موتی کی کنکریاں عنبر کی مٹی جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا چوتھا شراب کا پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں۔ نہروں کا کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزّہ ہے جنتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو

Marfat.com

اُسی وقت بھُنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا۔ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے اُن میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی دودھ شراب شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے وہاں نجاست گندگی پاخانہ پیشاب تھوک پیٹھ کان کا میل بدن کا میل اصلا نہ ہوں گے ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو سَو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بے قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی ہر نوالے میں ستّر مزے ہوں گے ہر مزہ دوسرے سے ممتاز وہ معاً محسوس ہوں گے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی پہلا گروہ جو جنّت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ جنّتی سب ایک دل ہوں گے اُن کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو حور عین میں کم سے کم دو بی بیاں ایسی ملیں گی کہ ستّر ستّر جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے اُن کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں شراب سُرخ دکھائی دیتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزّ و جلّ نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی اور یاقوت میں سُوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اُس پر ادنیٰ درجہ کا جو موتی ہوگا وہ ایسا

Marfat.com

ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بیہوش ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمّل نہ کر سکیں مرد جب اُس کے پاس جائے گا اُسے ہر بار کو آری پائے گا۔ مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اُس کے سرہانے اور پائنتی میں دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزّ و جلّ کی حمد و پاکی ہوگا وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گے ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے مبارکباد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے سب بے ریش ہوں گے۔ سرمگیں آنکھیں تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے اسّی ہزار خادم اور بہتّر بی بیاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع اور پُوری عمر (یعنی تیس سال کی) خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی جنت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فضل کی حد نہیں پھر انہیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائیگی کہ اپنے پروردگار عزّ و جلّ کی زیارت کریں اور عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا اور رب عزّ و جلّ

Marfat.com

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور ان جنتیوں کیلیے منبر بچھائے جائینگے نور کے منبر۔ موتی کے منبر۔ یاقوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے کے منبر۔ چاندی کے منبر اور ان میں کا ادنیٰ مُشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں اپنے گمان میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھکر نہ سمجھیں گے اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں اور اللہ عزّوجلّ ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا اے فلاں بن فلاں تجھے یاد ہے جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا دُنیا کے معاصی یاد دلائے گا بندہ عرض کریگا تو اے رب کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا فرمائے گا ہاں میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبُو برسائے گا کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزّوجلّ فرمائے گا کہ جاؤ اس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے جو چاہو لو پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملٰئکہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا اس میں سے جو چاہیں گے ان کے ساتھ کر دی جائیگی اور نہ خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا اس کا لباس پسند کریگا ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئینگے ان کی بی بیاں استقبال کریں گی اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے جواب دینگے کہ پروردگار جبّار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت

Marfat.com

اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اُس کے باغات اور بی بیاں اور نعیم و خدّام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ عزّوجلّ کے نزدیک سب میں معزز وُہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔ جب جنتی جنت میں جا لینگے اللہ عزوجل اُن سے فرمائیگا کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں عرض کرینگے تو نے ہمارے مُنہ روشن کیے جنت میں داخل کیا جہنم سے نجات دی اس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائیگا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ اٰمِیْن ۔

دُوزَخ کا بَیَان

یہ ایک مکان ہے کہ اس قہار و جبّار کے جلال و قہر کا مظہر ہے جس طرح اس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات تصوّرات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شمّہ ہے اسکی بے شمار نعمتوں سے اسی طرح اُسکے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیّت کہ ادراک کی جائے ایک ادنیٰ حصّہ ہے اُس کے بے انتہا عذاب کا قرآن مجید و احادیث میں جو اُسکی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں کہ مسلمان دیکھیں اور اُس سے پناہ مانگیں اور ان اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنّم ہے حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے اے رب یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنّم سے بچو دوزخ سے دُور و ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو سکھانے کیلئے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے جہنّم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلّوں کی برابر اُڑیں گے گویا زرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اُسے آگ کی جُوتیاں

Marfat.com

پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے ۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا ہے ۔ سب سے ہلکے درجے کا جس پر عذاب ہوگا اُس سے اللہ عزّ وجلّ پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دے دیگا عرض کریگا ۔ ہاں فرمائے گا کہ جب تو پشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا جہنم کی آگ ہزار برس تک دھنکائی گئی یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ نری سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں جبریل علیہ السّلام نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سُوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہیبت سے مر جائیں اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے کہ اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچیگی ۔ اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوٹیں ہیں بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ ان سے پناہ مانگتا ہے یہ خود اس مکان کی حالت ہے اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا

Marfat.com

مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اسکو اٹھا نہیں سکتے بُختی[ع] اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اسکی سوزش درد بے چینی ہزار برس تک رہے تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائیگی سر پر گرم پانی بہایا جائیگا جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائیگی خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائیگا وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اُسکی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جاکر پھندا ڈالیگا۔ اُسکے اُتارنے کیلئے پانی مانگیں گے ان کو وہ کھولتا پانی دیا جائیگا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغۂ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کرے مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دینگے ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے ہزار برس تک ربّ العزّۃ کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دیگا اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا "دُور ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو" اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے ابتداءً آنسو نکلیں گے جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے

ع ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مرجائیں اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا۔ کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لئے تین دن کی راہ ہے ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہوگی زبان ایک کوس دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکّہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اُوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائیگا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آلگے گا۔ ان عضائین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن تقویم ہے اور یہ اللہ عزّوجلّ کو محبوب ہے کہ اس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اُوپر مذکور ہوا۔ پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں بند کریں گے۔ پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اسی طرح اس کو ایک صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اُس کے لیے عذاب ہے جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا وہ ڈرتے ہُوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے پھر اُن سب سے پُوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہیگا اے اہل جنت ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے اہل نار ہمیشگی ہے اب موت نہیں اس وقت ان کے لیے خوشی پر

Marfat.com

خوشی ہے اور ان کیلیے غم بالائے غم نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اُسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ عزّوجلّ کی وحدانیت انبیاءؑ کی نبوّت جنّت و نارِ حشر و نشر وغیرہا مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خاتم النّبیین ہیں حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علما میں نہ شریک کیے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیّہ سے فوق رکھتے ہوں نہ وہ کہ کوہ و دشت اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا البتہ ان کے مسلمان ہونے کیلیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے مُنکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں **عقیدہ** اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمال بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہیں رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عندَ اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عندَ اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو **عقیدہ** مُسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا اکراہِ شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کر سکتا وہی شخص ایسی بات مُنہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے

Marfat.com

خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں **مسئلہ** اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اُسے مار ڈالنے یا اس کا عُضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اسکو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے **مسئلہ** عمل جوارح داخل ایمان نہیں البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں اُن کے مُرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبۂ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں یونہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنّار باندھنا سر پہ چوٹیاں رکھنا قشقہ لگانا ایسے افعال کے مُرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کُفر لازم آتا ہے تو ان کے مُرتکب کو از سرِ نو اِسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائیگا **عقیدہ** جس چیز کی حلّت نصِ قطعی سے ثابت ہو اسکو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو یا مُنکر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو **مسئلہ** اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو۔ اس کے اُصول میں بالخصوص علمِ استدلالی کی حاجت نہیں ہاں بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے اسی بنا پر خود اہلِ سنت میں دو گروہ ہیں ماتریدیہ کہ امام عَلَمُ الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُتّبع ہوئے اور اشاعرہ کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تابع ہیں یہ دونوں جماعتیں اہلِ سنت ہی کی ہیں اور دونو حق پر ہیں آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے ان کا اختلاف حقی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہلِ حق ہیں کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کر سکتا **مسئلہ** ایمان قابلِ زیادتی و نقصان نہیں اس لیے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالتِ اذعانیہ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے

Marfat.com

مرادِ مومن بہ و مصدَّق یہ ہے یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حدِ معین نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اُس پر ایمان لازم ہوتا نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو البتہ ایمان قابلِ شدّت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنہا ایمان اس اُمت کے تمام افراد کے مجموع ایمانوں پر غالب ہے **عقیدۂ** ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر تیسری صُورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان[1] ہو نہ کافر **مسئلہ** نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہُوئے کہ ان کے کُفرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا نیز نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے **عقیدۂ** شرک کے معنی غیرِ خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی اُلوہیّت میں دُوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں ولہٰذا شرع مطہر نے اہلِ کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جُدا فرمائے کتابی کا ذبیحہ حلال مُشرک کا مردار کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے مشرکہ سے نہیں ہو سکتا امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآنِ عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی

[1] ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسمٰعیل دہلوی

Marfat.com

کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزّوجلّ کی مشیّت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔
عقیدہ مُرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ عزّوجلّ اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر اس کے بعد کبھی جنّت سے نہ نکلے گا **مسئلہ** جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے **عقیدہ** مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر روزِ قیامت اور ظاہر پر بلا اور حکم شرع ہے اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اُس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وُہی معاملات اُس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ نماز جنازہ کفن دفن جب اُس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اُسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں جس طرح جو ظاہرا مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول و فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اُسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کہا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پُوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو **تنبیہ ضروری** حدیث میں ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یہ اُمّت تہتّر فرقے ہو جائیگی ایک

Marfat.com

فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنّمی صحابہ نے عرض کی مَنْ هُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سُنّت کے پیرو دُوسری روایت میں ہے فرمایا هُمُ الْجَمَاعَۃُ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اُس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہلِ سُنّت وجماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہوکر ختم ہوگئے، بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت کہ نہ وہ ہیں نہ اُن کا فتنہ پھر اُن کے تذکرہ سے کیا مطلب جو اس ہندوستان میں ہیں مختصراً اُن کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی اُن کے فریب میں نہ آئیں کہ حدیث میں ارشاد فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ اپنے کو ان سے دُور رکھو اور اُنھیں اپنے سے دُور کردو کہیں وُہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (۱) **قادیانی** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں اس شخص نے اپنی نبوّت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسٰی روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورت زمانہ مجبور کررہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطور نمونہ ذکر کیے جائیں خود مدعی نبوّت بننا کافر ہونے اور ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النّبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النّبیین نہ ماننا ہے مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاؑ علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے۔ کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے۔ اگرچہ باقی انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے چنانچہ آیہ کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِیْنَ وغیرہ اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا ایسے

Marfat.com

شخص اور اُس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر اب اس کے اقوال سنیئے۔ ازالۂ اوہام صفحہ ۵۳۳ "خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی"۔ انجام آتھم صفحہ ۵۲۔ "اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو" صفحہ ۵۵ میں ہے "تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں اپنے اوپر جما لیا۔ انجام صفحہ ۸ میں کہتا ہے "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا" نیز آیہ کریمہ "وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ" سے اپنی ذات مراد لیتا ہے دافع البلا صفحہ ۶ میں ہے "مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ" یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ ازالۂ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے "حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں" صفحہ ۸ میں ہے "حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں بھی اس صورت بظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں" ازالۂ اوہام صفحہ ۵۰۔ میں ہے "سورہ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گلے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی۔ اور علم مسمریزم تھا"۔ اسی کے صفحہ ۵۵۲ میں لکھتا ہے "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا"۔ صفحہ ۶۲۹ میں ہے "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا"۔ اسی کے صفحہ ۶۲۸ میں لکھتا ہے "قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال

Marfat.com

کر رہا ہے" اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۳ میں لکھتا ہے براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے" ایضاً نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا" کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ" ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا درکنار پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں معیار صفحہ ۱۳" اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے" صفحہ ۱۳، ۱۴ میں ہے خدا نے اس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خط ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے" کشتی صفحہ ۱۲ میں ہے" مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر" نیز صفحہ ۱۶ میں ہے" خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے" دافع البلا صفحہ ۲۰" اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے	

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں" دافع البلا صفحہ ۱۵" خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے" انجام آتھم صفحہ ۱۴ میں لکھتا ہے" مریم کا بیٹا کشتیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا" کشتی صفحہ ۵۶ میں ہے" مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا"۔ اعجاز احمدی

Marfat.com

صفحہ ۱۳ "یہود تو حضرت عیسٰی کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسٰی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں" اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں صفحہ ۱۴ میں ہے "عیسائی تو ان کی خدائی کو رد کرتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں" اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر لکھا "کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے" مسلمانو تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے قرآن فرماتا ہے تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں اسی صفحہ میں لکھا "ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں" صفحہ ۱۳ میں ہے "افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے" صفحہ ۱۴ "ہائے کس کے آگے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسے علیہ السّلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں" اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے چنانچہ اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۵ میں لکھتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں" اور دافع الوساوس صفحہ ۳ و ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ پر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہا ہے۔ دافع البلا ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے "ہم مسیح کو بے شک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ حقیقی مُنجی نہ تھا حقیقی مُنجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر ہر دو کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان" آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے۔ "یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسٰی سے بھی اعلیٰ ہوں" اسی کے صفحہ ۱۴ میں لکھا "مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اُس پر فضیلت ہے

Marfat.com

کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلّق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱، میں لکھا "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی درجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے سر پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" نیز اس رسالہ میں اس مقدس برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کیئے مثلاً شریر۔ مکّار۔ بدعقل۔ فحش گو۔ بدزبان۔ جھوٹا۔ چور۔ خلل دماغ والا۔ بدقسمت۔ نرا فریبی۔ پیرو شیطان۔ حد یہ کہ صفحہ ۱ پر لکھا "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا" ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے" حضرت مسیح علیہ الصّلاۃ والسّلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۶ پر لکھتا ہے "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا" صفحہ ۱ پر لکھا "اس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۴ میں ہے "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افترا یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ

Marfat.com

مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں ہیں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا " کہیں ان کے معجزہ کو کل کا کھلونا بتاتا ہے کہیں مسمریزم بتاکر کہتا ہے " اگر یہ عاجز اس عمل کو لکھ دیتا اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا " اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ " جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ رُوحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دُور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب ناکام رہے " غرض اس دجّال قادیانی کے مزخرفات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لیے دفتر چاہیئے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اُس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے حاش للہ مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے (۲) **رافضی** ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو تحفہ اثنا عشریہ دیکھے چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب و شتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے بداشتہ و فضائل بیان کیے اس کو تقیہ و بزدلی پر محمول کرتا ہے کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت

Marfat.com

کرنا اور عمر بھر ان کی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہو سکتی ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے وہ تو وہ ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی کیا کافروں منافقوں کے لئے اللہ عزّوجلّ کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے نہ کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں، اور حق گوئی اور اتباعِ حق میں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے سچے مصداق تھے پھر خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں کیا حضور کے ایسے تعلّقات جن سے ہوں انکی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جانور کہہ سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عزّوجلّ پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمۂ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم السّلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا۔ اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کُفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے پچتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کُفر ہے کہ خدا کو جاہل بتانا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے

Marfat.com

کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے۔ یزدان خالق خیر، اہرمن خالق شر۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی اربوں سنکھوں خالق ہیں۔

(۳) **وہابی** یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے علما کو قتل کیا صحابہ کرام وائمہ وعلما وشہدا کی قبریں کھود ڈالیں۔ روضۂ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا۔ یعنی بڑا بُت اور طرح طرح کے ظلم کئے جیسا کہ صحیح حدیث حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اُٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسے خارجی بتایا اس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو اُن کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانوں پر حکم شرک وکفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اُٹھالے گی اس کے بعد صاف لکھ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہوگیا اس مذہب کا رُکن اعظم اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے۔

ہر امر میں وُہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں اور ان کے دامِ تزویر سے بچیں اور ان کے جبّہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سُنیں اور میزان ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔

Marfat.com

ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو مقصود یہ ہے کہ ان کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے انھیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی ان کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو ہرگز نہیں اسی طرح یہ لامذہب و بدمذہب تمھارے کسی طرح مقتدا نہیں

ہو سکتے ایضاح الحق صفحہ ۲۵ و صفحہ ۲۶ مطبع فاروقی میں ہے تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است اگر صاحب آں اعتقاد است مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ مے شمارد۔ اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ یہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایانِ اہل سنت کو گمراہ و بدعتی بتایا بحر الخائق و درمختار و عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث اَمَا اَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ نقل کر کے ترجمہ کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو اس کے بعد (ف) لکھ کر یہ فائدہ جوڑ دیا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹ میں ہے ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے

Marfat.com

دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے

صراطِ مستقیم صفحہ ۹۵ بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندوسوسۂ زنا خیالِ مجامعتِ زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب

باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود ست۔ مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ خبیثات اور کس کی شان میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے مُرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے قرآن مجید میں ہے اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ان کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دولتمند کر دیا اور یہ کہتا ہے جو کسی کو ایسا تصرّف ثابت کرے مُشرک ہے تو اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے قرآنِ عظیم میں ارشاد ہے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ اے عیسٰی تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے دوسری جگہ ہے اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ حضرت عیسٰی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں میں اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مُردوں کو جلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے

Marfat.com

مشرک ہے اب وہابی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے لیے ثابت کیا تو اُس پر کیا حکم لگاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ نے اگر ان کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۔ گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مرکھانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہے یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔ متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا اس کے ببول کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کا شکار نہ کیا جائے مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم جڑا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۔ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت ملنے کو حضور عزّوجلّ کے دربار میں ہماری شفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اُس کے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے مسئلہ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین و ائمہ دین و اولیا و صالحین سب کو مشرک و ابوجہل بنا دیا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اُس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر

Marfat.com

سُبحان اللہ خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیر کے پتّوں کی تعداد جان لی جائے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷۔ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت نہیں دی اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا قسم فرشتوں کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔

صفحہ ۲۲۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں تعجّب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کسی چیز کے مختار نہیں اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوٰی میں لکھ دیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیئے سبحٰن اللہ خدا کو جھوٹا ماننا پھر بھی اسلام و سنیت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرا لیا ہے ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے اور یہ صریح کفر ہے چنانچہ تحذیر الناس صفحہ ۲ میں ہے عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخّر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخّر زمانی صحیح ہو سکتی ہے" پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زمانًا متأخّر ہونے کو خیال عوام کہا اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خاتم النّبیین کے یہی معنی

سلہ ہم کہتے ہیں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

Marfat.com

بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا اور اہل فہم سے خارج کیا۔ پھر اس نے ختم زمانی کو مطلقاً[1] فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخّر زمانی کو حضور نے مقام مدح میں ذکر فرمایا پھر صفحہ ۱۴ پر لکھا آپ موصوف بوصفِ نبوّت بالذّات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض صفحہ ۱۶ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۲۲۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کرلیا صفحہ ۲۴ پر ہے اگر بہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور اگر کسی طفلِ نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہدی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا ؎

گاہ باشد کہ کودکِ نادان بغلط بر ہدف زند تیرے

ہاں بعد وضوح حق اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی اور وہ اگلے کہہ گئے تھے۔ بہتری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں تو قطع نظر اس کے کہ قانونِ محبت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہے ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے" یہیں سے ظاہر ہوگیا جو معنی اس نے تراشے ہیں سلف میں کہیں اس کا پتا نہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اس کو خیال عوام بتا کر رد کر دیا۔ کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتوے دیا وہ حسام الحرمین کے مطالعہ سے ظاہر اور اس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ میں اپنا اسلام برلئے نام تسلیم کیا ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے کہ انبیا اپنی امت سے ممتاز

[1] پہلے تو بالذات کا پردہ رکھا تھا پھر کھل کھیلا کہ اسے مقام مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امّتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور سُنئے ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیا کی نبوت کو حادث بتایا صفحہ ۱۰ میں ہے کیونکہ فرق قدمِ نبوّت اور حدوث نبوت باوجود اتحادِ نوعی خوب جب ہی چسپاں ہوسکتا ہے کیا ذات و صفات کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوّت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ٹھہرے اور جو اللہ و صفات الٰہیہ کے سوا کسی کو قدیم ملنے باجماع مسلمین کافر ہے اس گروہ کا یہ عام شیوہ کہ جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اُسے باطل کرنا چاہینگے اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص ہو مثلاً براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں اور اس کو شیخ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا بلکہ اُسی صفحہ پر وسعت علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے شرک نہیں تو کونسا حصّہ ایمان کا ہے" جس وسعت علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اس پر نص ہونا بیان کرتا ہے اُسی کو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک ماننا اور اُسے آیت و حدیث سے ثابت جاننا۔ بیشک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم سے زائد بتایا یا نہیں ضرور زائد بتایا اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے کوئی مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا حفظ الایمان صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی کہ حضور جیسا علم زید و عمر و ہر بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں ہرگز نہیں اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا بلکہ قرآن و حدیث سے اس کا جواز ثابت اس کو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصال ثواب و زیارت قبور و حاضری بارگاہ بیکس پناہ سرکار مدینہ طیبہ و عرس بزرگان دین و فاتحہ سوم و چہلم و استمداد بارواح انبیاء و اولیا اور مصیبت کے وقت انبیاء اولیا کو پکارنا وغیرہا بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو یہاں تک صفحہ ۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے ہیں یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں ؛

(۴) **غیر مقلدین** یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بکی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں

Marfat.com

باقی تمام عقاید میں دونوں شریک ہیں اور ان حال کے اشد پیرو بندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جُدا تمام مسلمانوں سے الگ انھوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔ تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر **مسئلہ** مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب (**ضروری تنبیہ**) وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت تدریج ہے جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے لہٰذا بدعت کسے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے بدعت مذمومہ و قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت تو مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ بدعت قبیحہ نہیں ہو سکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور ان کے وعظ کے جلسے اس ہیأت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنّت وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے صغریٰ۔ کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلاۃ میں آئے گا۔ امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ

Marfat.com

کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کے لیے مسلمان۔ آزاد۔ عاقل۔ بالغ۔ قادر۔ قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی۔ علوی معصوم ہونا اس کی شرط نہیں ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق اُمرائے مؤمنین خلفائے ثلثہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جُدا کریں حالانکہ انکی خلافتوں پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولیٰ علی علوی کیسے ہو سکتے ہیں رہی عصمت یہ انبیاء و ملٰئکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے **مسئلہ** محض مستحقِ امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل حل و عقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے **مسئلہ** امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں **مسئلہ** امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے **مسئلہ** عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اس وقت تک وہ والی امام ہے **عقیدہ** نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا **عقیدہ** بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے
عقیدہ افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزّوجلّ کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔
اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرتِ اجر کہ بارہا مفضول کے لیے ہوتی
ہے حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لیے پچاس
کا اجر ہے صحابہ نے عرض کی اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو
اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت درکنار۔ کہاں
امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت۔ اس
کی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا۔
اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام ملے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودی مزاج
دیا تو انعام انھیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اعزاز **عقیدہ** ان کی خلافت
برترتیب فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا
نہ کہ افضلیت برترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا
آجکل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے
افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا لَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرْیَہٗ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ
بِعَطَنٍ۔ اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا فِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ **عقیدہ** خلفائے
اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعۃ الرضوان
کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں **عقیدہ** تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض
ہے **عقیدہ** کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ
وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں
خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت

Marfat.com

ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتّٰی کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام انجمن الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تمام الناس و خیر الناس کو قتل کیا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی بتراہے اور اس کا قائل رافضی اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے **عقیدہ** کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کبھی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا **مسئلہ** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں **عقیدہ** تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا **عقیدہ** سب منجملہ قرآن عظیم کا ارشاد ہے **عقیدہ** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ اور ان کو ان پر فضیلت دی اور فرمادیا کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا ساتھ ہی ارشاد فرمادیا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے تو جب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے کیا طعن کرنے

Marfat.com

والا اللہ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے عقیدۂ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں خطا دو قسم ہے خطائے عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطا اجتہادی یہ مجتہد سے ہوئی ہے اور اس میں اُس پر عنداللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے خطا مقرر کہ اس کے قائل پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا دوسری خطا منکر یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائیگا کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے خلافت اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ٹھوکر میں اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مسئلہ یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتال ہوا ہے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہے علمائے کرام نے صحابہ کرام کے لئے یہ طیب کہنا عام مطلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے یہ استثنا نئی شریعت گڑھنے سے حقیقۃً معراج نبوت پر ڈاکہ حقہ اثنا عشر تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے چھ دن پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ جو فی الواقع آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں اسی کی طرف توراۃ مقدس میں اشارہ ہے کہ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ طَیْبَۃُ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ اور وہ نبی آخر الزمان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت نبوی کی نہ تھی مگر سلطنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صلح

Marfat.com

جرّار جان نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کے سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ میرا یہ بیٹا سید ہے میں اُمید فرماتا ہوں کہ اللہ عزّوجلّ اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرا دے تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضرت عزّوجلّ و علا پر طعن کرتا ہے عقیدۂ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنّتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں جو انھیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرۂ مبشرہ سے ہیں ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی۔ عرفِ شرع میں بغاوت مطلقاً بمقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں عناداً ہو خواہ اجتہاداً ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا گروہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہے مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد و معاند و سرکش ہو گیا اور دشنام سمجھا جاتا ہے اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔

عقیدۂ ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصدیق محبوبۂ محبوبِ رب العالمین جلّ و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلّم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی بددین جہنمی

عقیدۂ حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے عقیدۂ یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا معاذ اللہ اس سے اور ... یہ بجانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

کیا نسبت آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہلِ سُنّت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان عقیدہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم معتقدایان اہل سنّت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود ملعون خارجی ہے عقیدہ اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ وام المؤمنین عائشہ صدیقہ وحضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات وازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ عقیدہ انکی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عزّوجلّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرماتا ہے **مسئلہ** ولایت وہبی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کرلے البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اس عطیہ الٰہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتدا مل جاتی ہے۔ **مسئلہ** ولایت بے علم کے نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزّوجلّ نے اس پر علوم منکشف کردیے ہوں عقیدہ تمام اولیائے اوّلین وآخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اس امّت کے اولیا افضل ہیں اور تمام محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت وقربِ الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت وقرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوّت حضرات شیخین کو ناقص فرمایا اور اس جانب کمالاتِ ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر

Marfat.com

سے نعمت پائی۔ اور انھیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے **عقیدہ** طریقت معنی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصّہ ہے بعض جاہل متصوف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا سریح کفر و الحاد ہے **مسئلہ** احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمایا صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ اِلَی النَّارِ۔ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں۔ جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کریگا **مسئلہ** اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے کان میں جو اصحاب خدمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں ان میں بہت کو ما کان و ما یکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر باذن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے ہے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا **عقیدہ** کرامت اولیا حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے **مسئلہ** مردہ زندہ کرنا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا غرض تمام خوارق عادات اولیا سے ممکن بلکہ واقع ہیں مگر ہر معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا تمام حقیقی سے متصرف ہونا اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعوے کرے کافر ہے۔

Marfat.com

مسئلہ ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ رہا اُن کو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے **مسئلہ** انکے مزارات پر حاضری مسلمان کیلئے سعادت و باعث برکت ہے **مسئلہ** انکو دُور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے **مسئلہ** اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاۃ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں **مسئلہ** انھیں ایصال ثواب نہایت موجب برکات و امر مستحب ہے اسے عرفاً براہ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارھویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے **مسئلہ** عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم **تنبیہ** چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیازمندی اور مشائخ کے ساتھ انھیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیا کے یہ منکر ہیں لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔۔۔ پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے اوّل سُنی صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے سوم فاسق معلن نہ ہو چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ والاستقامۃ علی الشریعۃ الطاہرۃ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ابد الآبدین والحمد للہ رب العالمین ۝

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

Marfat.com

فہرست مضامین بہارِ شریعت حصّۂ اول ۱۱

مضامین	صفحہ
عقاید متعلقہ ذات وصفات	۳
عقاید متعلقہ بنوّت	۱۰
نبی و رسول کی تعریف	۱۰
قرأت متواتر کا انکار کفر ہے	۱۲
نسخ کی تحقیق	〃
عصمتِ انبیاء	۱۳
انبیاء سے احکام تبلیغیہ میں سہو ونسیان محال ہے	۱۴
زمین کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے	〃
نبی کو اللہ عزوجل کے حضور چوہڑے چمار کی مثل کہنا کلمۂ کفر ہے	۱۷
معجزہ وکرامت معونت استدراج کی تعریف	〃
خصائص حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۸
مرتبہ شفاعت کبریٰ	۱۹
حضور کی تعظیم بعد ایمان ہر فرض پر مقدم وہ اہم	۲۱
حضور کی تعظیم تو قیر بعد وفات بھی فرض ہے	
حضور کے قول یا فعل یا عمل کو بہ نظر حقارت دیکھنا کفر ہے	۲۲
ملائکہ کا بیان	۲۳
جن کا بیان	۲۴
عالم برزخ کا بیان	〃

مضامین	صفحہ
مرنے کے بعد روح کا بدن سے تعلق	۲۵
منکر ونکیر کے سوالات	۲۶
عذاب قبر	۲۸
انبیاء علیہم السلام واولیائے کرام کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی	۲۹
علاماتِ قیامت	〃
قیامت کا منکر کافر ہے	۳۵
حشر کا بیان	〃
حضور کا شفاعت فرمانا	۳۸
حساب وکتاب	۴۹
حوض کوثر	۵۰
میزان ولواء الحمد وصراط	〃
جنّت کا بیان	۴۲
دوزخ کا بیان	۴۸
ایمان وکفر کا بیان	۵۱
اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں	۵۳
کافر یا مرتد کیا اسطے کہ اسکے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کفر ہے	۵۵
مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے	〃
موافق ارشاد حدیث یہ امّت تہتر فرقے ہو جائیگی انمیں ایک فرقہ جنتی ہوگا	〃

مضامین	صفحہ
قادیانی کے کفریات	۵۶
رافضیوں کے عقاید	۶۱
وہابیہ کے عقاید وکفریات	۶۳
غیر مقلدین کے عقاید وکفریات	۷۰
بدعت کے معنی	۷۱
امامت کا بیان	〃
خلافت راشدہ	۷۲
صحابہ کرام کا ذکر خیر ہی سے ہونا فرض ہے	۷۳
شیخین کی خلافت کا انکار فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے	۷۴
صحابۂ کرام سب جنّتی ہیں	〃
خلافت راشدہ کب تک رہی	۷۵
اہل بیت سے محبت نہ رکھنے والا ملعون وخارجی ہے	۷۷
ولایت کا بیان	〃
طریقت منافی شریعت نہیں	۷۸
اولیائے کرام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہیں	〃
کرامات اولیا کا منکر گمراہ ہے	〃
استمداد واستعانت بعد الوصال تو اب عرس	۷۹
شرائط بیعت	۷۹

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
اخبار ادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان

تفاسیر و اسلامیات اور تاریخ و سیاسیات پر چند اہم تصنیفات

رحمۃ للعالمین - قاضی محمد سلیمان منصور پوری
اول تا سوم مجلد ۱۷—۰
الفاروق - علامہ شبلی نعمانی ۴—۵۰
حسین ابن علیؑ - نکہت شاہجہان پوری ۲—۰
تذکرۃ الاولیا - شیخ فرید الدین عطارؒ ۳—۰
سید احمد شہید - مولانا غلام رسول مہر ۱۵—۰
جماعت مجاہدین - مولانا غلام رسول مہر ۷—۰
سرورِ عالمؐ - مولانا غلام رسول مہر ۲—۵۰
ایک اسلام - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۴—۰
حرف محرمانہ - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۵—۰
اللہ کی عادت - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۴—
حرف آخر - ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ۲—۰
زندگی کے نمونے - ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ۱—۵۰
قرآنی دعوتِ انقلاب - مولانا محمد علی ایم اے ۳—۵۰
اقبال قرآن کی روشنی میں - قاضی محمد ظریف ۶—۰
انوار اولیا - رئیس احمد جعفری ندوی ۱۰—۰
انوار انبیا - مرتبہ ادارۂ تصنیف و تالیف ۱۰—۰
نہج البلاغت اردو ترجمہ مع متن (کامل تین حصے مجلد)
ترجمہ و تہذیب - مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی
سید رئیس احمد جعفری - سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی ۲۵—۰
حجۃ اللہ البالغہ اردو - اسمٰعیل گودھروی ۲۵—۰
سیرت ائمہ اربعہ - سید رئیس احمد جعفری ۷—۵۰
تذکرۂ غوثیہ - مولانا شاہ گل حسن ۶—۰
تلخیص البخاری - سلیس اردو ترجمہ ۱۲—۰
قرآنی دستور حیات - ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی ۴—۰
دو اسلام - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۳—۵۰

دو قرآن - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۴—۵۰
جہانِ نو - ڈاکٹر غلام جیلانی برق ۳—۰
مردِ مومن - ڈاکٹر میر ولی الدین ۲—۲۵
اسلام کا تمدنی و سیاسی نظام - نکہت شاہجہانپوری ۵—۰
موازنہ صلیب و ہلال - نکہت شاہجہانپوری ۲—۵۰
الوحی المحمدی - تصنیف - سید محمد رشید رضا
ترجمہ - سید رشید احمد ارشد ۷—۵۰
امام مالکؒ - تالیف - محمد ابو زہرہ
ترجمہ و حواشی - عبید اللہ قدسی ۱۰—۰

تفاسیر قرآن پاک

تفسیر بیان القرآن (بارہ جلدوں میں)
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ۴۵—۰
تفسیر حقانی (آٹھ جلدوں میں) مولانا عبدالحق حقانی ۴۵—۰
تفسیر موضح القرآن - مولانا عبدالقادر محدث ۱۰—۰
تبویب القرآن - مولانا وحید الزمان
۸—۰

سیرت النبی مرتب ابن ہشام (دو جلدیں کامل)
ترجمہ - مولانا عبدالجلیل صدیقی
نظر ثانی و تہذیب - مولانا غلام رسول مہر ۳۶—۰
صحیفۂ علویہ - ترجمہ و حواشی - سید مرتضیٰ حسین فاضل ۸—۰
صحیفۂ کاملہ - ترجمہ - مولانا سید قائم رضا نسیم ۱۲—۰
انبیائے قرآن - محمد جمیل احمد ایم اے جلد اول ۱۲—۰
جلد دوم ۱۲—۰ جلد سوم ۱۳—۵۰
انبیائے قرآن - سید مرتضیٰ حسین فاضل جلد چہارم ۱۳—۵۰

قرآنی اخلاق - پروفیسر عبدالصمد صارم ۱—۲۵
مقالاتِ قرآنی - علامہ عبداللہ العمادی ۳—۵۰
تذکرہ حسینی - علم الدین قادری ۲—۰
اسلام کے عالمگیر اصول - سید احمد حسن نقوی ۳—۰
اسلام میں امامت کا تصور - بدرالدین بدر جالندھری ۱—۵۰
خطباتِ بدر - بدرالدین بدر جالندھری ۴—۵۰
عماد الدین - ابوالقاسم دلاوری ۹—۰
اسلام کا نظریۂ جہاد - حکیم حیدر زمان صدیقی ۲—۰
اسلام کا نظریۂ سیاست - حکیم حیدر زمان صدیقی ۲—
اسلام کا معاشیاتی نظام - حکیم حیدر زمان صدیقی ۲—۰
تعمیری انقلاب اور قرآنی اصولِ حکمت - حکیم حیدر زمان ۲—۲۵
تاریخ اسلام - عبدالحکیم نشتر جالندھری ۱۲—۰
تاریخ تصوف اسلام - رئیس احمد جعفری ۳—۲۵
تاریخ انقلاباتِ عالم (اول و دوم) سید ابو سعید بزمی ایم اے
مختصر تاریخ اسلام - غلام رسول مہر ۳—۵۰
بہادر شاہ ظفر اور اُن کا عہد - رئیس احمد جعفری ۲۰—۰
سیرت محمد علی - رئیس احمد جعفری ۶—۰
دید و شنید - رئیس احمد جعفری ۶—۵۰
کمال اتاترک - استاذ محمد محمد توفیق مصری ۳—۷۵
ہمارا قائد - زیڈ - اے سلیری ۲—۵۰
جب خون بہہ رہا تھا - سید ابو سعید بزمی ایم اے ۳—۵۰
سکھ عہدِ اسلامی میں - عباد اللہ گیانی ۳—۰
احسن الکلام - امان اللہ خاں ارمان سرحدی ۱۰—۰
دانش کدہ - محمد صدیق خیر آبادی ۱۰—۰
کشمیر اور جوناگڑھ کی کہانی - رئیس احمد جعفری ۶—۰
حیدر آباد جو کبھی تھا - رئیس احمد جعفری ۱۰—۰

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ دیگر اسلامی، ادبی، تاریخی، معاشرتی، اخلاقی، طبی اور فنی معلومات کے لئے ہماری مکمل فہرست "حسن مطالعہ" طلب فرمائیے۔ نیز ہمارے ہاں پاکستان و ہندوستان کے ناشرین کی ہر قسم کی مطبوعات بھی مل سکتی ہیں۔ فرمائش روانہ کرتے وقت اپنی تمام پسندیدہ کتب کے نام صاف اور واضح لکھیے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہمارا فرض ہے۔

شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب
کشمیری بازار لاہور ۔ اردو بازار لاہور ۔ بندر روڈ کراچی ۔ اسٹیشن روڈ حیدر آباد ۔ نذر باغ پشاور

Marfat.com

مشتاق احمد اینڈ سنز تاجران کتب و جلد ساز

تواریخ حبیب اللہ

ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل لاہور

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب

سوانحعمری حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمّٰی بہ

تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

سوانحعمری سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

برائے فرمان حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب

بل روڈ کشمیری بازار لاہور

پاکستان

(ملک محمد عارف پرنٹر پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپا کر کشمیری بازار سے شائع کی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزاراں ہزار حمد جناب رب العزت کو جس نے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا کیا۔ اور سارے عالم کو اس نور سے ہویدا کیا اور درود لامعدود بسیار جناب محبوب رب العلمین سید المرسلین کو جنکی ہدایت سے گم گشتگان بادیۂ ضلالت راہ پر آئے۔ اور اُن کی آل و اصحاب پر جنکی سعی و کوشش سے دین قوی ہوا اور کاسرہ اور قیاصرہ تھرائے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے نیازمند درگاہ رب الصمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال جناب حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاراں برکت ہے جیساکہ وارد ہے عِندَ ذِکرِ اَولِیَاءِ اللّٰہِ تَنزِلُ الرَّحمَۃُ اولیاء اللہ کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ پس سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور بھی خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ یعنے کہدے محمدؐ اگر دوست رکھتے ہو۔ تم خدا کو میری راہ پر چلو۔ اور میرے تابع ہو تا کہ خدا تمہیں دوست رکھے۔ اور تمہارے گناہ بخشدے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے۔ نہایت مہربان اور ظاہر کہ پیغمبر صاحب کی اتباع اور آپ کے طریقہ پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں۔ پس مطلع ہونا آپکے حالات پر بسبب ہے بندے کے مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور سبب ہے۔ گناہوں کے بخشے جانے کا لہذا راقم حروف کہ نیرنگ تقدیر سے فی الحال جزیرہ پورٹ بلیر انڈمین میں وارد ہے۔ اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے نہیں

لہ کاسرہ جمع ہے۔ کسریٰ کے بمعنے بادشاہ پارس سہ قیاصرہ..... جمع ہے قیصر کی بمعنے بادشاہ روم ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ سہ بعد ازیں برکت جناب مستطاب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کتاب کے مولف نے اس بلاے نجات پاکے وطن میں پہنچ کے سارے مضامین کتاب کے حرف بحرف کتاب حدیث دیسرے مطابق کردیئے

Marfat.com

یہ کتاب پاس خاطر شفیق غمگسار مصدر عنایت برحال زار حکیم محمد امیر خانصاحب نیشو ڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تاریخ حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ۱۲۷۹ھ ہجری میں لکھتا ہے اور نام تاریخی اس کا تواریخ حبیب الٰہ ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مدیہ رسالہ مشتمل ہے۔ تین باب اور ایک خاتمہ پر **باب اول** میں حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کا بیان ہے۔ **باب دوم** میں ہجرت سے تا وفات کے حالات کا بیان ہے۔ **باب سوم** میں حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہے۔ خاتمہ میں شفاعت کبریٰ کا بیان ہے۔ اور ہر باب کو فصلوں پر منقسم کیا ہے۔ اور ہر حال شروع میں لفظ حال لکھدیا ہے۔

باب اوّل

احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کے بیان میں

فصل اول بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت

حدیث میں وارد ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنے سب سے پہلے اللہ جل جلالہٗ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور کتب اخبار میں وارد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا اور سارے عالم کو اس نور سے جلوہ ظہور میں لایا۔ آسمان اور زمین اور ستارے اور چاند اور سورج اور سب انبیاء اور اولیاء پر تو اسی نور کے ہیں۔ اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہے **حدیث** میں آیا ہے۔ کہ آپنے فرمایا میں پیغمبر تھا۔ اسوقت میں کہ آدم پانی اور مٹی میں تھے یعنے خدائے تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبری جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی اگرچہ ظہور آپ کا اس عالم میں سب سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان و زمین وغیرہ کے جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوا۔ کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ جاننے والا یعنی نائب رکھے

لہ اے رب ہمارے قبول فرما ہم سے بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے ۱۲ منہ

اور زمین کو اس سے آباد رکھے۔ اور نور محمدی کی روشنی دنیا میں پھیلائے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور نور محمدی انکی پیشانی میں چمکایا۔ پھر آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا۔ طرف شیث علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد آدم تھے۔ اور بعد حضرت آدم کے ان کے جانشین اور پیغمبر ہوئے۔ بعد ازیں وہ نور اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ میں منتقل ہوتا چلا آیا۔ یہاں تک کہ عبداللہ والد ماجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا انبیاء میں سے حضرت ادریس اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل آپ کے اجداد میں ہیں۔ اور ہمیشہ اجداد آپ کے برکت نور مبارک رئیس عظیم اور معظم اور مکرم رہے۔ اور عظمت اور برکت اس نور کی ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی تھی۔

قصہ اصحاب فیل کی تعظیم کا عبدالمطلب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال:۔

جب ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل کا خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کو مکہ پر چڑھ آیا تھا۔ عبدالمطلب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند آدمی قریش کے ساتھ لے کے جبل ثبیر پر چڑھے۔ اسوقت نور مبارک عبدالمطلب کی پیشانی میں گول بطور ہلال کے نمودار ہو کے خوب درخشان ہوا۔ یہانتک کہ شعاع اسکی خانہ کعبہ پر پڑی عبدالمطلب نے یہ بات دیکھکر قریش سے کہا۔ پھر چلو یہ نور اس طرح میری پیشانی میں جو چمکا۔ یہ دلیل اس بات کی ہے۔ کہ ہم لوگ غالب ہیں گے۔ عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لے گئے۔ اُن اونٹوں کے چھڑانے کو اُسکے پاس گئے۔ اُن کی صورت دیکھتے ہی اس نے باین جہت کہ عظمت اور مہابت نور شریف کی انکی چہرے سے نمایاں تھی۔ انکی نہایت تعظیم کی۔ اور تخت سے اتر بیٹھا۔ اور اُن کو اپنے برابر بٹھا لیا۔ اور اُن سے پوچھا کہ کس مطلب کے لئے آئے ہو انہوں نے اپنے اونٹوں کیواسطے کہا اسنے فوراً حکم دلا دینے اونٹوں کا دیا اور کہا تمہاری عزت اور عظمت میرے دل میں ایسی آئی ہے کہ اگر خانہ کعبہ کے محفوظ رکھنے کیواسطے تم کہتے تو میں اس کو منہدم نہ کرتا عبدالمطلب نے کہا

۱؎ اصلاب طاہرہ پشتین پاک۔ ارحام مطہرہ شکم پاک مراد ہے کہ آپکے نسب میں آدم سے لیکر آپکے والد ماجد تک جس قدر مرد اور عورتیں آپکی پاک تھیں سب ثبیر یقمر ثمانی مشلل وکسر ہائے موحدہ کئی پہاڑ ہیں مکہ معظمہ میں کہ اضافت سے انکی تعیین ہوتی ہے بحر الجواہر شیر انفع ذبح وغیرہ کرتی۔

Marfat.com

کہ اس گھر کا خدا آپ ہی محافظ ہے۔ کہ میرے کہنے کی حاجت نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا جب لشکر اس بادشاہ کا مع ہاتھیوں کے خانہ کعبہ کے ڈھانے کو چلا۔ اللہ تعالےٰ نے طیرابابیل کو بھیجا کہ سارے لشکر کو کنکریوں سے ہلاک کر اور تباہ کر دیا۔ بالجملہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ بسبب اس کے بادشاہ ہیبت میں آجاتے تھے اور تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

چاہ زمزم نکالنا عبدالمطلب کا اور ذبح ہونا آپ کے والد ماجد کا۔

حال:۔ عبدالمطلب نے خواب میں جگہ چاہ زمزم کی دیکھی تھی۔ چاہ زمزم کی اصل تو حضرت اسمٰعیل سے ہے۔ جب انکی ماں ہاجرہ کو اور انہیں حضرت ابراہیمؑ اس جنگل میں کہ بے آب و دانہ تھا بحکم خدا چھوڑ گئے تھے۔ اور ایک مشک پانی کی اور تھوڑے چھوہارے دے گئے تھے بعد ختم ہو جانیکے جب حضرت اسمٰعیل بے قرار ہوئے۔ تب حضرت جبرئیل کے پر مارنے سے یہ پانی نکلا اور حضرت ہاجرہ نے اُسکو گھیر دیا تھا۔ کہ صورت کنوئیں کی ہو گئی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر ہاجرہ پانی کو نہ گھیر دیتیں تو سارا عالم اسکا پانی پیتا۔ بعد زمانہ اسمٰعیل کے ایک مدت تک وہ کنواں رہا۔ پھر پھٹ گیا تھا۔ اور جگہ اُس کی معلوم نہ تھی عبدالمطلب نے خواب میں وہ جگہ دیکھ کے ارادہ کھودنے کا کیا قریش مانع ہوئے۔ اور لڑنے کو تیار ہوئے اور عبدالمطلب کو کوئی معین نہ تھا اور اولاد بھی ان کی ایسی نہ تھی۔ جو کام آوے صرف ایک بیٹا اُنکے تھا۔ تاہم عبدالمطلب قریش سے لڑے اور بفضلہ تعالےٰ غالب آئے اور چاہ زمزم کھودنا شروع کیا اسدن بسبب ہونے زیادہ اولاد کے عبدالمطلب کو رنج ہوا تب انہوں نے منت کی کہ جو میرے دس بیٹے ہوں اور چاہ زمزم بھی عبدالمطلب کے کھودنے سے نکل آیا تب انہوں نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کریں۔ تعیین کیلئے قرعہ ڈالا عبداللہ کا نام نکلا۔ عبدالمطلب عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے۔ اور چاہا کہ قربان کریں۔ سب قریش مانع ہوئے اور عبداللہ بسبب ہونے نور محمدی کے انکی پیشانی بہت خوبصورت تھی۔ سب انہیں چاہتے تھے بھائی بھی نہیں چاہتے تھے۔ کہ عبداللہ ذبح ہوں ایک کاہنہ کے پاس اس قصہ کو لے گئے اس نے کہا۔ کہ قرعہ اس طرح ڈالو۔ کہ دس اونٹوں کا نام لکھو۔ اور عبداللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ۔ اور بڑھاتے جاؤ یہانتک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ نکلے عبدالمطلب نے

Marfat.com

ایسا ہی کیا۔ ہر بار عبداللہ کا نام قرعہ میں نکلتا تھا۔ یہانتک کہ نوبت سو اونٹونکی پہونچی تب اونٹوں کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کرکے نذر سے ادا ہوئے۔ حدیث میں جو آیا ہے۔ اَنَا اِبْنُ الذَّبِیْحَیْنِ میں بیٹا دو ذبیحوں کا ہوں۔ ایک ذبیح سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں اور دوسرے سے عبداللہ والد ماجد آپ کے ؛

وفات عبداللہ والد ماجد حضرت رسول صلعم

حال:۔ جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبداللہ سے منتقل ہوکر پاس آمنہ والدہ ماجدہ آپ کی آیا۔ اور آپ حمل سے ہوئیں۔ بہت خیر و برکت اس سال میں شامل حال قریش کے ہوئی قحط واقع ہوا مینہ برسا زمین سرسبز ہوئی۔ حتے کہ قریش نے اس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا یعنی سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گذرے تھے کہ عبداللہ آپکے والد کا مدینہ میں انتقال ہوا۔ شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے۔ وہاں سے پھرتے ہوئے مدینہ میں آپنے ماموں کے پاس بیمار ہوکے۔ ٹھہر گئے تھے۔ کہ وفات پائی ؛

احوال آپ کے حمل میں رہنے کا۔

ایام حمل میں آپکی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرانی جیسے حمل والی عورتونکی معلوم ہوتی ہے معلوم نہیں ہوئی۔ اور ان ہی ایام میں آپکی والدہ ماجدہ۔ نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص کہتا ہے۔ کہ تیرے حمل میں ایسا شخص ہے کہ سردار عالم کا جب پیدا ہو نام اُسکا محمدؐ رکھیو اور بوقت ولادت آپکے یہ آپکی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور ان سے نکلا جس سے انہیں مکانات شام کے نظر پڑے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے۔ کہ آپنے فرمایا۔ کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسےٰ کی اور جو دیکھا۔ میری ماں نے سو ماں کے دیکھنے سے یہی نور مراد ہے اور دعاء ابراہیمؑ سے وہ دعا مراد ہے جو سورۂ بقر میں موجود ہے۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ترجمہ اے رب ہمارے اور قائم کر ان میں ایک پیغمبر ان میں سے کہ پڑھے۔ انپر تیری آیتیں اور سکھاوے انہیں کتاب اور حکمت اور پاکیزہ کرے انہیں۔ بیشک تو ہے۔ زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیل نے خانہ کعبہ مکہ میں بنایا۔ بعد فراغت کے اسکی بنا سے یہ دعا مانگی

Marfat.com

تھی۔ اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت مراد ہے۔ وہ انجیل میں ہے۔ اور سورۂ صف میں اس کا ذکر آیۂ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ میں ہے :-

فصل دوسری بیان ولادت باسعادت میں

بارہویں تاریخ ربیع اول کی اسی سال میں جسمیں قصہ اصحاب فیل واقع ہوا تھا بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور سارا عالم آپکے نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اس رات ظہور میں آئے۔ ازانجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا۔ کہ شب ولادت باسعادت میں پاس آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی۔ میں نے دیکھا تارے آسمان سے لٹک گئے تھے۔ اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے۔ کہ گمان ہوتا ہے۔ زمین پر گر پڑینگے اور ازانجملہ یہ کہ سارے بت روئے زمین کے اسوقت سرنگوں ہو گئے۔ اور یہ بات سوائے اہل اسلام کے زرتشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے۔ زرتشتی مجوسی ہیں کہ زرتشت کو پیغمبر جانتے ہیں اور ازانجملہ یہ کہ آگ فارس کی کہ گبران آتش پرست نے باہتمام تمام ہزار برس سے روشن کر رکھی تھی بجھ گئی۔ اور ازانجملہ یہ کہ نوشیرواں بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور چودہ کنگرے اسکے گر پڑے +

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

نکتہ عجیبہ متعلقہ معجزات ولادت شریفہ

نکتہ ستاروں کے متصل ہونے میں زمین سے اشارہ اس بات کیطرف تھا کہ سب انوار زمین کیطرف بسبب آپکی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے مالا مال ہو جائیگی اور بتوں کا سرنگوں ہونا اشارہ اس بات کیطرف ہی کہ بسبب اس مولود مسعود کے بت پرستی موقوف ہو جائیگی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کیطرف ہے۔ کہ آتش پرستی بسبب آپکی باطل ہو جائیگی اور نوشیرواں کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ کنگرونکا گرنا اشارہ اسکی طرف ہے۔ کہ سلطنت خاندان نوشیرواں کی کہ اس زمانہ میں اتنی بڑی سلطنت زمین پر کوئی نہ تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ

+ خوش خبری دینے والا ہوں ایک پیغمبر کی کہ آوینگے بعد میرے کہ نام انکا احمد ہے ۱۲۔

Marfat.com

کے خاندان میں اور ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سب ملک نوشیروانیوں کا حضرت عمرؓ کے عہد میں اہل اسلام کے تصرف میں آیا۔ اور یزدجرد ہی خاندان کا بادشاہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں ہلاک ہوا۔ پھر انمیں کوئی بادشاہ نہ ہوا۔ نکتہ پیدا نہ ہونا آپ کا بروز جمعہ ۱۲ ماہ رمضان یا کسی اور دن میں جو متبرک مشہور ہیں۔ اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ یہ بات نہ کہی جاوے۔ کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی۔ بلکہ ایسے دن اور مہینے میں پیدا ہوئے کہ اسکو برکت آپکے سبب سے حاصل ہوئی ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپکے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا۔

ذکر محفل میلاد شریف

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے۔ کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے ذکر مولود شریف کرتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں۔ اور بطور دعوت کے کھانا یا شرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب سے زیادہ محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ہیں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور سکے معقد میں مکان ولادت آنحضرتؐ میں

شاہ ولی اللہ کا انوار دیکھنا محفل میلاد شریف میں

شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے۔ کہ میں حاضر ہوا۔ اس مجلس میں جو کہ معقد میں مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے باز ہوئے میں نے ان انوار میں تامل کیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ اور بھی انوار تھے۔ رحمت الٰہی کے انتہی سو مسلمانوں کو چاہیے کہ مقتضائے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفل شریف کیا کریں اسمیں شریک ہوا کریں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ بہ نیت خالص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو اکثر لوگ جو اس محفل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں۔ یا روایات واہیہ نامعتبر سناتے ہیں۔ خوب نہیں ہے اور بھی

Marfat.com

علماء نے لکھا ہے۔ کہ اِس محفل میں ذکر وفات شریف کا نہ چاہیئے۔ اسلئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے۔ ذکر غم جانکاہ اِس میں محض نازیبا ہے حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے +

فصل تیسری بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت میں

سات روز تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثوبیہ نے دودھ پلایا ثوبیہ لونڈی ابولہب کی تھی۔ کہ ابولہب نے اُسے وقت پہنچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا۔ حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے ابولہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا۔ اِسنے کہا۔ کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطےٰ سے کہ اشارے سے اُسکے میں نے ثوبیہ کو بسبب پہنچانے بشارت ولادت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کیا تھا۔ کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملجاتا ہے۔ کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ علمائے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہے۔ کہ جب ابولہب سے کافر کو جسکی مذمت قرآن شریف میں تصریح وارد ہے بسبب خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے۔ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اسکو کیسا ثواب عظیم ہوگا۔ اور کیا کیا برکات شامل حال اسکے ہونگے۔ بعد ثوبیہ کے حلیمہ سعدیہ نے آپکو دودھ پلایا۔ قریش کا دستور تھا۔ کہ لڑکونکو دودھ پلانیوالیونکو دیدیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کر دودھ پلایا۔ کرتی ہیں اور بعد ختم ایام رضاعت کے پاس ماں باپ کے پہنچا دیا کرتی تھیں۔ اور ماں باپ لڑکوں کے دودھ پلانیوالیونکو نقد جنس دیکر رضامند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواح طائف میں تھا۔ ساتھ اور عورتونکے مکہ کو واسطے لینے لڑکونکے آئیں اور عورتوں نے آپکو یتیم سمجھکر نہ لیا۔ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی۔ اور بہت برکتیں بسبب آپ کے شامل حلیمہ کے ہوئیں۔ مادہ خر اسواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اُس پر سوار ہوئے۔ ایسی تیز رفتار ہوگئی۔ کہ سب قافلہ کی سواریوں سے آگے جاتی تھی۔ اور جب حلیمہ کے گھر آپ پہنچے۔ تو بہت فراخی و عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی۔ بکریاں انکی خوب تازہ فربہ ہوگئیں۔ اور قوم قحط

Marfat.com

میں مبتلا تھی۔ انکے مویشی جنگل سے بھوکے آتے تھے۔ اور لاغر تھے۔ وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے۔ کہ تم بھی بکریوں کو وہیں چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہیں۔ اور تازہ و فربہ ہیں حال آپ پستان راست کا شیر پیا کرتے تھے۔ اور پستان چپ آپنے بھائی رضاعی حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے۔ ایسی عدالت آپکی جبلت میں تھی اور لڑکپن میں کبھی بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے۔ کہ اسیوقت رکھنے والے آپ کو اٹھا کر جا ضرور پیشاب کرا لیتے تھے۔ اور کبھی ستر عورت آپ کا برہنہ نہیں ہوتا تھا۔ اور جو کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے تھے۔ حال۔ چاند آپکے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپ کو رونے سے بہلاتا۔ چنانچہ کتب احادیث میں بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسن باب معجزات میں لکھا ہے

ذکر شق صدر شریف کا۔

حال جب آپکے پاؤں چلنے لگے۔ اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہؓ کے لڑکوں کیساتھ جنگل کو جہاں مویشی انکے چرتے تھے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دن آپ وہیں تشریف رکھتے تھے۔ کہ دو فرشتے آئے۔ اور انہوں نے آپکو چت لٹا کے سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا۔ اور دل مبارک کو نکال کر دو ہو یا۔ اور سینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی خوبصورت پسی ہوئی دوا کے تھی پر کیا اور پھر اپنی جگہ رکھ کے شگاف سینہ کو سی دیا۔ اور مطلق تکلیف آپکو معلوم نہ ہوئی۔ یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہؓ کے گیا۔ اور کہا کہ ہمارے بھائی کے والے کا دو آدمیوں نے آکر پیٹ چاک کیا۔ یہ سن کر حلیمہ جلدی سے وہاں پہنچیں دیکھا۔ کہ آپ بیٹھے ہیں۔ اور رنگ مبارک کا ہیدہ اور متغیر ہو گیا ہے۔ آپسے حال پوچھا آپنے بیان کیا۔ پھر اپنے ساتھ آپ کو گھر لے آئیں۔

ذکر اس بات کا کہ شق صدر شریف چار بار ہوا ہے۔ اور نکتہ ہر بار کا۔

مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تفسیر الم نشرح میں لکھا ہے۔ کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا۔ اول جب آپ حلیمہ کے گھر تھے۔ دوسرے بار قرب زمانہ

Marfat.com

جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل نزول وحی کے چوتھی بار شب معراج میں اور نکتہ اس میں یہ لکھا ہے۔ کہ پہلی بار شق کرنا اسلئے تھا۔ کہ آپ کے دل سے ..... لہو و لعب جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے نکال ڈالیں اور دوسری بار اسلئے کہ جوانی میں آپکے دلمیں رغبت ایسے کاموں کی جو مقتضائے جوانی خلاف مرضی الٰہی کے سرزد ہوتی ہے نہ رہے اور تیسری بار اسلئے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتھی بار اسلئے کہ آپکے دل کو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو۔ فقط حلیمہ سعدیہ احوال شق صدر شریف کا دیکھ کے ڈریں اور آپ کو مکہ میں آپکے گھر پہنچا دیا۔

ذکر والدہ شریف و کفالت عبدالمطلب

جب آپ چھ برس کے ہوئے۔ آپکی والدہ شریف نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے مدینہ کو گئی تھیں۔ وہاں سے پھرتے ہوئے موضع ابوا میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئیں عبدالمطلب دادا آپ کے پرورش کے کفیل ہوئے اور بیٹوں سے زیادہ چاہتے تھے سزا جان سے آپ پر عاشق تھے۔ آپ کے صغر سن میں ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے انکا بھی انتقال ہوا ابوطالب چچا آپ کے متکفل ہوئے اور بہت محبت اور تعظیم سے آپکو رکھتے تھے آپ کمال رشد اور تہذیب سے نشو ونما پایا حال آپ کے صغر سن میں ایک بار مکہ معظمہ میں خشک سالی ہوئی۔ ابوطالب آپ کو اپنے ساتھ میدان میں لے گئے۔ اور برکت آپکے استسقا کیا یعنے مینہ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب مینہ برسایا کہ عالم سیراب ہوگیا۔ اور قحط دفع ہوگیا۔ اسی باب میں قصیدہ ہے ابوطالب کا جسکا یہ شعر ہے۔

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

یعنے سفید رنگ گورا گورا پانی مانگتا ہے۔ اپنے منہ سے جائے پناہ ہے یتیموں کی اور عصمت ہے بیوہ عورتوں کی یہ قصیدہ بہت بڑا ہے اور بہت مدح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میں مذکور ہے۔ حاصل ایک مرتبہ آپ ابوطالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر میں سفر تجارت

لہ بوا بفتح الف وسکون ہائے موحدہ و الف وہمزہ در آخر نام ایک موضع کا ہے۔ کذا فی القاموس ۱۲ منہ

سہ ذکر وفات عبدالمطلب وکفالت ابوطالب ۱۲ سہ معجزہ ذکر استسقائے برکت آنحضرت صلعم ۱۲ منہ

Marfat.com

شام کو گئے راہ میں بحیرہ راہب[1] نصارے کے صومعہ کے پاس اتفاق قیام آپکا ہوا۔ راہب مذکور نے آپ کو علامات نبوت سے پہچانا اور قافلہ کی دعوت کی اور ابوطالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار سب عالموں کے ہیں۔ اور اہل کتاب یہود اور نصارے انکے دشمن ہیں انکو ملک شام میں نہ لیجاؤ۔ مبادا انکے ہاتھ سے انہیں گزند پہنچے سو ابوطالب نے مال تجارت وہیں بیچا اور بہت نفع پایا اور وہیں سے مکہ کو پھر آئے۔ ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہے کہ ان دنوں سات آدمی منجملہ نصارے شام کے یہ حال دریافت کرکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر اس راہ سے ہوگا۔ واسطے قتل آپ کے اسطرف آئے تھے۔ بحیرا نے انسے کہا۔ کہ وہ پیغمبر برحق ہیں تم ان کی اطاعت کرو اور حسب خدا کو منظور ہے۔ کہ انکو رتبہ عالی دے۔ تمہارے ٹالنے سے نہیں ٹلیگا۔ اور تم انہیں مار نہیں سکتے۔ تب اس ارادے سے باز رہے۔

فصل چوتھی بیان حالات شباب تا نبوت

جب آپ جوان ہوئے اِن اُمور سے جو جوانوں میں خلاف تہذیب ہوتے ہیں منزہ تھے اور صدق وامانت ودیانت وجملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپکو محافل لہو ولعب میں بلاتے آپ ہرگز شریک نہ ہوتے تھے۔ اور سب قریش کو آپکے صدق وامانت کا اقرار تھا۔ یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے۔

نکاح آپ کا بی بی خدیجہ کے ساتھ ہونا

حال۔ پچیس برس کی عمر میں مال بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش میں تھیں ہے کے آپ واسطے تجارت کے تشریف لے گئے اِس سفر میں سطور راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخرالزمان ہیں جنکا ذکر پچھلے انبیاء کی کتابوں میں ہے میسرہ غلام خدیجہ کا آپ کیساتھ تھا۔ اِس نے بہت معجزات آپکے سفر میں دیکھے اور آکر خدیجہ سے بیان کئے اور خود خدیجہ نے دیکھا۔ جسوقت کہ آپ سفر سے پھرے ہوئے آتے تھے۔ وہ بالاخانہ

[1] گواہی بحیرا راہب کی واسطے آپکی نبوت کے۔ [2] مال خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لے کے آنحضرت کا تجارت کو جانا اور سفر کے معجزات سن کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خواہاں نکاح ہونا [3] بیان سطور راہب کی گواہی کا ۱۲

Marfat.com

کے غرفہ میں بیٹھی تھیں۔ وہاں سے آپ آتے نظر پڑے۔ آپ پر دو فرشتے سایہ کئے تھے میسرہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے سارے سفر میں ایسا ہی حال دیکھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپکیساتھ کی اور ابو طالب اسباتسے مطلع ہوئے اور بعد تقریر نکاح کے اشراف اوباعیان قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پر گئے انکی جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل برادر عم زاد ان کے تھے ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑہا اور فضایل و مناقب آنحضرت صلعم کے بہت سے بیان کئے اور نکاح منعقد کیا +

بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور طے ہونا نزاع رکھنے حجر اسود کا آپکے فیصلے سے

حال۔ قریش نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب صدمات سیل و باراں وغیرہ کے بنا اس کی ضعیف ہو گئی تھی۔ از سر نو بنا کیا آپس میں انکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں اسکی جگہ کون رکھے اور بخیال حصول فخر اور شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا۔ کہ حجر اسود کو میں رکھوں قریب تھا کہ ان میں ہتھیار چلے آخر سبکی رائے اس بات پر قرار پائی۔ کہ کل صبح کو سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آوے اسکے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیئے۔ صبح کو سب سے پہلے آپ وہاں تشریف لائے قریش آپکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہی امین ہیں جو یہ حکم دیں اس پر ہم سب راضی ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے آپکو عقل بہت کامل عنایت فرمائی تھی۔ آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ سب قریش نہایت رضامند ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہے۔ وہانسے ایک چادر میں کرکے اسے اٹھاویں۔ و اس چادر کو ہر قبیلہ قریش کا ایک آدمی تھام لے اسطرح اٹھا کے متصل دیوار کعبہ معظمہ کے جہاں رکھنا منظور ہے۔ رکھیں پس اٹھانے میں سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجمعے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر وکیل کر دیں۔ چونکہ فعل وکیل بمنزلہ فعل موکل کے ہوتا ہے اسطرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ قریش نے بدل و جان اس فیصلہ کو قبول کیا۔ اور مطابق اسکے عمل میں لائے +

فصل پانچویں بیان حالات زمان نبوت میں تا معراج

Marfat.com

جب عمر شریف قریب چالیس برس کی پہنچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپکو خواب صحیح نظر آتے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے ظہور میں آتا۔ اور خلوت آپنے اختیار کی کہ کئی روز کا توشہ ساتھ لے کر غار حرا[1] میں جا بیٹھے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے دوشنبہ کے دن اٹھویں ربیع الاول کو غار حرا میں جبرئیل آپکے پاس آئے۔ اور وحی الٰہی لائے آپسے کہا۔ کہ پڑھو۔ آپنے کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں۔ پھر انہوں نے آپسے معانقہ کر کے آپ کو خوب بھینچا بقدر غالب طاقت آپکے اور چھوڑ کے آپ سے کہا۔ کہ پڑھو آپ نے پھر کہا۔ کہ میں پڑھا نہیں ہوں۔ پھر آپ کو بھینچا اسیطرح تین بار کیا پھر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ تا مَالَمْ یَعْلَمْ تک پڑھا بسبب نزول وحی کے آپکے بدن کو بہت تکلیف ہوئی۔ اور آپ دولتخانے میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو حضرت بی بی خدیجہ نے آپکو اڑھا دیا پھر آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ تمہیں ضایع نہ کریگا اور آپکے صفات بیان کر کے کہا۔ کہ تم غریبوں کی مدد کرتے ہو۔ مفلس بے مالوں کے لئے مال کی سبیل کر دیتے ہو۔ ثواب حق یعنے ایسے کاموں میں جن سے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو۔ پھر آپکو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ برادر عم اُن کے تھے۔ لے گئیں۔ وہ کتب سابقہ پڑھے تھے۔ انسے حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا۔ تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش میں جوان ہوتا ان دنوں میں جب کفار تمہیں نکالدینگے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا یہ لوگ مجھے نکال دینگے ورقہ نے کہا کہ ہاں اور اسیطرح جو ایسی بات لاتا ہے جیسی تم پر نازل ہوئی لوگ اسکے دشمن ہو جاتے ہیں پھر ان ہی دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا۔ اور کہا کہ اس نے تصدیق تو اسکی کی تھی مگر زمانہ ظہور نبوت اور اتباع احکام کو نہیں پایا آپنے فرمایا۔ کہ میں نے اُسے سفید کپڑے پہنے خواب میں دیکھا۔ اگر نجات اسکی نہ ہوتی۔ اور مسلمانوں میں محبوب نہ ہوتا۔ تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا

---

[1] حرا بجاؤ رے مہملتین ہمزہ در آخر بروزن کتاب ہم با فتح ما بغیر ہمزہ بجز زن علی کہ ہیں کوہ در مکہ واقع است کذا فی القاموس ۱۲ [2] یہ روایت ابن معد اکبر نے اختیار کی ہے۔ ۱۲ [3] جانا بالکل آپ کا پاس ورقہ کے ۱۲ [4] مومن اور حنفی ہونا ورقہ کا ۱۲ منہ

Marfat.com

حال :- ابتدائے نبوت میں سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔ ایکدن حضرت جبرائیل نے آکر سورہ فاتحہ آپکو سکھادی اور بھی طریقہ وضو و نماز کا بتایا اور زمین میں پر مار کے پانی نکالا۔ اور وضو کیا اور آپنے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپنے حضرت جبرائیل کے ساتھ پڑھی **حال**:- سب سے پہلے جوانان احرار میں ایمان لائے۔ ابوبکر صدیقؓ اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں حضرت علی اور غلاموں میں حضرت بلال اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازیں حضرت عثمان اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہؓ اور زبیر اور عبد الرحمان بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے **حال** پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہانتک کہ آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی یعنی جو تمہیں حکم ہے اسکو صاف کھلے کھلے باعلان بیان کرو۔ تب آپنے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت بتوں کی سنی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کافر کے ایک سردار قریش میں تھا۔ غلام تھے۔ وہ انکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت اور پتھروں میں باندھکر دوپہر کو ڈالتا اور یہ کہتا توحید سے منحرف ہو کر لات و عزیٰ کی الوہیت کا قائل ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا اَحَدٌ اَحَدٌ کہتے یعنے مانتا ہوں۔ ایک ہی خدا کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے امیہ بن خلف کو ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر انہیں خرید کر کے آزاد کیا۔ اور یہ شرط کی کہ خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہونگا۔ آپ شرط کریں یا نہ کریں اور اسیطرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید کر کے آزاد کیا۔ اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے صرف کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کے مال نے اسی لیے سورہ واللیل خدائے تعالےٰ نے حضرت ابوبکر کی شان میں نازل فرمائی۔ اور اُنکی بہت تعریف کی اور انکو اتقے یعنے بڑا پرہیزگار فرمایا۔ اور جسطرح آنحضرت

لہ قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اور حضرت ابوبکر نے اسکو خرید کر کے آزاد کرنا اور نزول سورۃ واللیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ۱۲ منہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدہ رضامند کردینے کا سورہ والضحیٰ میں فرمایا۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى بطفیل آپکے سورہ واللیل میں حضرت ابوبکر سے بھی وعدہ کیا وَلَسَوْفَ يَرْضٰى **ف** علمانے افضلیت حضرت ابوبکر صدیق پر سورہ واللیل سے استدلال لطیف کیا ہے بایں وضع کہ اس سورہ میں خدا تعالےٰ نے ابوبکر صدیق کو اتقےٰ فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى کی وجہ یعنے دور رکھا جائیگا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار جو دیتا ہے مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنے ابوبکر صدیق اور سورہ حجرات میں خدا تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنے بڑا بزرگ تم میں خدا تعالےٰ کے نزدیک اس امت میں اکرم اور افضل ابوبکر صدیقؓ ہیں **حال**:۔ جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی یعنے ڈرا اپنے کنبہ والے نزدیکوں کو آپنے کوہ صفا پر چڑھکر ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں۔ کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکر آیا ہے۔ اور تمہیں قتل کیا چاہتا ہے۔ تو تم یقین جانوگے انہوں نے کہا کہ ہم بے شک یقین جانیں گے اسلئے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہے۔ جھوٹ کبھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں عذاب سخت سے ڈراتا ہوں یعنے عذاب آخرت سے یہ سن کے ابولہب نے کہا تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ لِهٰذَا جَمَعْتَنَا خرابی ہو جیو تمہیں سارے دن کیا اسی کام کے لیے اکٹھا کیا تھا۔ اور وہ سب متفرق ہوگئے سورہ تبت یَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ تب ہی نازل ہوئی۔ اور اس میں اسکو اور اسکی جورو حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کو جہنمی فرمایا حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کے معنے ہیں لکڑی اٹھانیوالی بسبب خست کے اپنے سر پر لکڑی کا گٹھا جنگل سے لایا کرتی تھی لہذا حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اسکا لقب ہوا۔ آپ سے مثل ابولہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی ہے۔ آپکی راہ میں واسطے ایذارسانی کے کانٹے ڈال دیا کرتی تھی۔ بعد نزول سورہ تبت کے ایکدن پتھرے کے مسجد حرام میں کہ آپ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ یعنی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے خدائے تعالےٰ نے اسکی آنکھوں کو کچھ دیکھنے سے اندھا کردیا صرف ابوبکر صدیق کو اس نے وہاں بیٹھا پایا ان سے کہا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ کہ محمد صلے علیہ وآلہ وسلم

سلہ استدلال لطیف بر افضلیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ۱۲ سلہ نزول سورہ تبت یدا ابولہب کے حق میں ۱۲

Marfat.com

نے میری ہجو کہی ہے۔ اگر میں انہیں یہاں پاتی تو یہ پتھر ان کے سر پر مارتی اور پھر جاتی یہ معجزہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا۔ کہ خدائے تعالیٰ نے حمالۃ الحطب کو آپکے دیکھنے سے
اندھا کر دیا۔ اور اسکے شر سے بچایا حال عتبہ اور عتیبہ ابولہب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور ام کلثوم معجز
صاحبزادیاں ان دونوں کے نکاح میں تھیں۔ جب سورہ تبت نازل ہوئی ابولہب نے اپنے دونوں
بیٹوں سے کہا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کی بیٹیوں کو تم طلاق نہ دوگے۔ تو مجھ سے اور تم سے کچھ
علاقہ نہیں۔ دونوں نے باپ کے کہنے پر عمل کیا۔ اور عتبہ نے روبرو آپ کے جا کے
کلمات اور حرکات بے ادبی کے کہے آپنے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ
یعنی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر دے۔ ابولہب مع اسکے ایکبار شام کو معجز
بقصد تجارت گیا راہ میں ایک منزل میں سنا کہ یہاں شیر رہتا ہے۔ ابولہب نے قافلہ کے لوگوں
سے کہا۔ کہ مجھے اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہے سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کر کے
ایک اونچا سا ٹیلہ قائم کر کے عتبہ کو اس پر بٹھایا۔ اور آپ سب تلے اُسکے گرداگرد سوئے رات
کو شیر آیا اور عتبہ کو مار کر چلا گیا۔ وہ تدبیر ان کے کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا دلوں
میں راستی اور مستجاب الدعوات ہونا آپکا منقوش تھا مگر بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہیں لاتے تھے

شہ ہجرت حبشہ کا بیان

حال۔ کفار مسلمانوں کو بہت تکلیف دیتے تھے یہانتک کہ چند مسلمانوں نے باجازت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف حبشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت
عثمانؓ بن عفان مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی گئے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا۔ کہ بعد لوط علیہ السلام کے ہجرت
عثمان کی مع زوجہ اپنی کے خدا کے واسطے ہوئی ہے حبشہ میں نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب
نصاریٰ رکھتا تھا اس نے مسلمانوں کو اچھی طرح جگہ دی۔ کفار قریش کا اسبات سے بہت
دل جلا اور انہوں نے اپنی جانب سے کئی شخصوں کو کہ ان میں عمرو بن عاص بھی تھا

۱؎ حال عتبہ و عتیبہ ابولہب ۲؎ صرف عتبہ کی طرف شیر کا متوجہ ہونا اور تلے والے آدمیوں کو کہ گرداگرد عتبہ کے تھے مطلق
چھوڑنا صرف عتبہ کو مار کر چلا گیا ہے۔ کہ وہ شیر بحکم خدا واسطے پورا کرنے بات اس پیغمبر کے آیا تھا ۳؎ شہ ہجرت حبشہ کا بیان

Marfat.com

تحفہ دہدایاے کے پاس نجاشی کے بھیجا بایں غرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس جگہ نہ دے وہ لوگ تحفہ دہدایاے کے پاس نجاشی کے پہنچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانونکو دربار میں بمواجہہ فرستادگان قریش بلایا حضرت جعفر نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ اور بتونکو پوجتے تھے۔ اور حلال و حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے اپنا پیغمبر بھیجا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اپنا کلام پاک انپر نازل فرمایا اور علوم اولیں اور آخریں انکو عنایت کئے کہ ان کے سبب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کاموں کا حکم کرتے ہیں۔ اور سب برے کاموں سے منع کرتے ہیں نجاشی نے کہا جو کلام ان پر اترا ہے اس میں سے کچھ پڑھو حضرت جعفر نے سورہ مریم ابتداء سے پڑھی جب اس آیت پر پہنچے کُلِّی وَاشْرَبِی وَقَرِّی عَیْنًا نجاشی بادشاہ کو کمال رقت ہوئی یہانتک کہ آنسو اسکی داڑھی پر بہے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام کہ موسیٰ پر اترا تھا۔ دونونکی روشنی ایک روشندان سے ہے۔ اور اہل اسلام سے کہا۔ کہ بخوشی میرے ملک میں رہو اور کفار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض کیا کہ یہ لوگ عیسےٰ کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہیں نجاشی نے اہل اسلام سے پوچھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ ہم انکے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ خدا ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بحکم کلمہ کن انکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا اور پیغمبر کیا اور متعلق اسبات کے آئتیں پڑہیں۔ نجاشی نے کہا کہ انجیل میں صفت عیسےٰ کی ایسی ہی لکھی ہے جیسی تمنے بیان کی مرحبا تمہیں اور انہیں جنکے پاس سے تم آئے ہو۔ وہ بیشک پیغمبر خدا ہیں تعریف انکی انجیل میں ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت انکی دی ہے قسم خدا کی اگر کام بادشاہی کا مجھ سے متعلق نہ ہوتا تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور انکو وضو کراتا اور تحفے قریش کے پھیر دیئے اور آدمی بھیجے ہوئے قریش کے محروم وہاں سے پھیرے اور اہل اسلام بخوشی مقیم رہے حال حضرت[2] ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ارادہ ہجرت کا حبشہ کو کیا تھا اور مکہ سے نکلکر برک الغماد تک کہ چار منزل مکہ سے ہے پہونچے مالک بن دغنہ[3] کہ سردار قوم قارہ کا تھا ملا۔ اور

[1] اقرار نجاشی بادشاہ نصارےٰ بہ نبوت جناب رسول اللہ [2] ارادہ ابوبکر صدیق کا ہجرت کیواسطے ۱۲ [3] دغنہ بفتح دال مہملہ و سکون غین معجمہ و نون مفتوحہ روایت حدیث میں ہے اور مشہور دغنہ ہے بہ تشدید نون و ضمہ دال و غین معجمہ و ارقارہ بقاف و تخفیف را ایک قبیلہ ہے اولاد ہون بن مدرکہ بن الیاس سے کذا فی التوشیح شرح البخاری ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

اس نے حال دریافت کر کے کہا کہ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ مکہ سے نکل جاؤ میں نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور مکان پر انہیں پہنچا کر حال پناہ دینے کا سب شرفائے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا بایں شرط ہمیں منظور ہے۔ کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور بآواز بلند نہ پڑھا کریں قرآن سنکر ہمارے لڑکے بالے فریفتہ ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اس کے بیرون صحن خانہ میں ایک مسجد بنا کے تہجد میں اور نمازوں میں قرآن مجید بآواز بلند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیقؓ کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار انہیں رقت ہوتی ہمسایہ کی عورتیں اور لڑکے مجتمع ہو کے سننے لگے۔ محلہ کے کفار نے رئیس پناہ دہندہ کو یہ حال کہلا بھیجا۔ اس نے آکر ابوبکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ رہے گی۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا۔ کہ مجھے سوائے خدا کے اور کی پناہ میں رہنا منظور نہیں ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا۔ اور ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر بامان الٰہی محفوظ رہے حالانکہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان ہمراہی آپکے اکثر چھپے رہتے تھے۔ اور انتالیس کو شمار اہل اسلام کی پونجی تھی۔ آپ ارقم کے گھر میں تھے۔ عمر بن الخطاب اور ابوجہل بن ہشام قریش کے دو بڑے سردار تھے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام سے سو حضرت عمرؓ کے حق میں وہ دعا قبول ہوئی۔ اور دوسرے دن حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے۔ قصہ انکے اسلام کا یہ ہے کہ ایکدن ابوجہل لعین نے ایک مجمع میں کہ عمر بن الخطاب بھی اسمیں تھے۔ متصل خانہ کعبہ کے کہا۔ کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر کاٹ لاوے میں اسکو سو اونٹ اور چالیس ہزار درم دونگا حضرت عمر نے کہا۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ ابوجہل نے لات وعزیٰ کی سو اونٹ دینے کے لئے بشرط مذکور قسم کھائی اور کعبہ میں جا کر ہبل کو گواہ۔ کیا۔ عمرؓ پاس قصد روانہ ہوئے راہ میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا تھا۔ اس نے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا۔ محمد کے قتل کو اسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچو گے عمرؓ نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے بھی دین بدلا ہے اگر ایسا ہو تو پہلے تم ہی کو قتل کروں۔ اس نے کہا۔ کہ میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل

لہ جناب بجائے معجمہ و ہر دو بائے موحدہ بر وزن شداد نام صحابی ۱۲

کے دین پر ہوں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبائی مشرکین کے دین پر ہے پھر اس شخص نے کہا کہ تمہاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی۔ تمہارے بھی مسلمان ہوگئے ہیں۔ پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کرو عمرؓ نے کہا۔ کہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائینگے یہ بات سن کر عمرؓ طیش کھاکر اپنی بہن کے گھر کو پھیرے اسوقت انکے گھر میں خباب صحابی تھے اور سورہ طٰہٰ کہ ان ہی دنوں میں نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کواڑ دروازے کے بند تھے عمرؓ نے کواڑ کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صحیفہ میں سورہ طٰہٰ لکھی تھی۔ اسے چھپا دیا اور عمرؓ نے آکر پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا باتیں کرتے تھے۔ پھر عمرؓ نے ایک بکری ذبح کی اور گوشت اُسکا بھون کر بہن اور بہنوئی کو کھانے کو کہا انہوں نے عذر کیا عمرؓ کو انکے اسلام کا یقین ہوا اور انکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ انکی بہن کا سر اور منہ خون آلود ہوگیا۔ انہوں نے بیتاب ہوکر کہا چاہے مارو چاہے چھوڑ دو ہم تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔ اور وہ پیغمبر برحق ہیں۔ عمرؓ نے دین اسلام میں اُنکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھکر رحم کھایا۔ الگ ہوگئے ایک گوشہ میں جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم پڑھتے تھے۔ میرے پاس تو لاؤ۔ تب اس صحیفہ کو جس میں سورہ طٰہٰ تھی نکالا عمرؓ نے چاہا کہ ہاتھ میں لے کر پڑھیں انکی بہن نے کہا۔ کہ تم نجاست شرک میں آلودہ ہو اور اسکو نہیں چھوتے ہیں۔ مگر پاکیزہ لوگ تب عمرؓ نے غسل کیا اور پھر سورہ طٰہٰ کو ہاتھ میں لیکر سرے سے پڑھا جب اس آیت کو پہنچے[1] اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی عمرؓ نے اس کلام معجز نظام سے متاثر ہوکر کہا کیا اچھا کلام ہے۔ اور کیا پاکیزہ بیان ہے خباب عمر کا حال تاڑ سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے یا ابوجہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی۔ سو میں جانتا ہوں تمہارے لئے وہ دعا قبول ہوئی۔ بعد اُسکے عمرؓ خباب کے ہمراہ رقم کے گھر یہاں آپ تشریف رکھتے تھے گئے۔ آپ حجرہ کے دروازے پر نکل آئے اور عمرؓ سے بغلگیر ہوکر انہیں خوب دبایا۔ کہ بند بند عمرؓ کا ہل گیا اور فرمایا کہ اے عمرؓ مسلمان ہوجا عمرؓ نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ آنحضرت

[1] اللہ کے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہیں۔ اس کے نام اچھے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ بآواز بلند فرمایا۔ سب کے سب مسلمانوں نے جو گھر میں تھے۔ آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا۔ کہ تم سے چالیس کا عدد پورا ہوا ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مشرکین عبادت لات و عزیٰ کی علانیہ کرتے ہیں ہم لوگ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کیوں پوشیدہ کریں اور اسیوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانوں کو ساتھ لیکے مسجد حرام میں آئے۔ اور برملا بجماعت نماز ادا کی اور اسیدن سے مسلمانوں کو بہت قوت و صولت ہوئی۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ ط یعنے ہم ہمیشہ باعزت رہے جب سے اسلام عمرؓ لائے ف صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایکدن میں ایک بتخانہ میں تھا۔ اور مشرکین نے بت کیلئے قربانی کی بت کے پیٹ میں سے آواز آئی یا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اے شخص ایک کام کی بات ہے ایک فصیح کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لوگ یہ آواز سن کے بھاگ گئے میں ٹھیرا رہا۔ دوسری بار پھر میں نے وہی آواز سنی پھر ان ہی دونوں معلوم ہوا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے دعوت کرتے ہیں بعض کتب تواریخ میں یہ قصہ بعد اسلام عمرؓ کا لکھا ہے اور صحیح بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے کا قصہ ہے بہرکیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام مشاہدہ کیا۔

ذکر شعب شدہ بنی ہاشم

حال ابوطالب جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور بسبب انکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہیں پاتے تھے۔ اور ہمیشہ ابوطالب سے اس بات میں کہتے تھے مگر ابوطالب انکی نہیں سنتے تھے۔ ایکمرتبہ سب کفار نے مجتمع ہو کر ابوطالب سے کہا۔ محمد کو ہمارے حوالے کردو۔ یا تم سے ہم لڑینگے ابوطالب نے آپکا حوالہ کردینا قبول نہ کیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابوطالب آپ کو لیکر مع سارے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ایک شعب یعنے گھاٹی میں واسطے محافظت کے جا رہے اور کفار نے آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اسبات میں کہ کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب

Marfat.com

سے سلوک نہ کرے۔ بلکہ بنیوں اور سوداگروں کو منع کر دیا تھا۔ کہ ان لوگوں کے پاس کوئی چیز نہ بھیجیں۔ اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقہ کا ان لوگوں نے لکھوا کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔ تین سال تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اس شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے۔ آخر کار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوحی الٰہی اسبات سے اطلاع ہوئی کہ کیڑے نے کاغذ عہد نامہ کو جو کعبہ میں لٹکایا تھا۔ بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہاں کہیں اسمیں تھا ایک حرف نہیں چھوڑا آپنے یہ حال ابو طالب سے کہا۔ ابو طالب نے شعب سے نکلکر یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ اس کاغذ کو دیکھو اگر محمد کا بیان غلط نکلے تو ہم انہیں تمہیں دے دینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو۔ کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ۔ قریش نے کعبہ سے اس کاغذ کو اتار کر دیکھا فی الواقع کیڑے نے سوائے نام اللہ کے سب حرفوں کو کھا لیا تھا قریش اس ظلم سے باز آئے۔ اور عہد نامہ کو چاک کر ڈالا اور ابو طالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بنی ہاشم و بنی مطلب کے شعب سے نکل آئے۔ ف عبد المناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد الشمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد اللہ اور عبد اللہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں بنی المطلب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ان ہی میں سے ہیں عبد الشمس کی اولاد میں بنی امیہ عبد الشمس کا بیٹا تھا۔ حضرت عثمان بنی امیہ میں سے ہیں اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبیر بن مطعم صحابی اور سعید بن جبیر تابعی ہیں بنی مطلب حالت کفر میں بھی بنی ہاشم کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربے کا تقسیم فرمایا بنی مطلب کو ہی دیا اولاد عبد الشمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا۔ حضرت عثمان اور جبیر بن مطعم نے اس بات میں عرض کیا۔ اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں اسلئے کہ خدائے تعالےٰ نے آپکو انہیں پیدا کیا ہے۔ مگر بنی مطلب اور ہم آپ سے یکسی قرابت رکھتے ہیں۔ انکی ترجیح کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل نفس واحد کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی..... وجہ یہ ہے بحال ہمیشہ آپ ابو طالب کو دعوت

Marfat.com

طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف آنکہ ان کے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام کی ثابت تھی مگر اس لئے کہ باپ دادے کے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے انہوں نے اسلام قبول نہ کیا حتے کہ زمانہ انکی موت کا پہنچا۔ آپ نے کہا اے چچا ایک بار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لو۔ تو مجھے خدائے تعالےٰ سے تمہاری شفاعت کا ٹھکانا ہو۔ ابو طالب نے زمانا اور عار بیجا سے بچنے کو نالاختیار کی ف صحیح بخاری میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابو طالب کو کچھ آپکے سبب سے نفع ہوا وہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپ نے کہا کہ وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا۔ وہ دوزخ کے تلے کے درجے میں ہوتا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپکی کرتے تھے بہت رنج ہوا اور[1] اسی سال میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوا اور انکے انتقال کا بھی آپکو بڑا رنج ہوا اس لئے اس کا نام عام الحزن رکھا ف حضرت خدیجہ کا بہت بڑا رتبہ تھا حتے کہ حدیث میں وارد ہے کہ زبانی حضرت جبریل کی خدائے تعالےٰ نے حضرت خدیجہ رض کو بشارت بہشت کی اور اسلام کہا تھا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنچایا بعد وفات حضرت خدیجہ کے آپکے دو نکاح قرار پائے۔ ایک بکر یعنی عائشہ[2] بنت ابو بکر صدیق رض سے کہ وہ ان دنوں میں چھ برس کی تھی۔ مکہ میں انکا نکاح ہوا اور مدینہ میں جب نو برس کی ہوئیں۔ زفاف[3] ہوا اور دوسری ثیب[4] یعنے سودہ[5] ان سے مکہ میں نکاح ہوا اور آپکے ساتھ مدینہ میں آئیں۔ اور ہمیشہ ازواج مطہرات میں رہیں حال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت اسلام میں بہت کوشش کرتے تھے۔ مگر کفار مکہ بہت تکلیفیں دیتے تھے۔ اور راہ راست پر نہیں آتے تھے۔ ایک بار آپ طائف کو تشریف لیگئے اور وہاں کے لوگوں کو طرف اسلام کی دعوت کی تین شخص وہاں سردار تھے عبد یالیل

---

[1] شہ ذکر وفات ابو طالب ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالےٰ [2] ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

[3] زفاف بالکسر دلہن کا شوہر کے پاس سہنا ۱۲ [4] ثیب جو عورت کنواری نہ ہو ۱۲

[5] سودہ بفتح سین مہملہ وسکون دال مہملہ بعد آنہا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالےٰ

[6] زمعہ بفتح زائے معجمہ ومیم وعین مہملہ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

اور مسعود اور حبیب ان سے اور سب وہاں کے شرفا سے اسلام کیلئے کہا انہوں نے قبول نہ کیا بلکہ وہاں کے سفلے لوگوں کو بہکا کے آپکو بہت تکلیف پہنچائی آپ وہاں سے بہت ملول ہو کے پھر آئے مکہ اور طائف کی راہ میں عتبہ اور شیبہ کا جو سرداران قریش سے تھے ایک باغ تھا اس میں جب آپ پہنچے۔ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے اسوقت عتبہ اور شیبہ بھی اپنے باغ میں تھے۔ انہوں نے اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا۔ بمقتضائے قرابت رحم کھا کے انگور بھیجے۔ آپ نے کھانیسے پہلے کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اس نے کہا کہ اس بستی میں تو میں نے یہ نام کبھی نہیں سنا۔ آپ نے پوچھا۔ کہ تو کہاں رہتا ہے اس نے کہا نینوے میں آپ نے کہا میرے بھائی یونس علیہ السلام کی بستی میں عداس نے پوچھا کہ یونسؑ تمہارے بھائی کیسے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یونس علیہ السلام پیغمبر تھے میں بھی پیغمبر ہوں عداس نے کہا آپکا کیا نام ہے آپ نے فرمایا محمدؐ عداس نے کہا کہ میں نے تمہارا وصف انجیل اور توریت میں پایا ہے۔ مدت سے میں تمہارے مبعوث ہونیکا منتظر تھا اور مسلمان ہو گیا اور ہاتھ پاؤں آپکے چومے۔ جب عتبہ اور شیبہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے ہاتھ پاؤں چومنا اسکا دور سے جہاں بیٹھے تھے وہیں سے دیکھا تھا۔ کہ اس شخص نے تجھے فریب دیا اس نے کہا۔ کہ یہ پیغمبر ہیں ساری زمین پر ان سے کوئی بہتر نہیں۔ جب آپ بطن نخلہ میں کہ ایکدن کی راہ مکہ سے ہے۔ پہونچے رات کو وہاں رہ گئے۔ آپ قرآن مجید نماز میں پڑھتے تھے سات یا نو جن نینوے کے وہاں پہنچے اور کلام اللہ سنکے ٹھہر گئے جب آپ نماز پڑھ چکے وہ ظاہر ہوئے آپنے انہیں اسلام کیطرف دعوت کی سورہ احقاف میں آیہ۔ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے پھر آپ مکہ تشریف لے گئے اور بدستور ہدایت خلق اللہ اور دعوت اسلام میں مشغول ہوئے۔

فصل چھٹی معراج کے بیان میں

ایام اقامت مکہ میں گیارہویں سال نبوت سے معراج ہوئی آپ ام ہانی بنت ابی طالب کے

لہ نینوے بکسر سین وسکون یائے مثنات تحتیہ و فتح نون واؤ والف مقصورہ نام قریہ یونس ۱۲ ف مسلمان ہونا جنوں کا سنہ ۱۱ گواہی عداس نصرانی کی آپکی نبوت پر ۱۲

گھر تشریف رکھتے تھے۔ چھت[1] شق ہوئی اور حضرت جبرائیل تشریف لائے اور آپکو اٹھا کے مسجد حرام میں لیگئے اور وہاں سینہ مبارک اور شکم کو شق کیا۔ اور آب زمزم سے دل مبارک اور سب اندرون سینہ اور شکم کو دھویا۔ اور سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے اس سے آپکے دل کو پُر کیا۔ بعد ازیں براق کو کہ جنت سے لائے تھے اور وہ جانور تھا خچر سے قد میں کچھ نیچا اور دراز گوش سے اونچا آپکی سواری کیواسطے پیش کیا اور ایسا تیز رفتار تھا کہ جہانتک نگاہ پہنچتی تھی اک قدم اسکا ہوتا تھا جب آپنے سوار ہونیکا قصد کیا براق شوخی کرنے لگا حضرت جبرائیل نے کہا اے براق تو کیوں شوخی کرتا ہے تجھپر ایسا شخص سوار ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اُسکا سب سے زیادہ رتبہ ہے براق شرما کے پسینے پسینے ہو گیا صحیح ترمذی میں یہ روایت اسطرح مذکور ہے اور بعضی تواریخ میں لکھا ہے کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت کیدن آپ میری ہی پشت پر سوار ہوں اور آپنے اسکی اس درخواست کو قبول فرمایا پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبرائیل ہمراہ تھے اور مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف لیگئے وہاں ارواحین انبیاء کرام کی حاضر تھیں۔ آپنے امام ہوکے بموجب حکم حقتعالےٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازین سب پیغمبر حمد الٰہی بجالائے حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمانؑ اور عیسیٰ نے حمد الٰہی میں خطبہ بلیغ پڑھا اور اسمیں نعمتیں جو انسے علاوہ رکھتی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حمد الٰہی میں نعمائے متعلقہ بذات خود بیان فرمائیں جنسے فضیلت آپکی سب انبیائے کرام پر ثابت تھی چنانچہ حضرت ابراہیم نے ان صفات کو سن کے انبیاء کرام کو خطاب کرکے کہا ھٰذا اَفضلکم محمدؐ بسبب ان ہی صفات کے محمد تم سے افضل ہوئے بعد ازین آپ آسمان کو تشریف لیگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے۔ دروازہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کھلوایا فرشتے نے جو دربان فلک تھا پوچھا کون ہے کہا جبرائیل کہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ کہا

---

[1] نکتہ چھت کے شق ہونیسے حالانکہ حضرت جبرائیل دروازے سے بھی آکے لیجا سکتے تھے یہ ہے کہ ابتدائے اشارہ اسبات کی طرف ہو جائے کہ اور کیمانب سب اٹھ گئے ۱۲ منہ ظروف سونیکا ناجائز ہے بلکہ چاندی کے بھی ظروف پس وپیہ استعمال سونیکی طشت کی اس مقام پر یہی کہ اسوقت تک استعمال ان ظروف کا حرام نہیں ہوا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ استعمال سونے اور چاندی کے ظروف کا اس عالم میں ناجائز ہے عالم آخرت میں چنانچہ کلام اللہ سے ثابت ہوتا ہے اور معراج آنحضرت صلعم کی از قبیل عالم آخرت تھی جیسا کہ حضرت صوفیہ اہل تحقیق کے نزدیک تحقیق ہے ۱۲

Marfat.com

ہاں کہا۔ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ خوشی ہو انہیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم کو دیکھا۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ آپکے باپ آدم ہیں انہیں سلام کرو آپنے سلام کیا حضرت آدم نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جیو فرزند نیک کو اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری صورتیں حضرت آدم کی سیدہی طرف سی نظر آتی تھیں، اور کچھ صورتیں کالی کالی انکے بائیں طرف نظر آتی تھیں جب حضرت داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے ناخوش ہوتے ہیں حضرت جبریل نے بیان کیا کہ داہنی طرف انکی اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں جو بہشتی ہیں اسلئے انہیں دیکھکر حضرت آدم خوش ہو جاتے ہیں پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہاں بھی حضرت جبرائیل نے دروازہ کھلوایا فرشتہ دربان نے پوچھا کون ہے کہا جبرائیل کہا کون ساتھ ہے کہا محمدؐ کہا کیا بلائے گئے ہیں۔ کہا ہاں کہا مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ خوشی ہو انہیں اچھا آنا آئے اور وہاں حضرت یحییٰ اور عیسےٰ کو دیکھا۔ حضرت جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسےٰ ہیں انہیں سلام کرو آپ نے سلام کیا ان دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جیو بھائی نیک اور نبی نیک کو بعد ازیں تیسرے آسمان پر آپ تشریف لے گئے اور حضرت جبریل نے بدستور دروازہ کھلوایا وہاں کے دربان نے بھی ویسی ہی گفتگو کی جیسی دربان اول و دوم نے کی تھی اور اس آسمان پر حضرت یوسف سے ملاقات ہوئی آپنے فرمایا انہیں ایک شطر حسن کا ملا ہے شطر کے معنے ہیں نصف اور یہی ایک ایک حصہ یعنے نصف حسن حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا نصف سارے عالم کو یا ایک حصہ کا ملہ حسن کا انہیں ملا حضرت جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کرو آپنے سلام کیا انہوں نے جواب سلام دیا اور کہا۔ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ پھر چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریل اور فرشتہ دربان سے حسب سابق گفتگو ہوئی اور وہاں حضرت ادریس سے ملاقات ہوئی اور ان سے سلام و جواب حسب سابق ہوا مگر انہوں نے آپکو اَلْاَخُ الصَّالِحُ کہا حالانکہ وہ آپ کے اجداد میں ہیں قیاس مقتضیٰ اسبات کا ہے۔ کہ اَلْاِبْنُ الصَّالِحُ کہتے مثل حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علماء نے

Marfat.com

اسکی توضیح میں یہ بات لکھی ہے کہ حضرت ادریس نے برائے تعظیم آپ کو اَلاَخُ الصَّالِحُ کہا
فقط بعد ازیں آپ پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے بعد گفتگوئے معمولی وزبان و
جبریل کے اس آسمان میں داخل ہوئے۔ حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
ان سے سلام وجواب مرحبا بدستور سابق ہوا اور بعدازیں چھٹے آسمان کو آپ تشریف
لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی۔ اور سلام وجواب مثل سابق ہوا اور
جب وہاں سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا۔ کہ میرے بعد یہ نوجوان پیغمبر
ہوا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائینگے مقصود کا تاسف
تھا۔ اپنی امت کے حال پر کہ بسبب نافرمانیونکے زیادہ بہشت میں جانیسے محروم رہی
بعدازیں ساتویں آسمان کو تشریف لے گئے اور بعد کھلوانے دروازے کے اور ہونے
گفتگو حسب سابق کے اِس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہ بیت
المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا۔ کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے
داخل ہوتے ہیں کہ پھر اسمیں نہیں آتے اور حضرت جبریل نے کہا۔ کہ یہ باپ تمہارے
ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کرو آپنے سلام کیا۔ انہوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا
بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ بعدازیں سدرۃ المنتہےٰ کے پاس تشریف لیگئے وہ بیری
کا درخت ہے بڑا عظیم الشان آپ نے فرمایا۔ کہ اُسکے پتے ایسے ہیں کہ جیسے ہاتھی کے کان
اور اسکے بیر ایسے جیسے مٹکے ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہے وہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے
ہیں۔ اور آپ نے فرمایا۔ اس پر بیشمار پتنگے سونے کے تھے۔ یعنے فرشتے اس صورت کے
آپنے آگے جانے کا قصد کیا۔ حضرت جبرائیل وہاں ٹھیر گئے آپنے سبب پوچھا۔ کہا کہ مجھے یہانسے
اوپر جانے کی اجازت نہیں۔ شعر اگر یکسر موئے برتر پرم + فروغ تجلّے بسوزد پرم۔ یعنے
اگر بال بھر میں اوپر اڑوں روشنی تجلّے کی جلادے پر میرے کتب سیر میں لکھا ہے کہ وہاں سے
براق کو آپ نے چھوڑا وہاں رفرف سبز آیا کہ روشنی اُسکی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی اسپر
آپکو بٹھایا۔ رفرف لغت میں بچھونے کو کہتے ہیں۔ پس وہ رفرف مندرجہ نورانی تھا مثل تخت
رواں کے آپکو اس پر سوار کیا۔ اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور

Marfat.com

حجب نورانی طے کرا کے عرش تک لے گیا۔

ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحیات

حال اللہ جل جلالہ سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور نہ کوئی فرشتہ اس قرب کو پہنچا اور اللہ تعالے نے آپ سے کلام کیا۔ اور آپکو دیدار مبارک اپنا دکھلایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرف قرب تم اور دیدار سے مشرف ہوئے آپ نے بالہام ربانی کہا۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ سب عبادتیں زبانی اور بدنی اور مالی اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام تمپر اے پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتیں اس کی پھر آپنے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ سلام ہمپر اور خدا کے نیک بندوں پر تب فرشتوں نے کہا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ اور گواہی دیتے ہیں۔ کہ محمد بندے اسکے ہیں اور رسول اللہ کے نکتہ آپکا اسوقت التحیات للہ آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہونیکے حضور بادشاہ میں کورنش و تسلیمات بجالاتے ہیں اور خدا تعالے کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا ہوا۔ جیسے بادشاہ اپنے مقرب کا سلام بکمال مہربانی و توقیر دیتے ہیں اور پھر آپکا اسلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہیں بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگونکو یاد کرتے ہیں کہ وہ بھی مشمول مراحم شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا اشہدان لا الہ الا اللہ آخر تک کہنا ایسا ہے جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور مکرمت باختصاص دیکھکے بادشاہ کی مدح و ثنا اور اس امیر کی تعریف اور مستحق تقرب ہونا بیان کرتے ہیں چونکہ نماز معراج المومنین ہے واسطے یاد دہی حال معراج جناب سید الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود میں یہ سب عبادت پڑھی جاوے۔

سبب تخصیص التحیات کا بحالت قعود صلوٰۃ

قعود نماز کی سب ہیئتوں میں بندوں کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہے کہ گویا بادشاہ کے حضور سے بندوں کو بسبب کمال عنایت کے اجازت بیٹھنے کی حاصل

Marfat.com

ہوئی۔ اسی جہت سے پڑھنا التحیات کا کہ بوقت کمال توقیر جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت اس کی حاصل ہوئی تھی قعود میں مقرر ہوا

نکتہ لطیفہ در باروگنا ہگاران

بعضے گناہگاروں کے دل میں یہ خلجان ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں عبادالصالحین کو بالخصوص یاد فرمایا۔ اور گناہگاروں کا ذکر نہ کیا جواب اسکا بعضے بزرگوں نے خوب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ممکن نہ تھا۔ کہ ایسے وقت میں آپ گنہگاروں کو یاد نہ کرتے آپ رحمتہ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپکی گنہگار پر زیادہ تھی۔ سو آپ نے اس مقام قرب و حضور میں گنہگاروں کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا۔ اس طرح کہ ایک طرح رتبہ انکا صالحین سے بڑھ گیا یعنے آپ نے السلام علینا بصیغہ متکلم مع الغیر فرمایا۔ سلام ہم سب پر السلام علی سلام مجہر بصیغہ متکلم واحد نہ فرمایا۔ سو گنہگاروں کو آپنے بنظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انہیں یاد کیا ع مستحق کرامت گنہگاران افتخار اللہ جلالہ نے اس رات میں ایسے علوم اور فیوض آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اس کے اظہار سے کوتاہ ہے جسے خدا تعالےٰ نے مبہم رکھا ہے۔ فرمایا ہے فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ط پس وحی بھیجی خدا تعالےٰ نے طرف اپنے بندے کے جو کچھ وحی بھیجی اور اللہ تعالےٰ نے پچاس وقت کی نماز آپکی امت پر فرض کی آپ وہاں سے پھرے جب چھٹے آسمان پر حضرت موسےٰ کے پاس آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا۔ آپ نے کہا۔ کہ پچاس وقت کی نماز آپ سے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہ ہو سکیگی میں نے معاملہ بنی اسرائیل کا خوب بھگتا ہے اور بہت تدبیریں انکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال خوب معلوم ہے تو اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خدا تعالےٰ سے اپنی امت کیلئے تخفیف چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسےٰ علیہ السلام کے کیا اور خدائے تعالیٰ نے دس نماز وں کی تخفیف کی چالیس رکھیں پھر جب حضرت موسےٰ کے پاس آئے۔ انہوں نے پھر تقریر مثل سابق کے کی۔ اور آپ

Marfat.com

پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی۔ اسیطرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے دس کو پہنچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ کے جب مراجعت فرمائی خدا تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ تمہاری امت سے پانچ وقت کی نماز بھی نہ ہو سکیگی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہانتک اللہ جل جلالہ کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے میں شرم آتی ہے۔ میں نے پانچوقت کی نماز قبول کرلی یہ وقت عرش سے ندا آئی۔ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں سے یعنی ہر نیکی کا دس گنا ثواب ہوتا ہے۔ پس پانچ نماز بحساب ثواب کے پچاس ہوئیں۔ جتنی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھیں اور بندوں کو آسانی ہو گئی کہ پانچ ہی نمازیں پڑھیں گے اور پچاس کا ثواب پاویگے ف صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچاس نمازوں کا شب معراج میں اور حسب شرح سابق تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزوں کا ذکر نہیں اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف ہو کے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہے +

پیش ہونا پیالوں کا شب معراج میں

آپ کے سامنے شب معراج میں تین پیالے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ کا پیالہ لیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا۔ اَخَذْتَ الْفِطْرَۃَ تم نے اختیار کیا فطرت سلام کو دودھ اللہ تعالےٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کھانے اور پینے پر ہے سو دودھ بجائے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہے پس دودھ مادہ حیات جسمانی ہے جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے سو دودھ صورت مثالی تھی۔ ایمان علیہ السلام کی آپ نے اس کو اختیار کیا تاکہ آپکی امت میں ایمان و اسلام قائم رہے بعضی روایات میں پیش ہونا پیالوں کا پاس سدرۃ المنتہیٰ کے مذکور ہے۔ اور بعضے روایات میں بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لئے بعضے علماء نے لکھا ہے کہ دونوں جگہ پیش ہوئے +

مشاہدہ عجائبات

Marfat.com

شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت امور مشاہدہ کئے۔ مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں ان کا نشان کتب معتبرہ حدیث میں نہیں مشکوٰۃ شریف کی کتاب الرویا میں بروایات بخاری ایک حدیث ہے جس میں خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اِس جنس کے امور کو مذکور ہے جسے شب معراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرتا۔ آپ اسکی تعبیر ارشاد کرتے ایکدن آپ نے لوگوں سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اٹھا کے لے چلے ایک میدان صاف میں پہنچے وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اِس کے ہاتھ میں ایک انکڑا ہے اِس انکڑے کے ساتھ بیٹھے کے منہ میں ڈال کے ایکطرف کا گلپھڑا اسکا چیرتا ہے پشت تک پھر انکڑا یکونکا لکر دوسرا گلپھڑا چیرتا ہے پشت تک اتنی دیر میں پہلا گلپھڑا اس کا درست ہو جاتا ہے آپ نے پوچھا یہ کون ہے۔ ہمراہیوں نے کہا۔ کہ آگے چلو۔ آپ آگے چلے دیکھا کہ آدمی چت لیٹا ہے اور ایک آدمی اسکے سر کے پاس کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اسکے سر میں مارتا ہے کہ سر اسکا پچی ہو جاتا ہے جب تک وہ پتھر اٹھکے لاتا ہے اس لیٹے آدمی کا سر درست ہو جاتا ہے اور پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر اٹھانے کو جاتا ہے اور پھر سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے تنگ بھیتر سے کشادہ مثل تنور کے اور اس میں آگ جلتی ہے اور کچھ مرد ننگے اور کچھ عورتیں ننگی ہیں آگ انہیں جلاتی ہے۔ اور آگ کے زور سے وہ تلے سے اوپر اٹھتے ہیں اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر بھیتر کو چلے جاتے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہیں دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو۔ آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہے خون کی اور ایک آدمی اسکے بیچ میں ہے اور باہر نکلنا چاہتا ہے اور کنارے پر ایک آدمی ہے اسکے ہاتھ میں پتھر ہیں اُن سے

Marfat.com

بھتیرے والے آدمی کو مار کر پھیر دیتا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہیں دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا ایک باغ سبز ہے اس میں ایک بڑا درخت ہے کہ اسکی جڑ میں ایک بڈھا ہے اور کچھ لڑکے اور قریب اسکے ایک شخص آگ جلا رہا ہے آپکو دو آدمی درخت پر چڑھائے گئے درخت کے بیچ میں ایک گھر تھا اس میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا کہ اس میں بڈھے اور جوان ہیں آپ نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں نے ساری رات مجھے پھرایا بیان تو کرو حقیقت ان چیزوں کی جو دیکھیں انہوں نے کہا کہ جس کے گلپھڑے چیرے جاتے ہیں وہ شخص ہے جو جھوٹ بولتا ہے اور چھوٹی بات اسکی مشہور ہو جاتی ہے اور جس آدمی کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے وہ ہے جو قرآن مجید یاد کرے اور رات کو سوئے قرآن نہ پڑھے اور دنکو اسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک اسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جو آگ میں جلنے غار مثل تنور میں نظر پڑیں۔ وہ زناہ کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی ندی والا آدمی سود خوار ہے اور بڈھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیم ہیں۔ اور لڑکے اولاد لوگوں کی اور آگ جلانے والا فرشتہ داروغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام مومنین کا گھر ہے بہشت میں اور دوسرا گھر اس سے اچھا شہدا کا گھر ہے اور ہم دونوں جبرائیل اور میکائیل ہیں سر اٹھا کے دیکھو دیکھا تو ایک ابر سفید سا نظر پڑا کہا یہ تمہارا گھر ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے چھوڑ دیں اپنے مکان میں داخل ہوں۔ کہا ابھی تمہاری عمر باقی ہے بغیر اسکے پورا کیے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے حال بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام ودیدار و دیگر نعمائے عظیمہ اپنے خراجت میں فرمائی مشہور ہے کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا۔ اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی۔ اور روضۃ الاحباب میں زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہے۔ پس اس عالم میں نہ توقف اور طول سیر کا معلوم نہیں ہوتا تھا

بیان اسبات کا کہ معراج میں آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہے

حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہے کہ معراج میں آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہے کہ اس عالم میں بڑی گنجایش ہے ایک لمحے میں صدہا سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبحکو آپ نے اسحال کو بیان فرمایا کفار نے جھٹلایا اور ٹھٹھا کرینگے بعضوں نے

Marfat.com

ان میں سے جھپٹ کے ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ تم اب بھی محمدؐ کو سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کر آیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا اگر وہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپکے حضور میں حاضر ہوکے احوال معراج سنکے بخوبی تصدیق کی اسی سبب سے انکا لقب صدیق ہوا۔ چنانچہ حاکم نے روایت کی اور بعضے ضعفا لایمان مرتد ہوگئے حال کافروں نے کہا کہ آسمانوں کا حال تو ہمیں معلوم نہیں مگر بیت المقدس کو ہمنے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں کبھی نہیں گئے ہو۔ بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اسکے مکانات کی تو بیان کرو۔ آپ شب میں تشریف لیگئے تھے اور کچھ ضرورت آپکو نقشے کے دریافت کرنیکی نہ تھی بایں جہت آپکو نقشے کے بیان کرنے میں تامل ہوا خدا تعالےٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کردیا آپ نے دیکھکر بخوبی نقشہ بیان کردیا۔ کافر لاجواب ہوے اور آپ نے انکے قافلہ کا کہ بجانب شام تجارت کو گیا تھا۔ حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہیں بدھ کے روز مکہ میں داخل ہونگے اسدن قافلہ قریب شام تک نہ آیا۔ اللہ تعالےٰ نے دنکو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ مکہ میں داخل ہوگیا بالجملہ خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمےٰ کی صورت تصدیق نمایاں کی +

باب دوم

احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات شریف

فصل اول مقدمات[1] ہجرت اور حالات راہ کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبایل عرب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے آتے۔ دعوت اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لئے کہتے سو یہ سعادت نصیب میں انصار مدینہ کے تھی ایک سال کہ گیارہواں سال نبوت کا تھا۔ کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپنے انکو دعوت اسلام کی کی انہوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر عنقریب پیدا ہونگے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہونگے ہم ان کے ساتھ ہوکے

[1] مقدمات سے دو امور مراد ہیں جو ہجرت سے پہلے ہوئے اور سبب ہجرت کے ہوئے :-

Marfat.com

تمہیں قتل کریں گے انصار نے آپکی دعوت سنکے کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں جن کا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے ان سے ملیں اور یہ آدمی انمیں سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آئندہ میں ہم پھر آوینگے مدینہ میں جاکر انہوں نے آپکا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پہنچا یا بارہویں سال انصار میں سے بارہ آدمی نے آکے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلوں میں کے اور سات اور انہوں نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپنے حسب درخواست انکے مصعب رضؓ بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرایع اسلام کے مدینہ کو بھیج دیا مصعب رضؓ نے تعلیم قرآن و شرایع اور دولت اسلام کی شایع کی اور اکثر آدمی انصار کے مسلمان ہو گئے تھوڑے انمیں باقی رہگئے تیرہویں سال میں ستر آدمی شرفائے انصار میں سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ کو تشریف لیجاوینگے تو ہم خدمتگذاری میں کوتاہی نہ کرینگے اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینہ پر چڑھ آویگا ہم اس سے لڑینگے اور جان نثاری میں قصور نہ کرینگے یہ دونوں بیعتیں بیعت عقبیٰ اولےٰ اور بیعت عقبیٰ ثانیہ کہلاتی ہے عقبہ کے معنے ہیں گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتیں ہوئی تھیں لہذا بیعت العقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولاً دوسری ثانیہ بعد بیعت عقبیٰ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا۔ خفیہ روانہ ہوئے :-

ذکر ہجرت حضرت عمر علیہ السلام

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شمشیر حمایل کرکے مسلح ہو کر خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا بعد اس کے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو پتھروں کو پوجتے ہیں پھر کہا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ کہہ کر مدینہ کو روانہ ہوئے کسی کو قریش میں سے طاقت اثبات کی نہ ہوئی کہ ان کا مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سوائے ابوبکر صدیق رضؓ کے اور علی مرتضےٰ رضؓ کے کوئی باقی نہ رہا ابوبکر صدیق نے پوچھا آپ نے انہیں بشارت دی کہ تم میری رفاقت میں چلو گے ابوبکر رضؓ یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے۔ حال ایکدن سرداران قریش مثل ابوجہل وغیرہ

Marfat.com

دارالندوہ میں کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور مشورت کیلئے قریش وہاں جمع ہوا
کرتے تھے واسطے مشورہ کے آپ کے امر میں مجتمع ہوئے[1]۔ ابلیس لعین بصورت ایک
پیر مرد کے وہاں آموجود ہوا کفار قریش اسکے آنے کو مخل سمجھے اسواسطے کہ مشورہ تنہائی
میں کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا کہ میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جس لئے آپ
میں تم مشورہ کیا چاہتے ہو میں مرد تجربہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دونگا کفار یہ بات
سن کے خوش ہوئے اور اسے غنیمت سمجھے شیطان کو شیخ نجدی[2] جو کہتے ہیں منشا اسکا یہی
قصہ ہے بعد ازیں کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمیں بہت عاجز اور تنگ کیا
ہے ہمیں کافر کہتے ہیں ہمارا ٹھکانا دوزخ بتاتے ہیں معبودوں کو ہمارے برا کہتے ہیں ہماری
جماعت میں تفرقہ ڈالدیا۔ بعید نہیں کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہم سے لڑائی کا قصد
کریں ان کیلئے ایسی تدبیر سوچو کہ بالکل دفع ہو جاویں ایک شخص[3] نے انمیں سے کہا کہ محمد کو
ایک کوٹھری میں قید کردو ایک علیحدہ جگہ کہ کوئی ان سے ملنے نہ پاوے فتنہ ان کا تو
یہی ہے کہ لوگ انکا کلام سن کے فریفتہ ہو جاتے ہیں جب ان سے کوئی ملنے نہ پاویگا تو
یہ فتنہ موقوف ہو جاوے گا شیخ نجدی نے کہا یہ رائے پسندیدہ نہیں بنی ہاشم اور سب
تابعین محمد کے اسباب میں مزاحم ہونگے اور نوبت جدال اور قتال کو پہنچیگی بعد ازاں ایک شخص[4]
نے کہا کہ میری رائے میں یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں سے نکالدو یہاں نہ
رہینگے تو ہم ان کے شر سے محفوظ رہینگے شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رای ناصواب ہے محمد کی
بیان آوری اور سحر بیانی معلوم ہے جہاں جائیں گے لوگوں کو مسخر کرلیں گے اور تابعین
انکے ان سے جاملیں گے اور زور پیدا کرکے ہم پر چڑھ آئینگے اور ہنگامہ آرائے جدال و
قتال ہونگے بعد ازاں یہ رائے ابوجہل نے نکالی کہ ہر قبیلہ قریش میں سے ایک آدمی
منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جاکر محمد کو قتل کریں بنی ہاشم سارے قبایل
قریش سے طاقت مقاومت کی نہیں رکھتے بالضرور دیت یعنی خون بہائے پر راضی ہو جائیں گے

---

[1] مجتمع ہوا کفار قریش کا دارالندوہ میں واسطے مشورت کے آپ کے امر میں ۱۲ وجہ تسمیہ شیطان شیخ نجدی ۱۲

[2] وہ ہشام بن عمر تھا ۱۲ [3] وہ ابوالجنتری ۱۲ معالج

Marfat.com

اور ہم لوگ دیت بے تکلیف ادا کر دینگے۔ ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا۔ اور اس بات پر مشورہ ختم کر کے عزم بالجزم اس امر کا کر کے وہاں سے اٹھے اللہ جل جلالہ نے اس بات مشورہ کی خبر آنحضرت کو پہنچائی آیۃ۔ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۵ میں اسی بات کا ذکر ہے۔ اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے تنہائی میں حال بیان کیا اور کہا تم رفیق ہو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ میں نے دو اونٹنیاں اسی سفر کیلئے خریدی ہیں آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک مجھے اس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ آپ کے ویسے ہی نذر ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ہم بقیمت ہی لیں گے حضرت ابوبکرؓ نے کہا بہت خوب ف باآنکہ جناب رسول صلعم مال ابوبکر صدیق رضؓ کو بے تکلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اونٹنی کی قیمت دینے میں کیوں اصرار کیا سبب اسکا محدثین نے یہ لکھا ہے آپ نے چاہا کہ اس عبادت عظمیٰ میں مال اپنی ذات ہی کا ہو حال۔ رات کو آپ دولت خانہ میں تھے کہ جماعت کفار نے آگے سے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور روئے مبارک کو انہوں نے اوڑھ لیا اور ان سے آپ نے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں حضرت علی کو دیدیں اور ان سے کہا کہ یہ مالکوں کو پہنچا کے مدینہ میں آیو اور آپ دروازے سے نکلے اور اول یٰسین کو فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پڑھ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری وہ ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھوں میں پہنچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پوچھا کہ کس فکر میں کھڑے ہو کہا کہ بقصد محمدؐ کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ

۱؎ ترجمہ اور جب مکر کرتے تھے کافر لوگ کہ تمہیں قید کریں یا نکال دیں اور داؤں کرتے ہیں وہ اور داؤں کرتا ہے اللہ اور اللہ بہتر داؤں کرنے والا ہے ۱۲ ۲؎ نکتہ اس بات کا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت ہجرت حضرت ابوبکر صدیق کی اونٹنی بقیمت کیوں لی انکا مال تو آپ بلا تکلیف خرچ کرتے تھے ۱۲ منہ

Marfat.com

وہ تمہاری آنکھوں میں اور سروں پر خاک ڈال کر چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ پھیرا اثر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جو کفار اسوقت مجتمع تھے۔ اور خاک ان پر پہنچی سب بحالت کفر بروز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام[1] کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور بدر میں مقتول نہیں ہوئے بلکہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گذرے تھے اور ساٹھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے دروازے کی درزوں سے جو دیکھا تو حضرت علیؓ کو آپکے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بھیتر گھسے حضرت علیؓ کھٹکا سن کے بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے انسے پوچھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علیؓ سے متعرض نہ ہوئے اور آنحضرت کی تلاش میں مشغول ہوئے۔ **حال** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دولتخانہ سے نکل کر ابوبکرؓ صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ لے کے پیادہ روانہ ہوئے اپنے جوتا پاؤں سے اتار ڈالا تھا۔ اور انگلیوں سے چلتے بایں خیال کہ نقش قدم معلوم نہ ہوں آپکے پاؤں زخمی ہو گئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور[2] تک پہنچا دیا۔ ثور ایک پہاڑ ہے متصل مکہ کے جب متصل غار کے پہنچے ابوبکر صدیقؓ نے آپ سے کہا۔ کہ آپ باہر ٹھہریں۔ میں جا کے غار کو صاف کر ڈالوں کہ پہاڑوں کے غار اکثر حشرات یعنے سانپ بچھو وغیرہ سے خالی نہیں ہوتے پھر ابوبکر صدیقؓ غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ کے سب سوراخ بند کئے ایک سوراخ باقی رہا اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پاؤں کی ایڑی لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بھیتر تشریف لیگئے اور ابوبکر صدیق کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو رہے سانپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاؤں میں کاٹا انہوں نے جنبش نہ کی بایں خیال کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے۔ لیکن بسبب شدت تکلیف کے حضرت صدیق کی آنکھوں نے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ پڑے ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹا۔ آپ نے

---

[1] حزام بکسر حائے مہملہ ذرائے معجمہ قاموس میں لکھا ہے کہ حکیم بن حزام بھی صحابی ہیں اور ان کے بیٹے کا نام بھی حزام تھا۔ وہ تابعی ہے [2] آپکا غار ثور میں تشریف لیجانا اور وہاں کے معجزات کا بیان منہ رحمۃ اللہ تعالےٰ ۱۲

Marfat.com

آب دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگادیا فوراً حضرت صدیق رضؓ اچھے ہوگئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہونے کے مکڑی نے جالا غار کے منہ پر پورا دیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے آکے غار میں انڈے دے کے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے لب غار تک پہنچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق رضؓ کو انکے پاؤں نظر پڑے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو آنحضرت صلعم کے لئے کمال حزن و قلق ہوا۔ اور عرض کی کہ اگر یہ لوگ اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں تو ہمیں دیکھ لینگے۔ آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنے رنج مت کرو۔ بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے دونوں کیساتھ ہے۔ کفار نے جب مکڑی کے جالے اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا انہوں نے کہا اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا ہوتا یہ مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے اس غار میں نہ ٹھہرتا بعضوں نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہکر کفار پھر گئے اللہ نے اپنے حبیب کی محافظت کیلئے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کام لیا کہ صد ہا نیزہ آہنی اور جوانان جنگی سے نہ نکلتا۔ قصہ ہجرت میں اللہ جل شانہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور حضرت علی کو بہت فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضؓ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں بجائے آپ کے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علمانے لکھا ہے کہ آیۃ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنے اور بعضے آدمی بیچتے ہیں جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش میں اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں پر حضرت علی رضؓ کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہے اور حضرت ابو بکر رضؓ کی فضیلت تو ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدمتگذاری اور جان نثاری جیسا کہ چاہیئے بجا لائے :- اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا بالاتفاق ابو بکر صدیق رضؓ کی ہی شان میں نازل ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو بہ تخصیص صاحب رسول اللہ فرمایا۔ اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصہ الٰہیہ کی بشارت دی ف اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا جب فرعون نے انکا تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسےٰ نے کہا تھا

Marfat.com

اِنَّا لَمُدْرَکُوْن یعنے بیشک ہم پکڑے جائینگے گلا رح اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ط یعنے کوئی نہیں تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب مجھے ہدایت کریگا اس مقولہ میں اور مقولہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا میں بڑا فرق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کا محاورہ عرب میں واسطے زجر کے ہے اور معیت الٰہی اپنی ہی ساتھ بیان کی مَعِیَ بصیغہ واحد فرمایا اصحاب کو اس سے نصیبہ نہ دیا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام کو کلمہ تسلی و محبت سے شروع کیا کہ تَحْزَنْ مت ڈرو اور معیت خاصہ الٰہی سے اپنے صاحب کو بھی مشرف کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے ساتھ ہے اور اس سے علو شان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت حضرت موسیٰ کے اور حضرت ابوبکرؓ کی نسبت اصحاب موسےٰ علیہ السلام کے پایا جاتا ہے ف مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیقؓ میری ساری عمر کے اعمال حسنہ لے لیں اور بدلے ان کے ایک رات اور ایک دن کے اعمال دے دیں تو میں راضی ہوں۔ رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اس رات میں سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور..... وہ دن کہ بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اطراف مدینہ کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگ زکوٰۃ دینا نہیں مانتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا۔ اس سے بھی کمال قبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابوبکرؓ کی معلوم ہوتی ہے تین دن تک آپ نے غار ثور میں تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دودھ بکریوں کا آپ کو اور حضرت ابوبکرؓ کو پلا جاتے تھے اور عبداللہ بیٹے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ جوان تھے مکہ میں قریش کی مجالس میں جا کے خبریں دریافت کر کے رات کو آپ کے حضور میں آ کے بیان کر دیتے تھے:۔

روانہ ہونا آپ کا غار سے

بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اونٹنیوں پر سوار

Marfat.com

ہو کے براہ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن اریقط[1] دلی کو راہبری کے لئے ساتھ لیا اونٹنیاں اسیکے سپرد تھیں اور اسی روز حسب الحکم در غار پر حاضر لایا تھا کفار مکہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ لائے یا قتل کرے اسکو ہم سو اونٹ اور جو ابوبکر کو پکڑے یا قتل کرے اسے بھی سو اونٹ دینگے اور جو دونوں کو پکڑ لائے دو سو اونٹ پاوے حال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع رفقا ایک دن خیمہ ام معبد[2] پر پہنچے ام معبد ایک عورت تھی شرفائے عرب میں خیمہ اس کا راہ مدینہ میں واقع تھا آپنے ام معبد سے چھوہارے اور گوشت طلب کئے اسکے پاس نہ ملے ایک بکری آپنے گوشہ خیمہ میں دیکھی آپ نے ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لیں ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہیں مدت گذری کہ یہ جنی نہیں اور بسبب لاغری کے جنگل کو چرنے کے لئے بھی نہیں جا سکتی آپ نے فرمایا کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپ نے اسکے تھن کو ہاتھ لگایا۔ اور بسم اللہ کہی فوراً تھن اسکے دودھ سے بھر گئے اور آپنے دوہنا شروع کیا اور ایک بڑا برتن جسمیں آٹھ نو آدمی سیر ہو کے پی لیویں۔ بھر دیا۔ اور پہلے آپ نے ام معبد کو پلایا۔ اس نے خوب سیر ہو کے پیا پھر آپنے پیا دودھ کے اس برتن کو بھر دیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو معبد شوہر ام معبد جو آئے دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہے اور آپکا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد بعد ازیں مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ میں ہے۔ کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر میں آپ نے دوہا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ تک جیتی رہی اور دودھ دیتی رہی یہانتک کہ زمانہ رمادہ میں کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا۔ صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردہ زمین میں ذرہ بھی دودھ نہ تھا۔ حال مکہ معظمہ میں بروز مرور آپ کے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے ان میں مضمون آپکے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور غائب[3] اور حاضر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا۔ حال

---

[1] اریقط بضم ہمزہ و فتح رای مہملہ و یائے ساکنہ و کسر قاف ۱۲ [2] دی بضم دال مہملہ و ہمزہ مکسورہ و لام ۱۲ [3] عبد بفتح میم و سکون عین و فتح دال ۱۲ [4] مرور آپ کا خیمہ ام معبد پر ۱۲ منہ

Marfat.com

سراقہ بن مالک بن جعشم کہ ایک سوار ان عرب میں سے تہا اور ایک جیل کے کنارے پر اسکا گہر تھا اس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تہا کسی نے اس سے جاکر کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادہر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تلاش ہے سراقہ نے بطمع انعام قریش ارادہ انکے تعاقب کا کیا اور بایں خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نہ کرے دہوکا دینے کو کہا کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ فلانے قبیلے کے لوگ ہیں بعدازیں گہوڑا تیار کرا کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوایا اور کمان و ترکش لے کے مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گہوڑا جھپٹا کر قریب آپ کے پہنچا حضرت ابوبکرؓ نے کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے۔ سراقہ کو دیکھ کر کہا یا رسول اللہ ایک سوار آپہنچا آپ نے دیکھا اور سراقہ کیلئے بددعا کی اور یکبارگی زمین نے سراقہ کے گہوڑے کو پیٹ تک نگل لیا پاؤں گہوڑے کے زمین میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں کی بددعا سے میرے گہوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاویں تو میں عہد کرتا ہوں کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کے لئے آتا ملا اسکو میں پھیر دونگا آپ نے دعا کی زمین نے سراقہ کے گہوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہے کہ مجھے اسوقت خیال ہوا کہ خدا تعالےٰ آپکو غلبہ دیگا اور متصل آپکے گیا اور میں نے آپ سے درخواست کی کہ امان نامہ لکھدیجئے کہ جب اللہ تعالےٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ رہوں آپ نے حضرت عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اگرچہ اسوقت مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو اسکی تلاش کے لئے جاتا تہا پھیر دیا اور کہا کہ تمہارے جانیکی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں فائدہ یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گہوڑے کو دہنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ نسبت قارون کے ہوا زمین نے اسکو بسبب عداوت حضرت موسےٰ علیہ السلام کے دہنسا لیا مختصر قصہ اسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ جب موسےٰ علیہ السلام نے قارون کو حکم ادائے زکوٰۃ کا دیا قارون کو یہ حکم بڑا ناگوار ہوا مال کی اسے بہت محبت تھی حضرت موسےٰ نے ہزار درہم میں سے ایک

لہ سراقہ بن مالک کا آپ کے پیچھے پیچھے جانا اور زمین کا نگل جانا گہوڑے کو تا پشکم ۱۲ منہ

درہم زکوٰۃ دینے کو کہا اس میں بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسےٰ علیہ السلام سے عداوت
ہوئی اور اس نے ایک عورت کو کہ زناہ سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپے دے کے اس بات پر آمادہ
کیا کہ مجمع بنی اسرائیل میں کہہ دے کہ مجھ سے موسےٰ علیہ السلام نے زناہ کیا اور یہ عمل زناہ ان ہی
کا ہے حضرت موسےٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حدود و قصاص کے بیان کرتے
تھے اسمیں انہوں نے کہا کہ جو کوئی زناہ کرے اور نکاح اسکا نہ ہوا ہو ہم اسکو درے ماریں گے اور جو
زناہ کرے اور نکاح اسکا ہوا ہو اسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا کہ اے موسےٰ جو تم
نے ایسی بات کی ہو حضرت موسےٰ نے کہا کہ میں ایسی بات کروں تو مجھ پر بھی حد اسطرح جاری
ہو قارون نے کہا کہ فلانی عورت یہ کہتی ہے کہ تم نے اس سے زناہ کیا اور اس عورت کو پیش
کیا حضرت موسےٰ نے اس عورت سے کہا کہ سچ سچ بیان کرو اس نے کہا کہ قارون نے مجھے
روپیہ دے کر تم پر تہمت لگانیکو سکھایا اور تم پاک اور مبرا ہو اس پر موسےٰ کا جلال جوش
میں آیا اور زمین سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کہا خُذِیہ یعنے لے قارون
کو اسیوقت قارون کو زمین نے ٹخنوں تک دہنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع
کی اور کہا کہ اے موسےٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسےٰ کا جلال ایسا زور میں تھا کہ ہرگز نہ مانا اور پھر
کہا خُذِیہ زمین نے گھٹنوں تک قارون کو دہنسا لیا قارون گڑگڑایا لیکن حضرت موسےٰ خُذِیہ
فرماتے رہے اور زمین قارون کو دہنساتی رہی یہانتک کہ بالکل اسے دہنسا لیا پھر خدا تعالےٰ
نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور سارا خزانہ اسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دہنسا دیا ان دونوں
معجزوں کی کیفیت و وقوع میں بھی افضلیت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور
شان رحمۃ للعلمین کا آپ کے معجزے میں عیاں ہے کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اسی
خسف زمین سے نجات بلکہ ہمیشہ کے لئے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت موسےٰ نے قارون کی
تضرع و زاری پر کچھہ التفات نہ کیا اللہ جل جلالہ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو وحی
بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایکبار بھی پکارتا میں اسے نجات دیتا تمہیں پکارتا رہا تم نے مجھہ نہ
سنا فضیلت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسےٰ علیہ السلام
پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیجاوے اس میں ضرور ہے کہ اسبات کا لحاظ رہے کہ کسیطرح

Marfat.com

تحقیر اس پیغمبر کی نہ نکلے۔ تحقیر ہر پیغمبر کی کفر ہے شاعر لوگ اس بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور صرف
افضیلت کے بیان سے تحقیر لازم نہیں آتی خود خدائے تعالےٰ فرماتے ہیں تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنے وہ رسول جو فضیلت دی ہم نے بعضوں کو انہیں سے بعضوں پر حال
جب آپ متصل مدینہ کے پہنچے۔ بریدہ بن الحصیب اسلمی مع ستر سواروں کے آپ کو ملے آپ
نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا بریدہ بن الحصیب آپ نے بطور تفاول کے فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا
خنک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم سن کے آپ نے تفاولاً فرمایا
سَلِمْنَا سلامت رہے ہم آپ نے پوچھا قبیلہ اسلم میں سے کس قوم کے ہو انہوں نے
کہا بنی سہم کے آپ نے فرمایا خَرَجَ سَهْمُكَ حاصل ہوا حصہ تیرا یعنے اسلام سے
بے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ بد تھے حسب شہرہ کفار قریش آپ سے تعرض پہنچانے
کی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سن کے مسخر ہو گئے اور مع سب ہمراہیوں کے
ایمان لائے پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بوقت داخل
ہونے آپ کے مدینے میں آپکے سامنہ نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی میں لپیٹ کے
نشان بنایا آپ نے ان ہی کو نشان بردار کیا کہ آپ کی جلو میں نشان لے کے چلے سبحان اللہ
کیا قدرت خدا ہے کہ سرکشی سے آئے اور کیسے فرمانبردار ہو کے ساتھ چلے حال مدینہ کے
لوگ بخیال تشریف آوری آپ کے ہر روز واسطے استقبال کے مکہ کی راہ پر آتے اور قریب
دوپہر کے پھر جاتے بروز داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے
تھے اور بسبب ہو جانے دیر کے پھر چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلے پر سے آپ
کی سواری دیکھی اور چلا کے پھرنے والوں سے کہا۔ یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ اے گروہ
عرب یہ مطلب تمہارا ہے وہ لوگ پھرے اور آپکے ساتھ ہو کے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے
کمال خوشی اہل مدینہ کو ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھیں شعر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ — وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

طلوع کیا بدر نے ہم پر ثنیات الوداع سے — واجب ہوا شکر ہم پر جب تک دعا کرے اللہ
سے کوئی دعا کرنے والا ثنیات الوداع کے معنی ہیں گھاٹیاں رخصت کی اہل مدینہ رخصت

Marfat.com

کرنے کے لئے مسافر کو جو جانب کہ جانا تہا ان گہاٹیو نتک جایا کرتے تھے لہذا وہ ثنیات الوداع کہلائیں قاموس میں اسیطرح ہی اور بعضے اہل لغت اور محدثین نے لکہا ہے کہ ثنیات الوداع مدینے سی شام کی جانب ہی نہ مکہ کی جانب اور شعر مذکور مدینہ کی لڑکیونے بوقت معاودت آپکے غزوہ تبوک سی گایا تہا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہے ...

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینہ طیبہ مین تا غزوہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین پہنچکر محلہ قبا میں منازل بن عمرو بن عوف میں ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ تاریخ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ ہاں رہے حضرت علیؑ بعد ادا کرنے امانتونکے آپ کے تیسرے دن محلہ قبا میں حضور سے جاملے قبا محلہ تہا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت میں ہے لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ یعنی بے شک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقوے پر پہلے ہی دن سے لائق ہے اس بات کو تم اس میں نماز پڑہو وہیں بنی اور جب تک آپ وہاں رہے اسی مسجد میں نماز پڑہتے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینہ کے تشریف رکھنے کا ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال تمنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے محلہ میں تشریف رکھیں جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلہ کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی درخواست بر زبان تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہی جہاں یہ بیٹھ جائیگی وہاں میں مقیم ہونگا اونٹنی چلتے چلتے وہاں آبیٹھی جہاں منبر مسجد شریف ہی متصل اس جگہ کے گھر حضرت ابو ایوب انصاری کا تہا وہاں اسباب آپکا اتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ایوب کے گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد میں تھے شامول سردران چار سو عالمونکا تھا جو مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تھے اہل سیر نے لکہا ہے کہ بادشاہ موصوف کا گذر زمین پاک مدینہ پر اس زمانہ میں ہوا کہ مدینہ ہنوز آباد نہ تہا وہاں ایک چشمہ جاری تہا ان علمونکو معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرت گاہ پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی وہیں لوگ رہ گئے اور بستی آباد کی انصار بنی کی اولاد میں ہیں بادشاہ نے یہ حال دریافت کرکے چاہا کہ خود بھی وہاں رہجاوے مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے رہ نہ سکا ان لوگونکو رہنے دیا اور ایک ایسان نامہ

Marfat.com

بنام حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھ کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد کو وصیت کیجیو
کہ جوان میں سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے میرا سلام اور یہ نامہ پہنچاوے حضرت ابو ایوب
کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا دیا حضرت ابو ایوب
سے شامول تک انکیسویں پشت تھی اور جس گھر میں آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اسی بادشاہ نے
بنوایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوینگے وہاں ٹھہریں آپ نیچے کے مکانیں ٹھہرے ابو ایوب
کے اطفال و عیال بالاخانہ پر رہے پھر ابو ایوب اور انکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات
بے ادبی کی ہے اور رات بھر اسی خیال سے نہ سوئے صبح اصرار کر کے آپکو بالاخانہ پر مقیم
کیا اور خود نیچے رہے حال جس زمین میں اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیموں کی تھی کہ اسعد بن زرارہ کی
پرورش میں تھے دس دینار کو ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ کے مال سے وہ زمین آپ نے خریدی حجرات
شریفہ اور مسجد شریف انہی تین میں کتب حدیث میں وارد ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر میں آپنے
ایک پتھر رکھ کر ارشاد کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ تم ایک پتھر اس پتھر سے ملا کر رکھو اور
حضرت عمر سے متصل پتھر حضرت ابو بکر کے اور حضرت عثمان رضؓ سے متصل پتھر حضرت عمرؓ کے پتھر
رکھوا کر فرمایا کہ ھٰؤُلَآءِ الْخُلَفَآءُ مِنْ بَعْدِیْ یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق اس پیشگوئی
کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام میں برابر شریک رہتے تھے :-

بیان اسلام عبداللہ بن سلام کہ یہود میں بڑے عالم تھے

بعد تشریف آوری آپ کی مدینہ میں عبداللہ بن سلام کہ ایک بڑے عالم یہود میں تھے
آپکی ملاقات کیلئے آئے اور آپ سے سوال کیا کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا
اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا کس سبب سے ماں کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہے اور کس سبب
سے باپ کی جانب آپ نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگونکو مشرق سے
مغرب کو ہانکے گی اور پہلی غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اسکے کباب بہشتیونکو
کھلائے جاوینگے اور جب نطفہ ماں کا غالب ہوتا ہے مشابہت لڑکا ماں کی جانب
رکھتا ہے یعنی ماں یا کسی قرابتی جانب ماں کے مثل ماموں یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہے

Marfat.com

اور جو نطفہ باپ کا غالب ہوتا ہے لڑکا مشابہ باپ یا اسکے اقارب کے ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے سوالونکا جواب سن کے کہا کہ کتب سالفہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ایمان لائے پھر انہوں نے عرض کی کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر میرے اسلام پر مطلع ہونگے مجھے برا کہیں گے چھپ کے بیٹھنا ہوں آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال ان سے پوچھیں اور وہ الگ چھپ کے جا بیٹھے اور یہود حاضر ہوئے آپ نے ان سے پوچھا کہ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا آپ نے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہوئے انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ ایسی بات کبھی نہ ہوگی پھر آپ نے عبداللہ بن سلام کو بلایا انہونے نکل کے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب یہود بہت ناخوش ہوئے اور کہنے لگے کہ شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا اور بہت برا انہیں کہا حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مجھے اسی بات کا خوف تھا۔

بیان اسلام سلمان فارسیؓ

سلمان فارسی کہ اصل میں مجوسیان فارس میں سے تھے اور بہت عمر اگی ہوئی اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاریٰ انہونے اختیار کیا تھا اور ربانی علمائے یہود اور نصاریٰ کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ بات کہ آپ مدینہ میں آرہے تھے کئی جگہ بکے تھے ان دنوں ایک یہودی کے غلام تھے حضور میں حاضر ہوئے اور کوئی چیز پیش کی اور کہا کہ یہ صدقہ ہے آپ نے فرمایا کہ میں صدقہ نہیں کہاتا مجھ پر حرام ہے پھر دوسرے دن آئے اور کچھ چیز پیش کر کے کہا کہ یہ ہدیہ ہے آپ نے لے لی اور ایک دن جا کے پشت شریف پر مہر نبوت کی بھی دیکھی اور فوراً مسلمان ہو گئے کہ انہوں نے منجملہ علامات نبی آخر الزمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نہ کھاوینگے ہدیہ قبول کرینگے اور انکی پشت پر مہر نبوت ہوگی پھر آپ نے حضرت سلمان سے کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو انہونے مالک سے اپنی آزادی کے لئے بکتابت کہا اس نے چالیس[1] اوقیہ سونے پر مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت

[1] اوقیہ عربی میں وزن سات مثقال کو کہتے ہیں چنانچہ قاموس میں ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے پس سات مثقال کے ساڑھے اکتیس ماشے ہوئے یعنی دو تولے سات ماشے پس چالیس اوقیہ سونا ۲۵ تولہ ہوتا ہے اور ہندوستانی مرچ تول ڈیڑھ پیسہ کی قریب

Marfat.com

چھوہارے کے لگاویں اور جب وہ چھوہارے بارآور ہوں تب آزاد ہوں آپ نے دست مبارک سے چھوہارے کے درخت لگائے وہ سب اسی سال میں بارآور ہوئے ایک درخت فقط حضرت عمرؓ نے لگایا تھا وہ بارآور نہ ہوا تھا آپ نے اسے اکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگایا وہ بھی بارآور ہوا اور بقدر ایک بیضہ کے سونا غنیمت میں آیا تھا آپ نے سلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیجئے آزاد ہو جاوے۔ سلمانؓ نے عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہئیں یہ کیا کفایت کریگا آپ نے زبان مبارک اس سونے پر پھیر دی اور دعائے برکت کی سلمانؓ کہتے ہیں میں نے جو سے تولا چالیس اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور سلمانؓ ادا کر کے آزاد ہو گئے اور حضور اقدس کی خدمت میں رہے حال مدینہ کے باہر دو طرف محلہ تھے یہود کے۔ ایک بنی قریضہ دوسرے بنی نضیر کا ان میں کے لوگ بھی آپکی ملاقات کو اور حال دریافت کرنیکو آئے حییؓ بن اخطب یہود میں ایک سردار تھا اسکی بیٹی صفیہ سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں روایت ہے کہ باپ اور چچا میرا بوقت آنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ میں آپکی ملاقات کو گئے جب پھر کے آئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوتا ہے اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ وہی پیغمبر ہیں جنکا ذکر توراۃ وغیرہ کتب سالقہ میں ہے انہوں نے کہا واللہ یہ وہی ہیں پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کہا کہ جب تک تھنوئیں دم ہے مخالفت میں کوتاہی نہ کروں گا سبحان اللہ کیا قدرت ہے خدا کی سب علمائے یہود و نصارے کو آپکی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بغض و بسبب شامت حسد کے اور تکبر اور حب جاہ کے کہ بنی اسمٰعیل میں اور نوانوں میں پیغمبر کیوں ہوئے اگر ہم ان پر ایمان لاویں ہماری سیخی جاتی رہے گی۔ ایمان نہ لائے اور جنکی قسمت میں سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصارے میں سے کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور کیدر بادشاہ دومۃ الجندل

حال مدینہ طیبہ میں بیر رومہ کا پانی بہت شیریں تھا.....

اور کنوئیں کا پانی بہت کھاری تھا اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب سے کہ مسلمانوں کو پانی کی تکلیف نہ ہو جناب رسول اللہ

سلہ بفتح راے مہملہ وسکون واؤ و دو آخر ہا مدینہ میں ایک کنواں ہے :- ۱۲

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید کے ڈول مسلمانوں کے اس میں جاری کردے اس کے لئے جنت ہی حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کو اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کردیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جس دن باری حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہوتی یہ مفت پانی دیتے اور دوسرا اپنی باریکے دن بیچتا لوگوں نے اسکی باری کے دن پانی بھرنا موقوف کردیا حضرت عثمانؓ کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اس نے بھی اپنا حصہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمانؓ حسب وعدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے۔

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپنے قتال کفار سے شروع کیا اور انکے قتل و غارت کے لئے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد میں کہ آپ بہ نفس نفیس تشریف لیگئے اسکو اہل سیر غزوہ کہتے ہیں اور جو لشکر آپ نے بھیجدیا اور آپ تشریف فرما نہ ہوئے اسکو سریہ[1] کہتے ہیں بتفصیل ہر غزوہ و سریہ کا حال لکھنا دشوار ہے مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہے اشرف و مہمہ تریں غزوات کے غزوہ بدر ہے کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح غزوہ بدر کی یہ ہے کہ حضور اقدس میں خبر پہنچی کہ ابو سفیان معہ قافلہ تجارت شام سے معاودت کیا چاہتا ہے آپ بہ نفس نفیس مع جماعت مہاجرین انصار کے تین سو تیرہ تھے بقصد اس قافلہ کے نکلے ابو سفیان نے خبر پاکے ضمضم غفاری کو بخبر کرکے مکہ کو بھیجا اور ابو جہل وغیرہ سرداران قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر قافلہ کی خیر چاہیں مدد کے لئے آویں اور قافلہ کو بچالے جاویں یہ خبر سنکر ابو جہل بہت طیش میں آیا اور لشکر مع سامان جنگ اس نے جمع کیا سواران اسپ اور شتر اور پیادے کروفر تمام سے روانہ ہوا اور جمیع قبایل قریش میں سے اعیان و اشراف حتےٰ کہ عباس بن عبد المطلب

---

[1] سریہ بفتح سین و تخفیف رائے ۱۲ [2] ضمضم بدو ضاد معجمہ بروزن جعفر نام ایک شخص کا ہے اور غفاری بکسر غین معجمہ و فائے و راے مہملہ نسبت ہے طرف غفار کے کہ ایک قبیلہ کا نام ہے حضرت ابو ذر غفاری اسی قبیلہ کے تھے ۔ ۱۲

Marfat.com

بنی ہاشم میں سے کہ ہنوز مسلمان نہ ہوئے تھے حسب قاعدہ حمیت برادری ساتھ ہوئے اگرچہ ابوسفیان نے قافلہ کو دوسری راہ سے نکال کر آدمی مکہ کو بھیجکر ابوجہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب جانے مدد لانیکی نہیں لیکن اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکت اسلام علی وجہ الکمال ظاہر کرے لہٰذا ابوجہل لعین نے لشکر لے جانے پر اصرار کیا اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شورش کی ہے اس شورش کو بالکل دفع کرنا ضرور ہے اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر ان دنوں رکھتا تھا باوجودیکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی مکہ میں قافلہ کو پہنچا کے خود چھپٹ کے شریک ابوجہل واسطے حاصل کرنے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم لڑائی میں کھائے اور اللہ جلالہ نے وحی بھیجی کہ خدا تعالےٰ تمکو ظفر دیگا۔ قافلہ پر یا لشکر پر اور آپ کے اصحاب لشکر والونکا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلہ سے مقابلہ ہو اسلئے کہ لشکر جماعت کثیرہ باسامان وسلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ جماعت قلیلہ بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالےٰ کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت عظیمہ کرنی منظور تھی لہٰذا قافلہ نکل گیا لشکر ہی سے مقابلہ کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانوں کے لشکر سے چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایکہزار لیکن کفار کو مسلمان دونے ہی نظر پڑے اور مسلمانو نکا رعب کافروں کے دل میں سما گیا حال جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر میں پہنچے آپ نے اصحاب کو ہر کافر کی جائے قتل کا نشان دیا تھا کہ یہاں فلاں مارا جائیگا اور یہاں فلاں حضرت عمرؓ راوی حدیث کہتے ہیں کہ قسم ہے خدا کی کسی نے انہیں سے ایک بالشت بھی تجاوز نہیں کیا حال آپ نے لشکر بے سامان دیکھ کر دعا فرمائی کہ الٰہی یہ ننگے ہیں انہیں کپڑے دے الٰہی یہ بھوکے ہیں انہیں کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہیں انہیں سواری دے راوی حدیث کہتے ہیں کہ کوئی ہم میں سے بعد فتح کے ایسا نہ رہا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد و جنس بوفور نہ ہو حال قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے بطور مشورہ کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے[1] حضرت ابوبکر پھر حضرت عمرؓ نے بابتیں مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی حضرت مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت

[1] صحابہ کا تقریرات جانثاری کرنا بوقت گفتگو فرمانے آپ کے امر حبک ہیں۔

Marfat.com

موسےٰ سے کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے جاکر تو اور تیرا رب لڑے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ آگے پیچھے داہنے بائیں ہر طرف لڑینگے اور جہانتک آپ ہمیں لے جاوینگے ساتھ جاوینگے چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینہ میں چڑھ آئے گا اس سے لڑینگے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اس معاہدہ کے یہ خیال ہے کہ شاید ہم باہر مدینے کے آپ کے شریک نہ ہونگے انہوں نے عرض کیا کہ ہرچند ہمارا معاہدہ مدافعت کا بوقت چڑھ آنے دشمن کے مدینہ پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کو نبی برحق جانتے ہیں اب ہماری جان آپکی جان پر فدا ہے آپ کہیں ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم سمندر میں گھس جاویں اور کسی طرح جوش سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت جنگ انشاءاللہ تعالےٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہونگے صحابہؓ کی تقریرات جانثاری سنکے آپ بہت راضی ہوئے حاصل کتب حدیث میں وارد ہے کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار کو ملاحظہ فرما کر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گرے اور بکمال زاری اللہ جل جلالہ کی حضور میں عرض و معروض کرنے لگے یہانتک کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو بعد آج کے دن کی عبادت تیری موقوف ہو جائیگی یعنے پرستش زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کرنیوالے ہیں اگر تیری مشیت مقتضی اسبات کی ہوگی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا ہو جاویں تو تیری پرستش بالکل موقوف ہو جاویگی حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بس کیجئے اللہ تعالےٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے فتح کا۔ اللہ تعالےٰ بیشک فتح دیگا تب آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے قریب ہے کہ بھاگ جاویگی یہ جماعت اور پشت پھیریگی اور مطابق پیشگوئی آیت موصوفہ کے ہوا فی الجملہ بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے آپ سے وعدہ فتح و ظفر کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب اور تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی بحسب ظاہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ کا قول قوی معلوم ہوتا ہے جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ غنی بے پروا جو چاہے سو کر ڈالے اور نظر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

Marfat.com

کی صفات پر کہ وعدہ وعید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپ ہی کا ارفع ہے یعنے نہایت بلند اور مقام عبدیت حضرت صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلےٰ ہے۔

بیان علو مقام عبدیت

قرآن مجید میں علو مقام عبدیت کیطرف اشارہ واضح ہے اسواسطے کہ موقع کمال قرب وعظمت میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہے مثلاً بیان حال معراج میں سورہ اسرائے میں فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یعنے پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام یعنے مسجد کعبے سے طرف مسجد اقصےٰ یعنے بیت المقدس کے جسکے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ دکھاویں اسے ہم آیتیں اور نشانیاں اپنی عظمت وقدرت کی یعنے آسمان پر لے جاویں اور مقام عرش عظیم پر پہنچاویں اور سورہ نجم میں فرمایا فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی یعنے پس وحی بھیجی اللہ تعالےٰ نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہ وحی بھیجی ظاہر ہے کہ مقام معراج سب مقامات سے اشرف واعلےٰ ہے ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر کرنا صاف اشارہ ہے طرف اسبات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے اعلےٰ ہے اور سر اس میں یہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ مولےٰ سے ہوتا ہے کہ کسیکو کسی سے نہیں ہوتا جان ومال عبد کا سب مولےٰ کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولےٰ ہی کا اس میں ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضےٰ اس بات کی ہے کہ عبد ہر آن میں مولا سے خائف رہے اور اپنا کچھ حق اس پر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اسکی مہربانی اور وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہ ہو اور اسکی عظمت وجلال کو بھول نہ جائے سو دعا فرمانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا متقاضی اس مقام عبدیت سے تھا کہ ارفع مقامات ہے اور یہی سر ہے درخواست نزول رحمت کاملہ کا صیغہائے درود میں آپ پر حالانکہ یقیناً آپ پر رحمت کاملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل رہے گی اور بھی دعا منگوانا واسطے حصول مقام محمود کے کہ وعدہ ما بعد اذان میں ہے وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا

Marfat.com

نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ یعنے اور قائم کر انکو مقام محمود میں جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے حالانکہ خدائے تعالےٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کیلئے فرمایا ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنے قریب ہے کہ قائم کریگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور خود اس دعا میں بھی اس مقام کے موعود ہونے کا ذکر ہے کہ دعا منگوانا اس کے لئے بمقتضائے عبدیت ہے حالہ جس جگہ لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین ریت کی تھی اور پاؤں جمتے نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات کو بعضے ابل لشکر کو احتلام ہو گیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے آپ نے مینہ کے لئے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہو گئی پاؤں ٹھہرنے لگا اور لوگ نہا لئے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لئے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ پیشتر وقت جنگ میدان میں ایک ایک دو دو آدمی طرفین سے نکلکر لڑتے تھے سو سب سے پہلے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں آئے انکے مقابلہ میں تین آدمی تب حضرت شجاعان انصار میں سے نکلے کفار نے کہا کہ ہم کو اپنے اخوان قریش سے مبارزت منظور ہے۔ تب حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث انکے مقابلہ میں گئے حضرت علی مقابل شیبہ ہوئے اور حضرت حمزہ مقابل عتبہ کے اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہ نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؓ نے اپنے حریف سے فارغ ہو کر ولید کو بھی قتل کیا اور تینوں صاحب مظفر و منصور لشکر اسلام میں پھر آئے ف عتبہ اور شیبہ کی سبقت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ بوقت روانہ ہونے لشکر کے مکہ سے یہ دونوں ہمراہی سے جی چراتے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ لڑائی کے لئے جاویں اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک بار عداس انکا غلام نصرانی جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف سے پھرے تھے باغ میں مسلمان ہو گیا تھا انہیں اس لڑائی میں جانے سے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں کو واسطے قتل کے خدا لئے جاتا ہے اس لئے عتبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہونے سے انکار کرتے تھے نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے

Marfat.com

کرتے تھے۔ ابوجہل نے انہیں تہمت نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے طعنے کئے اسی سبب سے
ان دونوں نے پیش قدمی کی حال امیہ ابن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا
تھا سبب اسکا یہ تھا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مکہ میں وارد ہوئے اور امیہ سے ان سے دوستی تھی اسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طواف
خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ ابوجہل لعین وہاں آیا اس نے چلا کے امیہ سے کہا کہ تم
ان سے اخلاص و محبت کیوں کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے پاس جگہ
دی ہے حضرت سعد نے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا یہاں کا آنا بند کرو گے تو ہم تمہیں روکیں
گے ایسی جگہ سے کہ تمہیں بڑی مشکل پڑیگی یعنے شام کے سفر سے کہ قریش واسطے تجارت
کے وہاں براہ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات نہ کرو کہ یہاں کا سردار
ہے حضرت سعد نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ
ابوجہل تیرا قاتل ہے یعنے باعث قتل سو جب ابوجہل نے ترغیب و تحریص واسطے قتال
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قصہ بدر میں شروع کی منقولہ حضرت سعد کا امیہ کو یاد
آیا اور ڈرا کہیں مطابق اسکے اس سفر میں ظہور میں نہ آوے اور جانے میں اس نے عذر
کیا حتے کہ ابوجہل اسکے پاس سرمہ دانی لے گیا اور کہا کہ تم مرد نہیں عورتوں کی طرح
سنگار کر کے گھر بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کیں یہانتک کہ اسکو ساتھ لے گیا مگر ہر
روز اسکا ارادہ سفر میں نہ رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکے کو پھر جاوے جو رونے اسکی بوقت
سامان سفر سے منقولہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اس نے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر
آؤنگا لیکن اتفاق نہ ہوا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور میں
آئی حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ
میں نے بروز بدر اپنی داہنی اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں خوش نہ ہوا
کہ تا تجربہ کار ساتھ ہے کچا ساتھ ہے اتنے میں ایک نے انمیں سے مجھ سے پوچھا کہ اے
چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا پہچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہے اس نے کہا میں
نے سنا کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اسے دیکھ پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں

Marfat.com

جب تک کہ ہم دونوں میں ایک نہ مرلیوے بعد اسکے دوسرے نے بھی اسیطرح پوچہا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ بیٹے عفراء کے عفراء انکی ماں کا نام ہے اسی نسبت سے مشتہر ہے حضرت عبدالرحمان کو انہوں نے چچا بسبب بڑے کے براہ تعظیم کہا حقیقت میں انکے بہتیجے نہ تھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں انکی باتیں سن کر خوش ہوا اتنے میں میں نے ابوجہل کو گہوڑا میدان میں کوداتے دیکہا میں نے ان دونون جوانوں سے کہا کہ یہ ہے وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی وہ دونوں تلواریں میان سے نکالکے مانند باز کے جھپٹے اور ابوجہل سے بھڑ گئے یہانتک کہ اسکو گرادیا حدیث میں وارد ہے کہ بعد فتح جب ان دونوں نے دعوے قتل ابوجہل کا کیا آپ نے دونوں تلواریں دیکہہ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سلب ابوجہل کا معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سلب بفتحتین کہتے ہیں سلاح وغیرہ کے اسباب کو جو مقتول کے پاس ہو امام شافعی کے نزدیک سلب مستحق کا ہمیشہ قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سلب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جب امام لڑائی میں کہدے کہ جو جسکو مارے سلب اسکا پاوے تب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالے نے اسلام کی مدد کیلئے فرشتوں کو بھیجا پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچہزار قرآن مجید میں مذکور ہے اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں پہاڑ پر سے دیکہا مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے بقصد قتل جاتے تھے انہوں نے آواز سنی اُقْدُمْ یَا حَیْزُوْمُ بڑھ اے حیزوم اور ایک کوڑا مارنے کی آواز سنی

لہ یہ جو جناب استاد نے فرمایا ہے کہ قاتل ابوجہل کے معاذ اور معوذ تھے مدارج سے نقل فرمایا ہے ..... اور صحیح یہ ہے کہ معوذ شریک قتل نہ تہا بلکہ اسکے قاتل دونوں مغلوب تھے ایک معاذ بن عمرو دوسرا معاذ بن حارث ماں ان دونوں کی ایک ہی تھی جسکا نام عفراء تہا اور معوذ بھی اسی عفراء کا بیٹا اور معاذ حارث کا بہائی ہے مگر شریک قتل نہیں مشکوٰۃ میں صحیحین کی حدیث متفق علیہ یوں ہے والرجلان معاذ بن عمرو بن الجمیر ح و معاذ بن عفراء اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں یوں ہے وہما اخوان امہما واحدۃ وابوہما متخلفا اور آخر مشکوٰۃ میں اصحاب بدر کے شمار میں بھی صاحب مرقاۃ نے شرح میں لکہا ہے کہ شریک قتل ابوجہل ایک تو معاذ بن عمر ہے دوسرا معاذ بن حارث برادر حقیقی معوذ بن عفراء کا ۱۲

Marfat.com

اس کافر کو اپنے آگے مرا پایا ناک اسکی پھٹ گئی تھی کوڑے کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہو گئی حضور
اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ مدد آسمان سوم کا تھا اور حیزوم فرشتے
کے گھوڑے کا نام ہے حضرت عباس کو جس شخص نے اسیر کیا تھا وہ بہت کمزور تھا ہرگز وہ
مقاومت حضرت عباس کی نہیں رکھتا تھا آپ نے فرمایا اس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر
کیا اس نے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کر کے انہیں اسیر کر دیا اور اس شخص کو نہ میں نے پہلے
دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ رض نے
دیکھا کہ کفار کے سر انکے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال عین گھمسان
ہنگامہ جنگ میں آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لے کے کافروں کی طرف پھینک
معجزہ
ماری اور فرمایا شاھت الوجوہ یعنے برے ہوئے یہ منہ خاک اور کنکریاں کافروں کے منہ میں جا
لگیں اور اسکے وہاں پہنچتے ہی تیزی کفار کی کند ہو گئی اور ذرا دیر نہ گذری تھی کہ وہ بھاگ گئے
ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے مشت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اسکے حال میں
اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے نہیں پھینک مارا
تم نے جسوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنے ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت
خاک و کنکریوں نے لشکر جرار کا منہ پھیر دیا طاقت بشر سے باہر ہے لہذا یہ تاثیر
تمہاری قوت سے کہ بشر ہے نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اس نے
تمہارے ہاتھ پر ظہور پکڑا بالجملہ شکست عظیم نصیب کافروں کے ہوئی ستر آدمی کہ بڑے بڑے
سردار مثل ابوجہل کے تھے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح ابوجہل کے حال کی
آپ نے تفتیش فرمائی تب تک حال اسکے مقتول ہونے کا آپکو معلوم نہ ہوا تھا آپ نے
عبداللہ بن مسعود کو اسکا حال دریافت کرنیکو بھیجا انہوں نے میدان جنگ میں جا کے
دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک رمق اسمیں جان باقی تھی حضرت ابن مسعود اسکے سینہ پر چڑھ
بیٹھے اس کافر نے انہیں دیکھ کر کہا کہ اے بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہے پھر اس
نے کہا کہ میرا حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ بتاؤ کہ فتح کس کی ہوئی حضرت ابن مسعود رض نے کہا
کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل و خوار

Marfat.com

کیا۔ بعدازیں ابن مسعود نے ارادہ اسکے سر کاٹنے کا کیا اس لعین نے کہا کہ میرا سر کند ہونے
اتصال سے کاٹیو تاکہ سروں میں جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو اور لوگ جانیں کہ سردار کا سر
ہے ابن مسعود نے اس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور میں آکے ڈالدیا آپ بہت خوش ہوئے
اور سجدہ شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ
نے تلوار ابوجہل کی عنایت فرمائی فی حسب طرح کہ نبی اس امت کے بلند رتبہ تھے بہ نسبت
حضرت موسیٰ کے فرعون بھی آپکی امت کا شقاوت میں بلند رتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسےٰ
کے فرعون نے مرتے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا لو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون
نے مرتے وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بدر بعد فتح کے امیہ
بن خلف کو کہ سرداران قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک
تھا جو وا سے ترک دین اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ تعالےٰ نے بسبب دوستی سابق کے اسکو اور علی اس کے بیٹے
کو اپنے ساتھ لے لیا دو زرہیں جو انہیں اس لڑائی میں ملی تھیں دونوں ہاتھ میں
لئے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہوں کو ڈالدو ہمیں بچالو تمہیں زیادہ فایدہ ہوگا حضرت
عبدالرحمن نے وہ زرہیں ڈالدیں اور ایک ہاتھ سے امیہ کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے علی
بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور دونوں کو ساتھ لئے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا
وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خدا ہے امیہ بن خلف۔ ایسا نہ ہو کہ بچ جاوے
مسلمانوں نے جھپٹ کے اسے اسکے بیٹے کو قتل کیا حضرت عبدالرحمن رض کہا کرتے تھے
خدا رحمت کرے بلال کو میری زرہیں انہوں نے کھودیں اور میرے اسیروں کو
قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دفن کفار مقتولین کے
چاہ بدر میں ڈلوا دیئے بعدازیں متصل اس کنویں کے آپ نے کھڑے ہو کے ایک ایک
کا نام لے کے پکارا اور فرمایا ہم نے تو جو خدائے تعالےٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک
پایا تم نے بھی جو کچھ خدائے تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ
آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں جن میں روح نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ

Marfat.com

سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہونے حضرت عثمانؓ کو آپ واسطے تیمارداری
حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ منکوحہ عثمان کی تھیں اور بیمار تھیں مدینہ میں چھوڑ گئے تھے اور
آپ سے فرمایا تھا کہ تمہیں ثواب کامل حاضر ہونے اس غزوے کا ملیگا لہٰذا حضرت عثمانؓ
بدر میں محسوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت بدر کا آپ نے حضرت عثمانؓ کو دیا جب آپ
مدینہ میں پہنچے اس سے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا لوگ انکی تجہیز و تکفین کر کے دفن
میں مشغول تھے کہ زید بن حارث نے مدینہ میں پہنچکے بشارت فتح بدر کی پہنچائی اور آپ نے بعد ازیں
ام کلثوم صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا اسی سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین
کہلاتے ہیں قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ یہ شرف کہ کسی پیغمبر کی دو بیٹیاں
ایک امتی کے نکاح میں آئی ہوں سوائے حضرت عثمانؓ کے امم ماضیہ میں بھی کسیکو حاصل
نہیں ہوا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمانؓ سے اسقدر راضی تھے کہ آپ نے
بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں عثمانؓ سے نکاح کر
دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے ان میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھی تھے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہیں جس کوئی
انہیں پاوے قتل نہ کرے سو فرشتوں نے بھی اس حکم کو مانا کہ انہیں اسیر کرا دیا قتل نہ کیا حیا
کہ اب گذرا حضرت عباس اسوقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بسبب محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمانوں کے خیر خواہ تھے سب اسیروں کے ہاتھ بندھے تھے حضرت عباس
کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رانکو وہ کراہتے تھے آپ انکی آواز سن کے بیقرار ہوئے تھے کہ
آپکو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دریافت کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا
کر دیا وہ خاموش ہوئے حال اسیران بدر کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب
سے مشورہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ لوگ ائمۃ الکفر ہے یعنی کافروں کے سردار ہیں سبکو قتل کیجئے
کہ ہیبت اسلام کی خوب ظاہر ہو اور جن کے اقارب اہل اسلام میں ہیں انکو انہی کے اقارب کو

ف وفات بی بی رقیہ بنت رسول اللہ کی نکاح میں حضرت عثمان کے آنا بی بی ام کلثوم کا ف بیان اسبات
کا کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں کا نکاح میں آنا ایسا شرف ہے کہ سوائے حضرت عثمان کے کسیکو حاصل نہیں ہوا ۱۲

Marfat.com

واسطے قتل کے دیجئے عقیل کو اپنے بھائی علی کو دیجئے اور عباس کو اپنے بھائی حمزہؓ کو دیجئے اور میرے فلانے قریب کو مجھے دیجئے کہ ہم سب قتل کریں اور تحقیق ہو جاوے کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہے اور حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑ دیئے جاویں شاید کہ یہ لوگ آئندہ مسلمان ہو جاویں اور اب مسلمانوں کی بسبب مال فدیہ کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دل آدمیوں کے اللہ تعالیٰ نے بعضے نرم بنائے ہیں اور بعضے سخت اور مثال عمرؓ کی نبیاں میں سی نوح اور موسےٰ ہیں کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اے پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کوئی گھر بنانے والے اور موسےٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یعنے اے رب ہمارے مٹا دے انکے مالوں کو اور سخت کر انکے دلوں کو کہ وہ ایمان نہ لاویں جب تک نہ دیکھیں عذاب دردناک کو اور مثال ابوبکرؓ کی انبیائے ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں حضرت ابراہیم نے حکم فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے جو میرا تابع ہو وہ میرا اور جس نے میرا کہنا نہ مانا بیشک تو بڑا گناہ بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے اور حضرت عیسےٰ کا مقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنے اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے چونکہ آپ کے مزاج میں بہت حکم تھا کہ آپ رحمۃ العالمین تھے آپ کو رائے ابوبکر صدیقؓ کی پسند آئی اور آپ نے جزیہ لے کے اسیروں کو چھوڑ دیا اس پر عتاب الٰہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یعنے اگر نہ ہوتا ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالےٰ کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا بیشک پہنچتا تمہیں اس میں جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنے خدائے تعالےٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھا ہے کہ خطا نے اجتہادی میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجتہاد دیا کہ اس میں خطا نہ ہوئی لہٰذا تم سے مواخذہ نہ ہوا آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کے ان کی بھی رائے مثل حضرت عمرؓ کے بھی کوئی نہ

Marfat.com

بخلاف اس مقام پر علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انبیائے کرام حکم باجتہاد بھی دیتے ہیں اور اس میں خطا بھی ہوتی ہے لیکن خدا تعالےٰ انبیاء کو خطا پر قائم نہیں رکھتا فوراً اس پر مطلع کر دیتا ہے ف اگرچہ اسوقت اس حکم پر عتاب ہوا اسواسطے کہ اس زمانہ میں واسطے جمانے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعدازیں اس شریعت میں حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکورۃ الصدر سے پہلے خدائے تعالےٰ نے ارشاد بھی فرمایا ہے کہ جبتک نبی خوب خونریزی کفار کی نہ کرلے تب تک اسیروں سے فدیہ نہ لینا چاہیئے اس بھی معلوم ہوا کہ بعد خونریزی کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت و رعب اسلام کے فدیہ لینا مناسب نہیں حال حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فدیہ میں اپنی بے مائی کا عذر کیا اور کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم کی بات ہے کہ تمہارا چچا قریش میں مال فدیہ کے لئے ہاتھ پھیلاوے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک تم نبی برحق ہو اس سونے کی کسیکو خبر نہیں بیشک خدا تعالےٰ نے تمہیں اسکی خبر دی اور اسیوقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکہ میں بمصلحت تھا اسلئے حضرت نے وہیں انکو پھر جانے کی اجازت فرمائی حال منجملہ اسیران بدر حضرت ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ بی بی زینب ایک دختر آپکی انکے نکاح میں تھیں انکے فدیہ میں بی بی زینب نے کچھ زیور بھیجا اس میں ایک حمائل تھی حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی۔ انہوں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں دی تھی آپ کو وہ حمائل دیکھ کے خدیجہ کو یاد کر کے رقت آئی اور اصحاب سے آپنے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جائے اصحاب نے یہ بات بدل وجان قبول کی آپ نے ابوالعاص سے وعدہ کیا کہ مکہ پہنچتے ہی حضرت بی بی زینب کو مدینہ میں پہنچا دیں اور انہیں رخصت کیا۔

فضیلت اصحاب اہل بدر

جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہے اور باقی صحابہ سے افضل ہیں اور سب جنتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے۔ صحیح بخاری

Marfat.com

میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا کہ جسطرح تمہارے اصحاب میں اہل بدر عالی رتبہ ہیں نسبت باقی اصحاب اسیطرح کہ جو ملائکہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے وہ اشرف اور اعلےٰ ہیں بہ نسبت اور ملائکہ سے فکنتہ اہل بدر کی وجہ فضیلت یہی ہے کہ انسے تائید دین متین کی ہوئی ایسے موقع پر کہ بیخ دین کی قائم ہوگئی ہمراہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین افضل عبادت ہے +

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہؓ کے بیان میں

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہؓ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے ساتھ حضرت علیؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں میں حضرت فاطمہؓ کو بہت چاہتے تھے اور خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب وہ جوان ہوئیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی انکے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہے اور حضرت عثمانؓ بسبب ہونے ایک بن حضرت فاطمہؓ کی انکے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علیؓ کو بسبب بے مقدوری کے جرأت اس درخواست کی نہ تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کی کہا انہوں نے اپنی بے مقدوری کا عذر کیا اور یہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری درخواست منظور فرمائیں یا نہ فرمائیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمہاری درخواست منظور ہوگئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرائن مزاج سے بات انہوں نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہ کے حضور اقدس میں گئے اور حضرت فاطمہ کی خواست گاہی کی آپ نے مرحبا کہا اور خوش ہوئے بعد ازیں حکم اللہ تعالےٰ کا پہنچا کہ نکاح فاطمہ کا علیؓ سے کردو آپ نے حضرت علیؓ کی درخواست پذیر فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا تمہارے پاس کیا کیا اسباب ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لئے

Marfat.com

ارشاد کیا کہ نہیں جہاد کی ضرورت ہے اسے علیحدہ جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے چار سو اسی درہم کو خرید لی اور زر قیمت ادا کر کے وہ بھی حضرت علیؓ کو پھیر دی کہ اے آپ رکھیئے حضرت علیؓ سب دراہم زرہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک مٹھی حضرت بلال رضی اللہ کو دی کہ ان درموں کی خوشبو فاطمہ کے لئے لے آؤ اور باقی آپ نے حضرت سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس سے جہیز لیجئے خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہؓ کا کرو ایک پلنگ دو نہالی کتان کی دو چادر برد کی اور ایک تکیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی تیار ہوئیں پھر آپ نے شرفاء اعیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کر کے خطبہ پڑھ کر نکاح حضرت فاطمہ کا ساتھ حضرت علیؓ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کی باندھے جو حساب سے ڈیڑھ سو تولہ ہوتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی فاطمہ سے استیذان کیا تنہا یعنے پوچھا کہ تمہارا نکاح علیؓ سے کر دیں وہ خاموش رہی نہیں اور خاموشی انکی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہے سکوت بکر کا بوقت استیذان ولی اقرب کے اذان ہے حصن حصین میں ہے کہ بعد نکاح بی بی فاطمہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا آپ ان کے گھر تشریف لے گئے اور پہلے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ آگے آؤ وہ آگے آئیں آپنے پانی ان کے سر و سینہ پر چھڑکا اور پھر فاطمہ سے کہا کہ پیٹھ پھیرو انہوں نے پیٹھ پھیری آپ نے پانی اسی پیٹھ پر چھڑکا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ الٰہی تیری پناہ میں کرتا ہوں فاطمہ کو۔ اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپ نے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہے میں کعب میں پانی لایا آپ نے پانی میں کلی ڈال کے حضرت علیؓ کے سر و سینے پر چھڑکا درمیان دونوں شانوں کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؓ کے انکے لئے بھی دعا فرمائی اور بوقت نکاح آپ نے دونوں صاحبوں کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی اور پیدا ہونے بکثرت طیبین اور طاہرین کے انکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَسَعَلَ جَدَّکُمْ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا ۔ یعنے خدا تعالےٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور تمہیں برکت کرے اور تم سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک طبق چھوہارے کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی خدائے تعالےٰ نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی اولاد میں نہیں ہوئے ائمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے کہ قدم انکا سب کی گردن پر ہے اور یہ بات کہ میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے حضرت ممدوح نے بحکم الٰہی کہی تھی اور سب اولیاء اللہ انکی علو شان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیہ میں بیان مقامات و مراتب تصرفات اولیاء اللہ میں حضرت کو بہت بلند مرتبہ اور قوی التصرف لکھا ہے امام مہدی خاتم الخلفاء راشدین والائمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہونگے امام حسن کی اولاد میں[ف۱] ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اس میں دو نکتے ہیں ایک یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے اسمٰعیلؑ تھے اور انسے چھوٹے اسحاقؑ سو جسطرح حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سب انبیاء ہوئے اور اشرف الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمٰعیلؑ خلف اکبر کی اولاد میں ایسی طرح سبط اصغر امام حسینؓ کی اولاد میں اور ائمہ اطہار ہوئے اور خاتم الائمہ والخلفاء راشدین امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسنؓ کی اولاد میں ہوئے دوسرا یہ ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے جبتہ للہ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اس کے انکی اولاد میں خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کی بادشاہ ہونگے اور امور دینیہ اور رفاہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی عہد میں علی وجہ الکمال ظہور میں آویگی جسطرح حضرت اسمٰعیلؑ اپنی جان و حیات سے خدا کے لئے درگذرے تھے اور ذبح ہونے کے لئے آپ کو دیدیا تہا اللہ جل جلالہ نے انکی اولاد میں خاتم النبیین ایسے پیدا کئے کہ جان جہاں ہوئے اور بسبب انکی حیات طیبہ اور حیات ابدی کروڑں اشخاص نے حاصل کی اور تا بقائے عالم فیض انکا رہے گا +

فصل پانچویں غزوہ احد کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ احد ہے شرح اسکی یہ ہے کہ کفار قریش نے کہ بڑا رنج بسبب

[ف۱] ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اور بیان نکتونکا اس باب میں ۱۲ +

Marfat.com

شکست کہانے اپنے بدریں اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بہاری مرتب کرکے
بقصد انتقام مدینہ پر فوج کشی کی مرضی مدینہ سے باہر جانے کی نہ تھی قصد یہ تھا کہ شہر میں
قائم رہ کے فوج اعداء کو بوقت آنے اُنکے دفع کریں اکثر صحابہ مثل حضرت حمزہ و سعد بن
عبادہ و دیگر مردم اوس و خزرج کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے لڑیں ہر چند کہ بعد اصحاب بدر
نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات تجربہ کی ہے کہ جب کوئی لشکر مدینہ میں چڑھ آتا
ہے اور مدینہ ہی میں قائم رہ کے مدافعت کی ہے تو خواہی نخواہی فتح اہلمدینہ کی ہوئی ہے اور
باہر نکلکر لڑائی میں فتح اہل مدینہ کی نہیں ہوتی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی
ہرگز باہر تشریف لے جانے کی نہ تھی لیکن اصحاب موصوف کے کمال مبالغہ اسی بات
میں کیا کہ باہر نکل کے ہی لڑنا چاہئے حتیٰ کہ آپ برخلاف مرضی دولت خانے میں جاکر سلاح
جنگ پہن کے باہر تشریف لائے اسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار
مناسب نہیں لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپکا دل باہر جانیکو نہیں چاہتا ہے تو بہتر ہے
مدینہ ہی میں ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر لگائے تب
روا نہیں کہ قبل جنگ بے حکم الٰہی سلاح کہولے اب میں ہتھیار نہیں اتارونگا اور آپ باہر کو
روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہوگے خدا یقینا تمہیں فتح دیگا اور منصل جبل احد کے
دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک شگاف دو پہاڑوں میں تھا ادھر سے اندیشہ
اسبات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آکے حملہ کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبیر کو ساتھ
پچاس تیراندازوں کے وہاں متعین کیا اور کہا کہ اس درے کی تم خبردار رہو اگر کفار ادھر سے
قصد کریں تم تیرباراں کرکے دفع کیجیو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو یا شکست تم اسجگہ
سے مت ہٹیو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام داد مردانگی کی دی اور خون کفار
سے اس میدان کو لالہ زار کردیا اور کئی مرتبہ جانب درے کی کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر بسبب
تیراندازی ہمراہیان عبداللہ بن جبیر کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہانتک کہ
ہندو عورتیں وغیرہ جو جانب کفار تھیں ایسی پریشان ہوکے بھاگیں کہ انکی پنڈلیاں کھل گئیں
خلخال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمراہیان

Marfat.com

عبداللہ بن جبیر بھی آگے بڑھے یہنتیرا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے منع کیا نہ مانا کل دس آدمی
انکے ساتھہ رہ گئے تب خالد بن الولید نے کہ اس زمانہ میں کافر تھے درے کی جانب سے
مع انبوہ کفار فراریونکے حملہ کیا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہوئے اور
پشت لشکر اسلام سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہوگئے اور
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی صدمہ زخمونکا پہنچا چہرہ مبارک خون آلود
ہوا دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قمیہ ایک کافر آپ تک پہنچ گیا اور
اس نے آکے تلوار ماری آپ بسبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب سے کہ دو زرہیں آپ
پہنے تھے بہت بوجھ آپ پر تہا۔ ایک غار میں گر پڑے اور ابن قمیہ نے پکار کی.... کہ میں نے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی جعال بن سراقہ کی صورت بنکر
سارے لشکر میں اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مقتول ہوئے تب اکثر مسلمانونکے پاؤں اکھڑ
گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب مہاجرین وانصار مثل حضرت ابوبکر رضہ و
عمر رضہ و علی رضہ و طلحہ رضہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس روز دو زرہیں پہنے تھے نیچی جگہ سے اوپر آپ نے چڑہنا چاہا وہاں ایک پتھر تہا بسبب
ضعف کے کہ زخمونسے آپکو ہوگیا تہا اور بسبب بوجھ زرہ ہونے کے آپ اس پتھر پر نہ چڑھ سکے
حضرت طلحہ تلے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندہ پر پاؤں رکھہ کر چڑھ جاویں آپ
نے ایسا ہی کیا اور حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اوجب طلحہ یعنی طلحہ نے
اپنے لئے جنت واجب کرلی حضرت بی بی فاطمہ رضہ بھی وہاں جا پہنچیں انہوں نے بوریئے کا
ٹکڑا جلا کے زخم میں بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک میں گھس گئے.....
تھے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ بن جراح اپنے دانتوں سے زور کرکے ان حلقونکو باہر
نکالا پہلے ایک حلقہ پر دانتو نکا زور کرکے نکالا دوسرا دانتہ بھی ٹوٹ گیا اس سے بھی حضرت
بہت راضی ہوئے حال اس ہنگامے میں ستر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہدا
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اسکے
قصہ شہادت کی یہ ہے کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتہہ سے کہ شجاع صفدر تھے خوب

Marfat.com

شجاعت دو کافر کشی ظہور میں آئی تھی طعیمہ بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجہ ابو سفیان ان ہی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب سے جبیر بن مطعم نے کہ بھتیجا طعمہ کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا درصورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کہا تھا اور وہ وحشی بھی حربہ لگانے میں خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بروز احد معرکہ میں میں نے دیکھا حضرت حمزہ کو مانند شیر کے حملہ آور ہیں اور میری طرف کو آتے ہیں میں بھاگا اور کنارا کے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ رہا انہوں نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے میں نے اس کمین سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اسکے زیر ناف لگا وہ میری طرف جھپٹے دو چار قدم چل کے گر پڑے میں سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر میں نے پاس جا کے اپنا حربہ نکال لیا بند خبر قتل حمزہ کی پا کے بہت خوش ہوئی اور نعش کے پاس پہنچی مثلہ کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضائے تناسل بھی کاٹ ڈالا اور پیٹ چیر کے جگر حضرت حمزہ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یمان والد حذیفہ کے بھی جنگ احد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں انپر پڑیں حذیفہؓ پکارتے رہے میرا باپ ہے میرا باپ ہے مگر کسی کے دھیان میں نہ آیا حال ابی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اس نے پالا تھا اور کہتا تھا آپ سے جب آپ مکے میں تھے میں نے یہ گھوڑا آپ کے قتل کے لئے پالا ہے میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کرونگا آپ نے اسے فرمایا کہ میں انشاء اللہ تجھے قتل کرونگا بروز احد وہ گھوڑا کودتا ہوا آپ کے قصد پر آیا اصحاب نے چاہا کہ آپ تک پہنچنے سے پہلے اسے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل آیا آپ نے ایک اصحابی سے نیزہ لے کر اس کے گلے میں آہستہ سے مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر میں پہنچا لوگوں نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا ہے کیوں ایسا چلاتا ہے اس نے کہا تم نہیں جانتے کہ کس کے ہاتھ کا زخم ہے محمدؐ کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ مجھ پر تھوک بھی مارتے بے شک میں مرجاتا بعد ازیں وہ راہ میں موضع سرف میں واصل جہنم ہوا بیہقی نے روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بار میں رات کو بطن رابع میں جہاں ابی بن خلف

لہ تلاسل بطن رابع موقع سرف میں کوئی جگہ خاص کا نام ہے اسیواسطے کہ مرنا ابی کا سرف میں بھی بروایت بیہقی ہوا

Marfat.com

خلف مرا نہا چلا جاتا تہا دیکہا کہ ایک شخص آگ کی زنجیروں میں بندہا ہوا چلاتا ہے کہ پانی مجہے دو اور نگہبان اس کے ساتہہ ہے وہ کہتا ہے خبردار اسے پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہہ کا ابی بن خلف کافر ہے حال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکہا مجہے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے اپنے پیغمبر کو آسمان پر اٹہا لیا اور میں نے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہے اور تلوار لے کر کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارتے مارتے غول کو پریشان کر دیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نظر پڑی حضور میں پہنچکر حیات تازہ حاصل کی حال جو اصحاب کہ غزوہ احد میں بہاگے انکا قصور اللہ جل جلالہ نے معاف فرمایا اسلئے کہ وہ لوگ مخلص جاں نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے یہ قصور ان سے مقتضائے بشریت ہو گیا تہا قرآن مجید میں آیت عفو کی موجود ہے

معجزہ

حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو اصحاب وہاں موجود تہے پہاڑ پر چڑہ گئے کافروں نے بہی چڑہنا چاہا آپ نے دعا مانگی کہ الٰہی یہ نہ چڑہ سکیں خدائے تعالےٰ نے انہیں روک دیا کہ وہ چڑہ سکیں بعد ازیں ابو سفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تہا پکار کے پوچہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ نے فرمایا کہ جواب نہ دو پہر اس نے پوچہا کہ تم میں ابو بکر ہیں آپ نے فرمایا کہ جواب نہ دو پہر اس نے حضرت عمر کو پوچہا آپ نے تب بہی جواب دینے سے منع کیا تب ابو سفیان نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نہ رہی اور انہوں نے چلا کے کہا کہ بفضلہ تعالےٰ یہ تینوں شخص زندہ ہیں تیرے اوپر رنج اور بلا ڈالنے کو پہر کہا کہ سال آئندہ مقام بدر میں ہمارے اور تمہارے لڑائی ہوگی آپ نے فرمایا کہہ دو بہت اچہا پہر ابو سفیان نے کہا اعل ہبل بلند ہو تو اے ہبل آپ نے اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا کہ کیا جواب دیں فرمایا کہو اللہ اعلیٰ و اجل صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہی کہا پہر ابو سفیان نے کہا عزیٰ لنا و لا عزیٰ لکم ہماری عزی ہے اور تمہاری عزی نہیں آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچہا کہ کیا جواب دیں آپ نے فرمایا کہو اللہ مولانا و لا مولیٰ لکم اللہ ہمارا مولےٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں پہر ابو سفیان نے کہا کہ مقتولین میں تم مثلہ پاؤ گے یعنے ناک اور

Marfat.com

کان اور اعضائے تناسل کٹے ہوئے سو میں نے یہ حکم نہیں دیا تہا اور میں اسبات سے ناخوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان مع اپنے لشکر کے مکہ کو پھر گیا حالہ بعد مراجعت کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر سے اترے اور مقتولین میں حضرت حمزہؓ کو اس حالت میں دیکہہ کے بہت ملول ہوئے اور مقتولین کو بے غسل وکفن انہی خون آلودہ کپڑوں سے دفن کردیا اور ایک ایک قبر میں دو دو شہیدونکو دفن کیا اور جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تہا اسے آگے کیا۔ بعد ازیں مدینہ کو معاودت فرمائی مدینہ میں احوال جنگ سنکر بہت غم ہو رہا تہا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو خبر مشہور ہوئی اسکا صدمہ جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے زیادہ از حد تہا اور سبکو تفتیش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز وقریب کا کسیکو ایسا خیال نہ تہا حتےٰ کہ ایک بی بی انصاری کہ نام اسکا کبشہ بنت رافع تہا سعد معاذ کی ماں اور انکا بیٹا عمرو بن معاذ اس لڑائی میں شہید ہوا تہا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی دریافت حال کے لئے بے تاب تھیں جب خبر آپ کے عود فرمانے کی سنی۔ کہا مجھے قرار نہ ہوگا جب تک کہ میں جمال مبارک اپنی آنکہہ سے نہ دیکہہ لونگی اور جھپٹ کے راہ میں پہنچیں اور جمال مبارک دیکھ کے کہا کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَلَلٌ ہر مصیبت بعد آپ کی سلامتی کے اے پیغمبر خدا بے حقیقت ہے آپ نے ان سے تعزیت انکے بیٹے عمرو بن معاذ کی کی اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں ہے اور سب شہیدوں کے اقارب کو یہ خوش خبری سنادو کہ انکے اقارب جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کبشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہے تو جائے خوشی ہے آپ پس ماندوں کے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَجْرِ مُصِیْبَتَھُمْ ط

بیان فضیلت شہدائے اُحد

اللہ جل جلالہ نے شہدائے احد کے لئے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی وہ زندہ ہیں خدا کے نزدیک انہیں مردہ مت سمجہو خدائے تعالےٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور بسبب ان نعمتوں کے جو اللہ تعالےٰ نے انہیں دی ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شہیدوں

لہ یا اللہ کھودے ان کے دلوں کے رنج اور بدلہ دے انکی مصیبت کا ۱۲ منہ

کی ارواح کو سبز طائر کے قالب میں رکھکر اجازت دی کہ بہشت میں جہاں چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھائیں اور رات کو سونے کی قندیلوں میں کہ سایہ عرش میں ہیں جا بنتے ہیں اور بھی صحیح حدیث میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور میں بلا کے ان سے کلام کیا عبداللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو کہو کہا ایک بات کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لئے پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ آرزو تمہاری حاصل نہ ہوگی تب انہوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو پہنچا دیا جاوے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا آخر تک حال اور حضرت جابر رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوہارے باغ میں جو پیدا ہوئے ان میں سے میں نے چاہا کہ قرض ادا ہو جائے لیکن میری دانست میں وہ واسطے ادائے قرض کے کافی نہ تھے لہٰذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے چلیں تو غالباً بلحاظ آپ کے قرض والے کچھ رعایت کریں آپ تشریف لائے تو قرض والے آپ کو دیکھ کے اور بھی تقاضے میں گرم ہوئے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھرے پھر اس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والوں کو پیمانے سے ناپ ناپ کر دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا ایک حبہ باقی نہ رہا اور وہ خرمن بھی ویسا ہی تھا جیسے پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنوں سے ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا اور اس خرمن میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ جو عوام میں مشہور ہے کہ چہاردہم شعبان کو جسکی شام کو شب برات ہوتی ہے غزوہ احد واقع ہوا اور بسبب ٹوٹنے دانت کے اسدن حلوا کھایا تھا بالکل غلط ہے کسی مورخ نے یہ بات نہیں لکھی ہے بلکہ وقوع اس غزوہ کا ساتویں یا گیارہویں شوال میں ہے البتہ شب برات میں آپ نے واسطے شہدائے احد کے استغفار کیا ہے جیسا کہ اہل بقیع کے لئے بھی استغفار کیا ہے پس شب برات میں شہدائے احد اور اموات کیلئے استغفار

Marfat.com

اور انکو ثواب پہنچانا مطابق سنت کے ہے حال بعد رونق افروزی آپ کی مدینہ طیبہ میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہم نے پایا تھا محمدؐ کا کام کیوں تمام نہیں کیا اب وہ مع لشکر پھر آتا ہے آپنے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا کہ لشکر بتعاقب ابوسفیان روانہ ہو اور خود بہ نفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور ان ہی لوگونکو ہمراہ لیا جو شریک غزوۂ احد تھے یا آنکہ وہ لوگ خستہ اور زخمی تھے حسب الحکم ہمراہی روانہ ہوئے آنہ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ انکی شان میں ہے ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمراہیوں نے اس سے کہا کہ تمام فتح کا ہو گیا ہے پھرنے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ بات الٹ جاوے ابوسفیان نے مدینہ کیطرف رخ نہ کیا اور بعجلت مکہ کو روانہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے باشوکت وعظمت مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حمراء الاسد تک آپ تشریف لے گئے تھے لہٰذا یہ سفر غزوہ حمراء الاسد کہلاتا ہے +

فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان میں ۱۲

ابوسفیان احد سے پھرتے وقت کہہ گیا تھا کہ سال آئندہ میں بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب ۱۲ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لئے بدر تک نہ آسکا اس نے چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بدر پر نہ جاویں تاکہ انے خجالت نہ ہو اس نے ایک شخص کو کہ نعیم بن مسعود نام تھا مدینہ کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچاوے کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اس شخص نے مدینہ میں آکے اہل اسلام سے وہ بات کہی انہوں نے سن کے کہا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۱ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر کے ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے ابوسفیان مارے ڈر کے نہ آیا اور آپ نے مع لشکر وہاں چند روز قیام کیا اور وہاں اصحاب نے بہ تجارت اموال بہت نفع حاصل کیا

۱ جن لوگوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا اور پہنچے زخموں اور تکلیف کو سنا ان نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کیلئے بڑا ثواب ہے

Marfat.com

چنانچہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پھر وہاں سے خوش و خرم بے جنگ و رنج پھر آئے یہ آیتیں اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ط اسی حال کے بیان میں ہیں ٭

فصل ساتویں سریۂ رجیع کے بیان میں

جب مشرکین غزوہ احد سے پھر کے مکہ میں پہنچے سفیان بن خالد ہذلی بے حیا نے کچھ لوگ قبیلہ عضل[1] اور قارہ ساتھ لے کے واسطے تہنیت فتح کے پاس قریش کے مکہ میں آیا وہاں اس نے سنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اس کے چار بیٹے اور شوہر احد میں مارے گئے تھے یہ شہرت دی ہے کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لاوے میں اسے سو اونٹ بہت اچھے دوں عاصم کے ہاتھ سے اسکے دو بیٹے مارے گئے تھے اس لئے سلافہ نے نذر کی تھی کہ میں عاصم کے کاسۂ سر میں شراب پیونگی سفیان خالد کو سو اونٹوں کی طمع ہوئی اس نے اپنے گھر پھر کے سات آدمی عضل اور قارہ کے مدینہ میں بھیجے انہوں نے بموجب کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر میں مسلمان ہو گئے اور حضور اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند آدمی کر دیجئے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھاویں اور کوشش اسبات میں کی کہ عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی الافلح عاصم کے باپ کے گھر جا کے ٹھہرے اور عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا انسے کہئے کہ اگر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں ہمارے ساتھ کریں تو بہت خوب ہے

---

[1] وہ لوگ جنہیں کہا لوگوں نے کہ آدمیوں یعنے ابو سفیان وغیرہ نے لشکر جمع کیا ہے تمہارے لئے سو تم انسے ڈرو انکا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا اللہ ہمیں بس ہے اور وہ اچھا کارساز ہے پھر لوٹ آئے وہ اللہ کی نعمت اور فضل لیکر نہ پہنچی انہیں کچھ تکلیف اور تابع ہوئے وہ اللہ کی مرضی کے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ۱۲ [2] عضل بعین مہملہ مفتوحہ و ضاد معجمہ و قارہ بقاف رائے مہملہ کے تشدید یہ دونوں قبیلہ کے نام ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

آخرکار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس آدمی اسکے ساتھ کر دیئے اور عاصم کو انکا سردار کر دیا وہ دسوں آدمی ساتھ ان ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور رجیع کے آئے ایک نے ان ساتوں سے جا کے سفیان بن خالد کو خبر دی وہ سو آدمی لے کر چڑھ آیا عاصم معہ اپنے ساتھیوں کے فد فد پر کہ ایک اونچا ٹیلہ تھا چڑھ گئے جب دشمن انکے قریب پہنچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لئے مستعد ہوئے کافروں نے کہا کہ ہم سے لڑنیکا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے کہا کہ ہمیں مارے جانیکا ڈر نہیں دین کے لئے سر دینا ہمارا کام ہے کفار نے عاصم سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور اپنی جان کو نہ ہلاک کرو ہم تمہیں امان دینگے عاصم نے کہا کہ میں مشرک کی امان نہیں لینا چاہتا اور میں نے سنا ہے کہ سلافہ نے قسم کھائی ہے کہ میرے کاسہ سر میں شراب پیئے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دے سو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا انکی قبول کی اور انکے حال کی آپکو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر ختم ہو گئے نیزے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی اور یہانتک لڑے کہ شہید ہوئے اور وہ عامی کہ الٰہی تیرے دین کی حمایت کے لئے جان دی تو میرے بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ نہ لگے بعد ازیں کفار نے چاہا کہ انکا سر کاٹ لیں تاکہ سلافہ کے پاس لے جاویں خدا تعالے نے شہد کی مکھی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت عاصم کے انہوں نے جھرمٹ باندھا کسی کافر کو پاس پھٹکنے نہ دیا جب رات ہوئی خدا تعالے نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر خائف و خاسر ہوئے جب سلافہ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سو اونٹ بھیجدے ہم نے عاصم کو قتل کیا سلافہ نے کہلا بھیجا کہ میری یہ شرط تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو جیتا لے آؤ سو تم نے دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہ کی میں اونٹ ہرگز نہ دونگی حال باقی عاصم کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص لڑکے اور شہید ہو گئے اور خبیب[1] بن عدی اور عبداللہ بن طارق اور زید بن دثنہ یہ تین صاحب کافروں کے سمجھانے سے

[1] خبیب بجائے معجمہ دو دیائے موحدہ بصیغہ تصغیر ۱۲ دثنہ بدال مہملہ مفتوحہ وثائے مثلثہ کو وہ دونوں نام والا زید صحابی رضی اللہ عنہ کذا فی القاموس ۱۲ منہ

Marfat.com

انکی امان میں آکے پہاڑ سے اترے کفار نے بدعہدی کرکے انکے ہاتھ کمان کے چلے سے باندھے عبداللہ بن طارق نے جب غدر انکا دیکھا چلے سے ہاتھ اپنے کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافر انکے حملہ شیرانہ سے حیران ہوگئے اور پتھر برسا کے انہیں شہید کیا اور حضرت خبیب کو اور زید کو کفار اسیر کرکے لے گئے خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سو اونٹ دے کے مول لیا تھا کہ عوض اپنے باپ کے کہ خبیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کریں اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے لے لیا اسلئے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونو صاحب مکہ میں بماہ ذیقعدہ پہنچے تھے بانتظار گزر جانے شہر حرام کے انہیں قید کر رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ خبیب نے ایک بار استرا واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اسکا خبیب کے پاس جا پہنچا خبیب نے اسے اپنے زانو پر بٹھا لیا اس عورت کو ڈر ہوا کہ یہ قیدی ہے کہیں میرے بیٹے کو مار نہ ڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈر میں ایسا نہ کرونگا بچے کو قتل نہ کرونگا وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیب کو حالت قید میں انگور کھاتے دیکھا اور ان دنوں مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا اور خبیب زنجیروں میں قید تھے وہ انگور رزق الٰہی غیبی تھا کہ خدا تعالےٰ نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گزر جانے ماہ حرام کے موضع تنعیم میں کہ خارج حرم سے ہے خبیب اور زید دونوں کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کیلئے یہ نماز انہوں نے سنت قائم کردی بعد از آں انہوں نے یہ شعر پڑھے ؎

وَلَسْتُ اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی

وَذَالِکَ فِی ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءْ ۔۔۔ یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ترجمہ مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ میں مارا جاتا ہوں مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کیلئے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لئے ہے اگر خدا تعالےٰ چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ

Marfat.com

کر کے ٹکڑوں میں خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلہ سے منہ پھیر دیا خبیب نے کہا کچھ مضائقہ نہیں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ پھر خبیب سے کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں خبیب نے کہا اگر تمام روئے زمین مجھے دیں تو بھی میں اسلام سے نہ پھروں ایک جان کیا سو جان اسلام کے قربان کافروں نے کہا تمہارا جی چاہتا ہے کہ تمہارے بدلے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سولی ہو اور تم اپنے گھر سلامت جاؤ خبیب نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں گھر میں ہوں اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چبھے پھر مقتولان بدر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیب کے مارنے شروع کئے اسوقت منہ حضرت خبیب کا قبلہ کی طرف ہو گیا انہوں نے کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اس قبلہ کیطرف کر دیا جو اس نے اپنے رسول کیلئے اور مسلمانوں کے لئے پسند کیا ہے اور حضرت خبیب نے کہا کہ الٰہی یہاں سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرا سلام تیرے دوست کو پہنچاوے تو ہی میرا سلام اپنے حبیب کو پہنچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مجلس شریف میں سا تھا ایک جماعت اصحاب کے حاضر ہوا تہا آپ پر آثار وحی ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ خبیب کو کافروں نے قتل کیا اور یہ جبریل امین اسکا سلام مجھے پہنچاتے ہیں پھر آپ نے فرمایا پھر حضرت زید کو سولی دی انہوں نے بھی دو رکعت نماز پڑہی اور جیسی گفتگو کفار نے حضرت خبیب سے کی تھی ویسی ہی ان سے بھی کی اور ویسا ہی جواب[1] پایا حضرت خبیب کی نعش کو سولی پر ہی للکار کہا حال جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کوئی ہے خبیب کی نعش کو سولی پر سے اتار لائے حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے اور دن کو چھپا رہتے اور رات کو چلتے یہاں تک کہ پاس نعش کے پہنچے چالیس آدمی محافظت کے لئے اطراف دار میں سوتے تھے انہوں نے آہستہ خبیب کو سولی سے اتارا اور گھوڑے پر رکھ کر لے چلے چالیس دن انکے قتل سے گذرے تھے بدن انکا ویسا ہی تازہ تہا اور زخموں سے خون ٹپکتا تہا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی ستر سوار دوڑائے جب پاس

[1] یعنے زید سے بھی کفار نے ترک اسلام کا کہا اور جان کا خوف دلایا مگر حضرت زید نے بھی مثل حضرت خبیب کے نہایت دلیرانہ طریقہ سے انکی باتوں کی تردید کر کے جام شہادت نوش کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

ان دونوں صاحبوں کے پہنچے حضرت زبیر نے نعش زمین پر خبیب کی رکھ دی فوراً زمین اسے نگل گئی حضرت خبیب کو بلیغ الحاض اسی لئے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام ہوں اور ماں میری صفیہ بنت عبدالمطلب ہے اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں تمہارا جی چاہے تو تیر دنسے لڑلو اور کہو تو اتر کے تلوار نیزے سے لڑلیں اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیرؓ اور مقدادؓ نے حضور اقدس میں جا کے حال عرض کیا جبریل نے مجلس شریف میں آکے بیان کیا کہ تمہارے ان دونوں یار وبنی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عاصم اور انکے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبداللہ بن انیسؓ انصاری کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہنچانتے نہ تھے آپ نے اسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اسکے دیکھتے ہی تمہارے دل میں خوف آئے گا عبداللہ بن انیس نے اجازت لی کہ جو جی میں آئے اسکے سامنے کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن عرمشہ میں پہنچے اور وہاں اسکا فر کو دیکھا اور موافق نشان وہی جنلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچانا اور اس کے پاس گئے اس نے پوچھا کہ تم کون ہو عبداللہ نے کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ لشکر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنیکو تیاری کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک بنوں اور بہت خوشامد کی باتیں کیں کہ سفیان بہت راضی ہوا عبداللہ اسکے خیمے میں داخل ہوئے اور موقع پاکر سر اسکا کاٹ کے مدینہ کو روانہ ہوئے اور راہ میں ایک غار میں چھپ رہے خدائے تعالےٰ کے حکم سے اس غار میں مثل غار ثور کے مکڑی نے جالا پورد یا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی عبداللہ کی تلاش میں چھٹے بہیر اتلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبداللہ غار سے نکلکر روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس میں پہنچے سر اس لعین کا زیر پائے مبارک ڈالدیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے ایک عصا عبداللہ بن انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں ہاتھ میں رکھیو اسطرح انکو آپنے خوش خبری جنت کی دی تھی وہ عصا عبداللہ کی

سلہ انیس بصیغہ تصغیر ۱۲ سلہ قاموس میں ہے بطن عرمشہ کہنزہ بعرفات یعنے بطن عرفہ بضم عین مہملہ و فتح بائے مہملہ ایک عرفہ میں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

ہر وقت ساتھ رہتا تہا یہانتک کہ بوقت مرگ انہوں نے اپنے ساتھ کفن میں رکہوالیا ۔

فصل آٹھویں قصہ بیر معونہ کے بیان میں

ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بملاعب الاسنۃ تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر میں سے وہ حضور اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اسے اسلام لانے کیلئے اشارہ کیا وہ مسلمان تو نہ ہوا مگر دین اسلام کی اس نے تعریف بہت کی اور کہا میں مسلمان ہو جاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہے آپ کچہہ لوگ میرے ساتھ کردیں کہ وہ میری قوم کو دعوت اسلام کریں اگر وہ مسلمان ہو جاوینگے تو مجھے کچہہ تامل نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہے اس نے کہا کچہہ ڈر نہیں میں اپنی پناہ میں لے لونگا آپ نے ستر آدمی اپنے اصحاب میں سے قراء کہلاتے تھے یعنے قرآن مجید پڑہنے والے انکے ساتہہ کردیئے اکثر وہ انصار میں سی تھے اور بعضے مہاجرین وہ لوگ بہت بزرگ اور مقبول اصحاب میں تھے دنکو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کی حجروں میں پہنچاتے اور راتکو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے منذر بن عمرو کو انپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤسائے نجد اور بنی عامر کو لکھ کے اسے دے دیا عامر بن مالک کا ایک بہتیجا تہا عامر بن طفیل بن مالک اسکو اہل اسلام سے کمال عداوت تھی جب یہ اصحاب بیر معونہ[1] میں پہنچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری[2] اور حارث بن صمہ[3] کو دیئے کہ چراگاہ کو لے جاویں اور خط حرام ابن ملحان[4] کو دیا کہ بنی عامر کو پہنچاویں حرام دو آدمی اور ساتھ لیکے خط پہنچانیکو عامر بن طفیل کے پاس گئے حرام جب متصل اس قوم کے پہنچے اپنے ساتھیوں نے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر مجھے امان ہو تم بھی آئیو اور وہاں جاکے حرام نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لیکے آیا ہوں مجھے ادائے رسالت فرمان رسالت مآب کے لئے امان دیتے ہو ایک کافر نے حرام کے پس پشت سی آکے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنے میں مقصود کو پہنچگیا قسم ہے مالک کعبہ

---

[1] بیر معونہ بفتح میم ضم عین مہملہ دونوں یہ جگہ ہے بلا ہذیل میں درمیان مکے اور عسفان کے ۱۲ [2] ضمری نسبت ہے طرف ضمرہ کے بفتح ضاد معجمہ وسکون میم و رائے مہملہ کہ نام ایک شخص کا ہے اسکی اولاد ہیں کذا فی القاموس ضمہ بصاد مہملہ مکسورہ وتشدید میم [3] ملحان بکسر میم سکون لام و حائے مہملہ ۱۲ منہ

کی اور عامر بن طفیل نے بنی عامر سے واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا انہوں نے بخیال عامر بن مالک کے قبول نہ کیا تب اس کافر نے قبایل سُلم[1] اور عصیہ اور رعل اور زکوان کے پاس آدمی بھیجے بلایا اور لشکر انبوہ لیکر بیر معونہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب لڑے یہانتک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عامر بن فہیرہ کہ غلام حضرت ابو بکرؓ کے تھے اور حضرت ابو بکرؓ نے ابتدائے اسلام میں انکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور ہجرت میں بھی وہ رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ بھی شہید ہوئے اور انکی یہ کرامت اسوقت نمایاں ہوئی کہ فرشتے انکی نعش کو آسمان پر لے گئے سب کافروں نے یہ بات دیکھی حال حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کے لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اڑتے ہوئے اور کافروں کے سواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چل کے اسحال کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیں حارث نے کہا نہیں شہادت مفت ملتی ہے کام کو چھوڑ دیں اور لڑے یہانتک کہ دو کافر حارث نے قتل کئے اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا اسکی ماں کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اس میں چھوڑنا عمرو بن امیہ کا محسوب کیا عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پوچھا عمرو نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تمہارے یاروں میں کوئی گم تو نہیں ہے عمر نے کہا کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ..... ہیں کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ انکو بعد قتل کے آسمان پر اٹھا لے گئے حال قائل حضرت عامر بن فہیرہ کا ایک شخص بنی کلاب میں سے تھا جابر بن سلمٰی نام وہ کہتا ہے کہ جب میں نے نیزہ عامر کے مارا اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فُزتُ وَاللّٰہِ یعنے پا لیا میں نے قسم خدا کی اور میں نے دیکھا کہ عامر کو آسمان پر لے گئے ہیں میں نے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پا لیا ضحاک بن سفیان کلابی سے جا کے پوچھا انہوں نے

[1] سلیم بسین مہملہ بصیغہ تصغیر و عصیہ بعین و صاد مہملتین دیا کے مشددہ بصیغہ تصغیر و رعل بکسر رائے مہملہ و سکون عین مہملہ زکوان قبیلوں کے نام ہیں +

Marfat.com

کہا مطلب یہ ہے کہ جنت کو پالیا میں نے ضحاک سے کہا کہ اسلام کی مجھے تلقین کرو اور
میں سبب مشاہدہ احوال حضرت عامر کہ مسلمان ہو گیا ابو براء بن مالک کو اس قصہ سے کہ
اسکی آن میں اسکے بھتیجے نے فتور ڈالا بہت رنج ہوا اور ان ہی روزوں میں وہ مر گیا اور
عامر بن طفیل کے سر مجلس ربیعہ بن ابی براء نے نیزہ مارا اس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون
سے کہ ایک چھوڑا بری قسم کا اسکے نکلا تہا مر گیا اس نے براہ حماقت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنے دیہات کا اور جنگل تمہارے
حصہ میں رہے اور شہر میرے حصہ میں یا مجھے اپنا خلیفہ بعد وفات کے کر دو نہیں تو میں بڑا لشکر
لاکے تم سے لڑونگا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا یا اللہ
تو خود کام تمام کر دے عامر کا مجھ تک نوبت نہ آنے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن
امیہ ضمری وہاں سے پھرے راہ میں دو شخص مشرک بنی عامر کے انہیں ملے عمرو نے ان
دونوں کو قتل کیا دل میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہے عامر بن طفیل سے جس نے
سب اصحاب بیر معونہ کو قتل کرایا تہا اور وہ دونوں مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی امان میں تھے اسبات کی عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس قتل کی نسبت کہ بخطا واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر ہم عہد تھے لہٰذا
انکو منظور ہوا کہ بمشورت انکے اس معاملہ دیت کو طے کریں اور یہ امر بسبب خزدہ بنی نضیر کا ہوا

فصل نویں غزوہ نضیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپکے مدینہ میں یہود بنی قریظہ بنی نضیر نے کہ ہم واحد ان میں سے.....
ایک محلہ میں باہر مدینہ کے رہتے تھے آپ سے عہد باندہا تہا کہ ہم آپ کیساتھ موافق رہینگے
کچھ بدخواہی نہ کرینگے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ ضمری
دو مشرک بنی عامر کو جیسے کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر
میں تشریف لے گئے اور ان سے اس معاملہ میں کہا انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں
تشریف لائے ہیں ہم آپکی ضیافت کرینگے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کہا جیسے اس امر میں

Marfat.com

عرض کرینگے اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھایا پھر ان ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر لڑھکا کر آپکو قتل کریں اللہ تعالےٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اسبات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اسطرح اٹھے جیسے کوئی قضائے حاجت کے لئے اٹھتا ہے اور مدینہ کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپکی معاودت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لے گئے مدینہ چلے گئے آپ نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے ارادہ فاسد میرے لئے کیا تھا غدر اور نقض عہد تمہاری طرف سے متحقق ہوا اس لئے تمہیں یہ حکم ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ دس دن کی مہلت ہے بعد دس دن کے جو ملے گا اسکی گردن ماری جائیگی یہود نے نہ مانا اور لڑائی کے لئے تیار ہوئے تب آپنے بنی نضیر پر لشکر کشی کی اور انکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کر کے انکی عافیت تنگ کی حال یہود کو درخت خرما کے کہ متصل انکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے مثل اولاد کے بایں خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاویں تو انکی روح پر صدمہ ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کئے بعضوں نے عمدہ قسم کے درخت کاٹے بایں نیت کہ انکے کٹنے سے کافر نکو رنج ہوگا اور بعضے اصحاب نے بری قسم کے کاٹے بایں نیت کہ انکو یقین کامل اسبات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضہ میں آوینگے عمدہ قسم مسلمانونکے لئے بچ رہے اللہ تعالےٰ کو دونوں فعل بمقتضائے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالےٰ نے اپنا حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ط جو کاٹی تم نے ایک قسم درخت خرما کی یا چھوڑی قائم اپنی جڑ پر سو بحکم خدا ہے اور اسلئے ہے کہ یہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے درختوں کے جلانے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ کچھ درخت وہاں جلائے بھی گئے اسی باب میں حضرت بن ثابت کا یہ شعر ہے شعر

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِي لُوَيٍّ ۔۔۔ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لوئی پر آگ لگا دینا بویرہ میں کہ شرارے اسکے اڑتے تھے بویرہ اس جگہ کا نام ہے جہاں درخت خرما بنی نضیر کے تھے اور لوئی حمزہ سے جناب

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اجداد میں ہے بنی لوئی انکی اولاد ہیں حالا نصاریٰ کے دو قبیلہ تھے اوس اور خزرج انمیں ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عہد تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر ایک اپنے معاہد کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ ابی بن سلول منافق خزرج میں سے تہا اسلئے در پردہ اس نے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تہا اور حالت جنگ میں اور پہلے سی بہت تسلی کی باتیں کیا کرتا تہا مگر مدد نہ کر سکا جب بنی نضیر بہت تنگ ہوئے انہوں نے درخواست کی کہ اب ہمیں نکل جانے دو آپنے فرمایا کہ اب یہ بات منظور نہیں مگر اسطرح کہ ہتھیار سب چھوڑ جاویں اور جسقدر اسباب انکے چارپایوں پر لد سکے لیکے مع عیال و اطفال جلاوطن ہو جاویں مطابق اسکے یہود نامسعود وہاں سے نکل گئے مکانوں میں سے بھی کواڑ یا کڑی یا کچھ اور چیز جو بہت اچھی جانی مکان توڑ کے نکال لے گئے اور بسبب عجلت جانیکے مسلمانوں سے بھی انہوں نے مدد لی مسلمانوں نے بھی مکانات انکے توڑ کے انکی چیزیں نکالدیں هُوَ الَّذِیْ[1] اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

اس بحث میں اسی قصہ کا بیان ہے اور وہ لوگ جلاوطن ہو کے بعضے خیبر میں جا بسے بعضے شام میں اور بعضے اور جگہ

فصل دسویں غزوہ خندق کے بیان میں

شرح غزوہ خندق کی ہے کہ یحییٰ ابن اخطب کہ بنی نضیر میں بڑا مفسد تہا مع چند اشرار یہود بعد جلائے وطنی کہ خیبر میں جا رہا اور شب و روز اس فکر میں رہتا تہا کہ اہل اسلام سے انتقام لے اس لئے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیس[2] آدمی کے تھے مکہ کو گئے اور قریش کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی کے لئے بوعدہ اپنی مدد اور تدبیر ات کے آمادہ کیا اور اس بات

[1] وہی ہے جس نے نکالا انکو جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے انکے گھروں سے پہلے باری لشکر جمع کرنے تمہیں گمان نہ تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور انکا یہ گمان نہ تہا کہ انکے قلعہ انکو اللہ سے بچا لیویں گے سو آیا انپر اللہ اس جگہ سے جہاں انہیں خیال نہ تہا اور ڈالا انکے دلوں میں رعب جا پڑ گئے تھے اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں عبرت پکڑو اے آنکھ والو

Marfat.com

پرسباہم انکے عہد مستحکم ہوا ابوسفیان نے چار ہزار آدمی مسلح جمع کئے اور مکے سے روانہ ہوا اور بنی سلیم وغیرہ یہود قبیلہ غطفان کو گئے اور انکو بھی بایں وعدہ کہ ایک سال چھوہارے خیبر کے تمہیں دینگے آمادہ پیکار سید ابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عیینہ بن حصین فزاری کو سردار غطفان کا نہا مع اپنے قبیلے اور چند قبایل کے اسکے ہم عہد تھے منزل مرالظہران میں ابوسفیان سے جا ملے سب ملکر دس ہزار ہوگئے تھے مدینہ کو روانہ ہوئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی صحابہ سے آپ نے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ملک فارس میں دیکھا کہ جب کسی شہر پر بہاری لشکر چڑھ آتا ہے جسکے مقابلہ کی انہیں طاقت نہیں ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اسکی پناہ میں لڑتے ہیں آنحضرت صلعم کو یہ بات پسند آئی اور آپنے خندق کھودنے کا پاس مدینہ کے بجانب کوہ سلع کے حکم دیا اور طرفین مدینہ کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتوں سے محکم تھیں اس غزوہ کو غزوہ خندق اسی سبب سے کہتے ہیں بایں جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہے بمعنے جماعت کے چونکہ کفار جماعتوں کو لے کر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوۂ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت کرتے تھے اور آپکا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابرؓ نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبر آپ کے کھانا کھلانے کی کرنی چاہیئے انہوں نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرایا حضرت جابرؓ نے جاکے حضور میں عرض کیا کہ میں نے تھوڑا کھانا پکایا ہے آپ تشریف لے چلیں آپ نے چلاکے فرمایا کہ اے اہل خندق تمہارے لئے جابرؓ نے دعوت کا کھانا پکوایا ہے جلدی چلو اور آپنے جابرؓ سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پہنچوں ہانڈی نہ اتاریں اور آٹا نہ پکاویں حضرت جابرؓ نے بڑھ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہے اور آپ سب اہل خندق لئے آتے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں اور حضرت جابرؓ نے حکم سنا دیا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپ کے نہ اتاریو۔ اور نہ آٹا پکایو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس

Marfat.com

جاکے آٹے اور ہانڈی میں آب دہن مبارک ڈالدیا اور دعائے برکت کی پھر حضرت جابرؓ کو آپ نے کہا کہ ایک روٹی پکا بنوالی اور بلا لو اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر رہنے دو اس میں سے گوشت نکال نکال کے پیالونمیں دو پھر آپنے کہلانا شروع کیا سب نے کہ ہزار آدمی تھے خوب سیر ہو کے کہایا اور ہانڈی گوشت کی ویسی ہی جوش مارتی تھی جیسی پہلے ہو تھی اس میں گوشت ذرا کم نہ ہوا اور آٹا بھی اتنا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور ایک بکری کے بچے کی گوشت سوا تھے بہت آدمیونے سیر ہو کے کہایا اور کہانا اتنا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اسکے توڑنے سے عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لیگئے اور پھاوڑا یا کدال آپنے اس پتھر پر مارا وہ ایک تہائی ٹوٹ گیا اور اسمیں سے ایک بجلی چمکی جس سے آپکو عمارات ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالے نے ملک شام مجھے دیا پھر آپنے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چمکی اور عمارات فارس کی اسمیں آپکو نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدائے تعالے نے ملک فارس مجھے دیا پھر آپنے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چمکی اور عمارات ملک یمن کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدائے تعالے نے ملک یمن مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا صاف یہ پیشین گوئی جو آپنے فرمائی مطابق اسکے واقع ہوا ملک یمن تو آپکی حیات میں ہی قبضہ میں آپ کے آیا تھا لیکن بسبب انتداد مرتدین اور دعوے نبوت اسود عنسی کے اسمیں خلل ہو گیا تھا حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں وہ خلل رفع ہو گیا اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں شروع ہو گیا تھا اور کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضہ میں آگیا تھا حضرت عمرؓ کے عہد میں کل ملک یمن اور ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضہ میں آیا حال حیی بن اخطب یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محلہ بنی قریظہ میں گیا راہ میں سے ابوسفیان نے حیی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اسکے آنے سے کیا بلکہ اسکو اپنے مکان کے اندر آنیکا اذن نہیں دینا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور سنتے ہی اسکے آواز کے کہا کہ یہ بڑا منحوس ہے اپنی قوم کا تو ستیاناس کر دیا اب ہمارے تباہ کرنیکو آیا ہے لیکن

Marfat.com

اسکی مکر و فریب کی باتوں میں آکر پہلے تو دروازہ کھولا پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا اور کفار قریش اور احزاب کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ احزاب کے ساتھ متفق ہوئے ؛

قصہ عجیب جوان انصاری

بعد مرتب ہونے خندق کے آپ نے وہاں لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت ابو سعید خدری وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابو سعید خدری کے مکان کے سامنے اسکا مکان تھا بایں سبب کہ اسکا نیا بیاہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن آپ نے بوقت چلنے اسکے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتھیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہے اس جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ زوجہ اسکی دروازے پر کھڑی ہے جوان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اس نے کہا کہ جلدی نہ کرو اندر جا کے دیکھ لو کہ مجھے کس چیز نے نکالا ہے جوان اندر مکان کے گیا دیکھا کہ اسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہے جوان نے اس سانپ کو نیزہ مار کر نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جوان کو کاٹ کھایا پھر معلوم نہ ہوا کہ وہ سانپ پہلے موا یا جوان پہلے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا کیجئے کہ یہ جوان زندہ ہو جائے آپ نے فرمایا کہ جاؤ ہتھیار و تکفین کر کے دفن کرو پھر آپ نے فرمایا کہ مکانوں میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں کہ عوامر کہلاتے ہیں جب سانپ مکانوں میں نمودار ہو تو دیکھتے ہی نہ مار ڈالو تین دن اس سے کہدو کہ پھر نہ نکلیو پھر اگر وہ دکھلائی دے تو اسے مار ڈالو آپ نے جوان سے چلتے وقت ہتھیار لے لینے کو جو فرمایا اسکا یہ بھی ایک نفع ہوا کہ جوان کو مکان پر پہنچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوئی **حاصل** جب لشکر کفار کا آ پہنچا خندق دیکھ کر بہت متحیر ہوا اسلئے کہ عرب نے تو یہ صورت کبھی دیکھی نہ تھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہو کے تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور ہمیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت اور لشکر اصحاب اخیار بھی تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور انکو دفع کرتے رہے کتب حدیث میں ہے کہ ایک بار بسبب انکی یورش کے کہ آپ انکی مدافعت میں مشغول رہے ؛

Marfat.com

بیان چار وقت کی نماز قضا ہونے کا

چار وقت کی نمازیں آپکی قضا ہو گئیں کہ بترتیب قضا کیں یعنے مقدم نماز کو پہلے اسکے بعد اس کے بعد والی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور ایک بار عصر کی نماز آپکی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا مَلَاءَ اللّٰہُ بُیُوْتَہُمْ وَقُبُوْرَہُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی الصَّلٰوۃِ الْعَصْرِ یعنے خدائے تعالے کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا انہوں نے ہمیں نماز وسطے سے کہ نماز عصر ہے باز رکھا وسطے کے معنے عربی میں بیچوالی کے بھی ہیں اور افضل کے بھی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی میں مفسرین نے لفظ وسطے کو دونوں طرح تفسیر کیا ہے اور اسبات میں کہ نماز وسطے کون ہے بڑا اختلاف ہے ہر نماز کیطرف لوگ گئے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسبات کو ہے کہ نماز عصر ہے چنانچہ اشباہ النظائر میں لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہے صاف اس مطلب پر دلیل ہے اور بیچوالی ہونے نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ ایک طرف اسکے دو دن کی نمازیں ہیں یعنے فجر و ظہر دوسری طرف اسکے دو رات کی نمازیں یعنے مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو گویا لڑکے بالے اسکے اور گھر بار اسکا سب چھن گیا حال عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا حتے کہ لوگ اسے ہزار مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا فراق آپہنچے کہتے ہیں کہ پچاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا انکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اس نے عہد کیا تھا کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتقام نہ لے لونگا تیل سر میں نہ ڈالونگا سو عمر مذکورہ خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک جگہ تنگ خندق کی پا کے ادہر سے خندق کے اندر گھس آیا اور اس نے مبارز یعنے مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اسکی مبارزت کے لئے بھیجا اور انکے لیے دعائے محفوظی اور غالب آنے کی فرمائی اور ذوالفقار انکو عنایت فرمائی جب حضرت علی عمرو بن عبدود کے مقابل ہوئے انہیں دیکھ کے وہ بہت ہنسا

Marfat.com

حضرت علیؓ نوجوان وکم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تم پر میں کیا ہاتھ ڈالوں اور تمہارے باپ ابوطالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؓ نے کہا میرا جی تو چاہتا ہے کہ خدائے تعالےٰ کی رضا کے لئے تجھے قتل کروں پھر جھپٹ کے حضرت علی اس سے بھڑ گئے اور آپس میں ہتھیار چلنا شروع ہوا اسی اثنا میں حضرت علی نے سر پر لی مگر اس زور سے اس نے مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اسکا سر مبارک حضرت علی میں پہنچا اور حضرت علیؓ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اسکا دور جا گرا حضرت علیؓ نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت میں گرد اڑی تھی کہ لشکر اسلام کو حال نظر نہ پڑتا تھا جب آواز تکبیر کی سنی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا گویا انکی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے تفرقہ ڈالنے کے احزاب میں یہ تدبیر سوچی کہ ایک ثلث پیداوار خرمائے مدینہ کا قبیلہ غطفان اور فزارہ کو دیا تاکہ وہ قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں کو پھر جاویں وہ بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس بات میں مشورہ کیا انصار نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہے کہ ندان طمع خرمائے مدینہ پر دراز کریں جب ہم مشرک تھے تب تو انکا حوصلہ ایسا نہ تھا اب ہمیں خدا تعالےٰ نے عزت اسلام کی دی اب ہم کیوں ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی ایک چھوہارا نہیں دینگے ہمارے پاس اسکے لئے سوا تلوار کے نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے یہ تجویز اس لئے کی کہ سارے عرب نے ایک کمان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا میں نے چاہا کہ اسی جماعت متفرق کر دوں لیکن تمہاری مصلحت نہیں ہے پس کچھ ضرورت نہیں حال ایک شخص کہ اعرہ قبیلہ غطفان میں سے تھے اور نعیم بن مسعود انکا نام تھا حضور میں آکے مشرف باسلام ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں ایک تدبیر خلاف ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ میں کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے اجازت دیں کہ

ف غطفان بفتح غین معجمہ وطائے مہملہ ونام قبیلہ ۱۲ ف فزارہ بفتح فا وزائے معجمہ وراے مہملہ وہا نام قبیلہ ۱۲ ح

ف حسن تدبیر نعیم رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے ۱۲ ف نعیم بضم نون وفتح عین مہملہ وصیغہ تصغیر قاموس میں ہے نعیم کزبیر ۱۲ منہ رح

Marfat.com

جو میرے جی میں آوے سو کہوں میرے اسلام کی انہیں خبر نہیں اور میرا انہیں اعتبار ہے میری بات انہیں اثر کر جائے گی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ میں گئے اور انسے بہت التیام اور نیک خواہی کی باتیں کیں وہ انکی ملاقات سے بہت راضی ہوئے پھر نعیم نے کہا کہ جو تم قریش نے اور غطفان سے موافق ہوئے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے نقض عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تمام کرینگے اور پھر جاویں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر فوج کشی کر کے تمہارا کام تمام کرینگے اور تمہیں تنہا انکے مقابلہ کی طاقت نہیں یہود نے کہا اب اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے کہا اب میری یہ صلاح ہے کہ تم قریش اور غطفان کو بھیجو کہ تمہیں دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اوّل کے دیویں کہ تمہارے پاس رہیں تاکہ جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا قصد کریں بضرورت حفظ اپنے سرداروں یا انکی اولاد کے قریش اور غطفان کو تمہاری مدد کے لئے آنا ضرور ہوگا اگر وہ اسبات کو مان لیں تو سمجھ لو کہ دل سے انکو تمہارا خیال ہے نہیں تو وہ دل سے تمہارے دوست نہیں یہود بنی قریظہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا کہ ہم قریش سے یہی پیغام کرینگے بعد ازیں نعیم وہاں سے اٹھ کے قریش کے پاس آئے ان سے پہلے اپنا اخلاص اور نیک خواہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریظہ کی ہم نے ایک خبر سنی ہے تم سے خیر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنی قریظہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریدہ دل گئے ہیں اور انہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد نہ کرینگے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کہلا بھیجا ہے کہ تمہاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا جب تم قریش میں سے کچھ عمدہ آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرا دوگے سو بنی قریظہ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش میں سے چند آدمی طلب کر کے تمہارے حوالے کر دینگے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ بھیجو قریش نے یہ خبر سن کر نعیم کی خیر خواہی کا احسان مانا اور نعیم وہاں سے اٹھ آئے اور غطفان کے لوگوں سے بھی یہی بیان امر کر دیا بعد ازاں قریش نے بنی قریظہ کو کہلا

لہ اول اسے کہتے ہیں کہ کسی سردار کی اولاد یا قریب کا کوئی بادشاہ یا امیر اپنے پاس لکھے اس خیال سے کہ وہ شخص بے خیال اپنی اولاد کے مخالف نہ کرے ۱۲ منہ

Marfat.com

بھیجا کہ ہمیں یہاں پڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد کے لئے آؤ تو یکبار کی حملہ
کرینگے اس کے جواب میں بنی قریظہ کی جانب سے اسی تقریر سے جو نعیم نے بتائی تھی پیغام
آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں بنی قریظہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مل گئے ہیں اور صاف اسبات سے انکار بنی قریظہ کو کہلا بھیجا بنی قریظہ نے کہلا نعیم
سچ کہتا ہے حقیقت میں قریش دل سے ہمارے دوست نہیں اور قرار واقعی یہود بنی قریظہ اور
قریش میں بگاڑ ہو گیا ف حدیث میں آیا ہے اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ یعنے لڑائی فریب ہے مطابق
اسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب اور جھوٹ گناہ نہیں بلکہ موجب ثواب ہے ہاں
غدر یعنے خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی جائز نہیں حال جب قریش اور احزاب کو
زیادہ دن گذر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی اور بسبب ناموافقت بنی قریظہ کے ان کے
دل سرد ہو گئے اللہ جل جلالہ نے ایک پوروائی ہوا نہایت تیز و تند بھیجی جس کی خیمونی طنابیں
ٹوٹ گئیں میخیں اکھڑ گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کر دند مچایا ہانڈیاں الٹ گئیں شدت
سردی اور تند ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانیکا مصمم ہو گیا اس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر
کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کوئی جا کے احزاب
کی خبر لاوے پھر آپ نے تعین حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اس کام کیلئے مامور فرمایا اور سردی
شدت کی جو پڑتی تھی اس سے محفوظی کے لئے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ ببرکت آپ کی دعا
کے مجھے جانے آنے میں مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں حمام میں چلا
جاتا ہوں اور آپ نے فرمایا تھا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالیو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں متصل
خیمہ ابوسفیان کے جا پہنچا اندر خیمہ ابوسفیان کے آگ جلتی تھی اس سے ابوسفیان تاپ
رہا تھا میرے جی میں آیا کہ ابوسفیان نے لشکر کے لوگوں سے کہا اس میدان میں پڑے
پڑے تنگ آ گئے ہیں سردی کی یہ تکلیف ہے ہوئے تند نے یہ بلا نازل کی ہے یہود بنی قریظہ
نے بیوفائی کی اب یہاں ٹھہرنا ہرگز صلاح نہیں پھر لشکر میں واسطے کوچ کے پکار دیا حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس میں پہنچائی اور اسی رات لشکر کفار چلا
گیا سورۃ احزاب میں اس غزوے کے حالات کا ذکر ہے اور اس آیت

Marfat.com

میں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ۔ ہوا کا اور ملائکہ کا مامور ہونا واسطے دفع لشکر کفار کے مذکور ہے حال صحیح بخاری میں ہے جب لشکر کفار پھر گیا آپ نے فرمایا اَلْاٰنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَا اب ہم ان پر چڑھ جاوینگے اور وہ ہم پر چڑھ کے آ نہ سکیں گے سو مطابق پیشین گوئی کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے پھر کفار آپ پر لشکر نہ لا سکے آپ ہی انپر غزوہ فتح مکہ میں لشکر لے گئے

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب کے دولت خانہ میں تشریف لائے آپ نہا رہے تھے کہ حضرت جبریل آئے اور آپ سے کہا کہ تم نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہم نے ابھی نہیں کھولے خدائے تعالےٰ کا حکم ہے کہ فوراً بنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپ نے اسیوقت روانگی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلہ میں اصحاب روانہ ہوئے راہ میں آفتاب غروب ہونے لگا بعضوں نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلد پہنچنا ہے نماز کا قضا کرنا مقصود نہیں اور بعضوں نے نہ پڑھی بنی قریظہ میں پہنچکر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال سنکے کسی پر عتاب نہیں کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطائے اجتہائی سے مواخذہ نہیں ہوتا دونوں میں سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے حنفیہ کے مشابہ ہیں اور قضا کرنیوالے شافعیہ کے حال آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ انکا تنگ کیا یہانتک کہ انہوں نے گڑھی سے اترنا چاہا۔ ابو لبابہ انصاری سے کہ قبیلہ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اسبات میں مشورت کی اور کہا کہ ہم اسبات پر اتر آویں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہمارے لئے حکم دیں ہمیں منظور ہے ابو لبابہ نے کہا بہتر ہے مگر اسوقت اپنے گلہ پر ہاتھ رکھا اس اشارہ کو کہ آپ قتل کا حکم دینگے پھر اسیوقت یہ سوچے کہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسول سے خیانت کی وہاں سے روانہ ہو کے اپنے تئیں مسجد

لہ اے ایمان والو یاد رکھو اللہ کا احسان جو کیا تم پر جب آئیں تم پر مصیبتیں پھر بھیجی ہمنے انپر ہوا اور ایسی فوجیں جو تمنے نہیں دیکھیں

Marfat.com

شریف کے ستون میں باندھ دیا اور کہا جب خدائے تعالےٰ میری توبہ قبول کریگا تب ہی کھلونگا پندرہ دن تک بندھے رہے ایک لڑکی انکی انہیں کہا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کے لئے کھول دیتی تھی آپ نے ابو لبابہ کے بندھنے کی خبر سنکر فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو میں انکے لئے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں جا بندھے جب تک خدائے تعالےٰ کا حکم نہ آویگا میں نہ کھولونگا القصہ پندرہ دن بندھے رہے تب اللہ جل جلالہ نے حکم انکی معافی قصور کا بھیجا آپ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابو لبابہ کو پکار کے خبر دی لوگ دوڑے کہ انہیں کھول دیں ابو لبابہ نے کہا مجھے کوئی نہ کھولے میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے کھلونگا۔ صبح کو آپ نکلے ابو لبابہ کو اپنے دست مبارک سے کھولدیا +

جان دینا ایک یہودیہ کا محبت خاوند میں +

ایام محاصرہ میں ایک یہودی کی زوجہ نے کہ شوہر سے بڑی محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہے اب تیری جان بچتی نظر نہیں آتی تیری جدائی کا بہت قلق ہے یہودی نے کہا تجھے کیا رنج ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو نہیں مارتے ہیں لونڈی کر لیتے ہیں اس نے کہا کہ بغیر تیرے مجھے جینا پسند نہیں یہودی نے کہا کہ اگر تو سچی ہے فلانے برج کے تلے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو ادھر پتھر لڑھکا کے ایک مسلمان کو مار ڈال اس کے قصاص میں البتہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے قتل کرینگے یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جانیکی ہے اس کافرہ نے ایسا ہی کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے حجرے میں بیٹھی تھی ایک شخص نے اسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اٹھی اور کہا مجھے قتل کو بلاتے ہیں میں نے کہا ہماری شریعت میں عورتوں کو قتل نہیں کرتے اس نے اپنا قصہ بیان کیا مجھے اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اٹھی حال بنی قریظہ نے گھر کے درخواست کی کہ ہم اس طرح اترتے ہیں کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لئے حکم دیں ہمیں منظور ہے وہ صحابی انصاری قبیلہ اوس میں سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور انکے عزیز وہ خندق میں تیر ہاتھ کی ایک رگ میں لگا تھا

Marfat.com

کہ خون بند نہیں ہوتا تہا انہوں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہے تو مجھے مہلت دے کہ میں خوب میدان جنگ میں اس سے لڑاؤں نہیں اس تیر سے میری شہادت ہو جاوے لیکن اتنی مہلت مجھے ہو کہ میں بنی قریظہ کی بدعہدی کی سزا دیکھ لوں فوراً خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ اسکے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو یہ خیال تہا کہ جیسے عبداللہ بن ابی نے اپنے ہم عہدوں یعنے قینقاع کی رعایت کر کے جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس باب میں اور لوگوں نے بھی حضرت سعد سے کہا لیکن انہوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد ان میں کے قتل کئے جاویں گے اور عورتیں لڑکے لونڈی غلام کر لئے جاویں اور مال وجائیداد ان کا سب ضبط ہو آپ نے فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی بنی قریظہ کو جتنے مرد تھے قتل کروا دیا اور عورت ولڑکوں کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ وغیر منقولہ سب اہل اسلام میں حسب الحکم خدا تعالےٰ تقسیم ہوا ؛

فصل بارہویں قتل کعب بن اشرف کے بیان میں

کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تہا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکہتا تہا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اسکے قتل کے لئے مامور ہوئے انہوں نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی میں آوے کہیں پھر کعب بن اشرف کے پاس گئے اس سے ان کا ایک رابطہ قدیم تہا اس نے پوچھا کہ کیسے آئے انہوں نے کہا کہ ضرورت قرض لینے کی ہے جب سے یہ شخص آیا ہے اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تب سے ہم کو بڑی زیر باری ہے ہمیشہ نئے نئے خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہیں کعب نے کہا کہ آئندہ زیادہ اسکے رکھنے سے پشیمانی حاصل کرو گے یعنے

؎ یہ قصہ اگرچہ ۴ سنہ میں واقع ہوا مگر اس مقام پر بمناسب قصہ ابو رافع کے لکہا گیا اور غزوہ احد سے تا غزوہ بنی قریظہ سب فصلوں میں ایک کو دوسرے سے علاقہ ہے لہٰذا وہ سب مفصل لکہے گئے ؎ بفتح تمیم ولام و ہمزہ

Marfat.com

انہیں نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہے اس لیے
ابھی انکا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز دیکھتے ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محمد بن مسلمہؓ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازیں قرض کے
باب میں اس نے کہا کہ کچھ رہن کے لئے لے آؤ آخر گفتگو میں یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ
نے کہا کہ کچھ ہتھیار میں رہن کے لئے شام کو لے آؤنگا۔ شام کو محمد بن مسلمہ مع ابو نائلہ
کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اسوقت اندر مکان کے زنانے میں
تھا انہوں نے اسکو بلایا اس نے ارادہ باہر آنے کا کیا اسکی زوجہ نے کہا کہ تم مت جاؤ اس
آواز سے خون ٹپکتا ہے صحیح بخاری میں اسی قدر ہے اور بعضے روایات میں ہے کہ اس نے
بہت مبالغہ روکنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نہ مانا اور کہا کہ کچھ اندیشہ نہیں میرا دوست
محمد بن مسلمہؓ اور رضاعی بھائی میرا ابو نائلہ ہے اپنے کام کے لئے آئے ہیں لکھا ہے کہ وہ عورت
کا بہنہ بھی آواز سنتے ہی اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں القصہ کعب باہر آیا اور
محمد بن مسلمہؓ کے ساتھ ہوا ابو نائلہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں ان تینوں کا نام عبس
بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہے اور اسکے آنے سے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ
عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ میں بالوں میں ہاتھ لگانے کے بہانے سے
کعب کے بال پکڑ لونگا تب تم اسکا سر کاٹ لیجیو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو
لگائے تھا محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ تم اسوقت خوب ستھرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو
خوب تمہارے بدن میں مہکتی ہے اس نے کہا کہ میرے پاس عورتیں بہت پاکیزہ ہیں اچھی
اچھی خوشبو میرے لگتی ہے انہوں نے کہا کہ تمہارے سر کے بالوں میں بہت اچھی خوشبو
آتی ہے اگر اجازت ہو تو میں ہاتھ میں لے کے سونگھوں اس نے کہا بہت اچھا محمد بن مسلمہؓ
نے اسکے بال ہاتھ میں لئے اور سونگھنے لگے اور ساتھیوں کو سونگھائے پھر دوسری بار
سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اسکے بالوں کو پکڑا اور ہمراہیوں سے کہا کہ
لو۔ انہوں نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس میں آکے خبر کی اور سر ناپاک کعب
کا آپکے قدموں تلے خاک مذلت پر ڈالدیا آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوۃ

Marfat.com

میں لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹ کے حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور یہی مدارج النبوۃ میں ہے کہ بوقت سر کاٹنے کعب کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیوں ہی کے تلوار سے زخم آیا تھا اور خون جاری تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے مل دیا وہ فوراً اچھا ہوگیا ۔

فصل تیرہویں قتل ابو رافع یہودی کے بیان میں

ابو رافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی میں خیبر کے متصل رہتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیتا تھا اور اسباب میں مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کرکے اس کے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک متصل اس گڑھی کے پہنچے اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اور ڈھب لگے گا تو چپکے سے گھس کے ابو رافع کا کام تمام کروں گا جب اسکے دروازے کے پاس پہنچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم ہوگیا تھا اسکی تلاش کے لئے کچھ لوگ مشعل لے کے نکلے تھے یہ ان لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازے میں داخل ہوئے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اسطرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو بیٹھتا ہے دربان نے سمجھا کہ گڑھی کا آدمی ہے کہا اے بندہ خدا جلد آ میں کواڑ بند کرتا ہوں عبداللہ بن عتیک دروازے میں داخل ہوگئے کہتے ہیں کہ ایک گدھے کے تھان میں چھپ رہا اور دربان نے جہاں کنجیاں رکھ دیں انکا میں نے دھیان رکھا جب وہ سو رہا میں نے وہ کنجیاں اٹھالیں ابو رافع کے پاس کہ بالاخانے میں تھا۔ دیر تک قصہ گو قصہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا میں بالاخانے پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آسکے ابو رافع اپنے اہل وعیال میں سوتا تھا مجھے معلوم نہ ہوا کہ کہاں ہے میں نے پکارا کہ اے ابو رافع۔ وہ بولا اسکی آواز پر میں نے تلوار

Marfat.com

لگائی تلوار نے کچہہ کام نہیں کیا ابو رافع نے ایک چیخ ماری اور میں اسکے مکان سے باہر ہو گیا اور ذرا ٹھہر کے پھر مکان کے اندر جا کے میں نے آواز بدل کے کہا کیا ہے ابو رافع کیوں آواز کی اس نے کہا خرابی ہو تمہیں ابھی کسی نے مجہہ پر حربہ کیا تب میں نے بڑھ کے اسکے پیٹ پر تلوار رکہہ کے اس زور سے دبائی کہ پیٹھ کی ہڈیوں کی جانب پہنچ گئی اور وہاں سے دروازے کھولتا ہوا چلا زینہ پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجہا کہ زمین آگئی پاؤں دہوکے سے بڑھا کے دہرا میں گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ گئی میں نے پگڑی پھاڑ کر پٹی چوٹ پر باندہی اور دروازے سے نکلکر گڑہی کے متصل ٹھہرا بایں ارادہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہوئے گا کہ ابو رافع مر گیا تب یہاں سے چلونگا جب صبح ہوئی تب میں نے سنا کہ قلعہ کے برج پر نوحہ کرنے والی عورت نے پکارا اَلْعٰی اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ خبر موت سناتی ہوں میں ابو رافع تاجر اہل حجاز کی تب میں نے وہاں سے چلکے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچکے قتل ابو رافع کی خبر دی اور کہا تم جاکے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں ابھی آتا ہوں اور لنگڑاتا چلا مگر یاروں سے جلد پہنچا اور سب حال حضور میں عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپ نے دست مبارک چوٹ کی جگہ پر پھیرا فوراً پنڈلی کی ہڈی جڑ گئی پاؤں بالکل اچہا ہو گیا ایسا کہ گویا کبھی چوٹ نہیں لگی تھی +

فصل چودہویں قصہ افک کے بیان میں

منجملہ وقائع زمان ہجرت کے قصہ افک ہے افک کہتے ہیں جہوٹ اور تہمت لگانے کو حضرت عائشہ کو تہمت منافقین نے لگائی تھی اور مخلصین بھی براہ نادانی اس میں شریک ہو گئے تھے شرح اس قصہ کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ مریسیع میں اور اسی کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے تھے اور حضرت عائشہ آپکے ساتہہ تھیں ایک ہودے میں سوار ہوا کرتی تھیں بعد فراغت کے اس غزوہ سے پھرتے وقت ایک دفعہ رات کو قضائے حاجت کے لئے اٹھ کے گئیں ایک مہرہ انکے گلے میں تہا وہ کہیں ٹوٹ پڑا راہ سے اسکی تلاش کو پھر گئیں تلاش میں اسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جو آدمی ہودے کے اٹہانے اور اونٹ پر رکھنے کیلئے مقرر تھے انہوں نے خالی ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ ان

دنوں میں کم عمر ہلکی دبلی پتلی تھیں اس سبب سے خالی بھرے ہودے کی اٹھانیوالے کو تمیز نہ ہوئی
حضرت عائشہ کمہرہ پاکے پھر کے لشکر میں جب پہنچی دیکھا کہ لشکر روانہ ہوگیا ہے بدن پر کپڑا لپیٹ
کر وہاں لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابہ کہ صفوان بن معطل انکا نام تہا انکو آپکا حکم تہا کہ جب
لشکر روانہ ہووے تب وہ چلیں اور سب لشکر کے آخر میں انکا ڈیرا ہوتا تہا تاکہ جو چیز رہ گئی
ہو تو اسکو لیتے آویں وہ وہاں پہنچے حضرت عائشہ کو اسحالت پر دیکھ کر چلا کے اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا حضرت عائشہ انکی آواز سے جاگ پڑیں اور منہ چھپالیا اور صفوان نے
اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ رض اسپر سوار ہوئیں صفوان نے مہار اونٹنی کی پکڑلی اور لشکر میں
حضرت عائشہ کو پہنچادیا منافقین نے صفوان سے حضرت عائشہ رض کو متہم کیا عبداللہ بن
ابی سلول کہ منافقین کا سردار تہا اس نے مدینہ میں اس قصہ کو مشہور کیا اور چرچا
اسکا پھیلایا۔ حسان بن ثابت انصاری اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش منجملہ مخلصین بھی
اسمیں مبتلا ہوگئے حضرت عائشہ کو اسکی خبر نہ تھی مدینہ میں پہنچنے کے بعد انہیں بخار آنے
لگا کچھ افاقہ نہ ہوا تہا کہ ایک بار وہ رات کو مسطح کی ماں کے ساتھ واسطے پاخانہ کے
باہر گئی تھی تب تک مکانوں میں پاخانے نہیں بنے تھے راہ میں مسطح کی ماں نے مسطح کو
کوسا کہا تعس مسطح ہلاک ہو مسطح حضرت عائشہ نے کہا کہ مسطح کو کیوں کوستی ہو وہ اصحابی
ہے کہ بدر میں حاضر ہوا تہا مسطح کی ماں نے کہا کہ تمہیں خبر نہیں جس طوفان میں وہ شریک
ہے اور مقولہ افک والونکا بیان کیا حضرت عائشہ رض کے ہوش جاتے رہے بخار زیادہ
چڑھ آیا اور صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر گھر چلی
گئیں اور ماں سے یہ قصہ بیان کیا اور رونا شروع کیا ایک دن اور دو رات برابر روتی
رہیں آنسو تھمتے ہی نہ تھے صبح کو ایک عورت انصار کی وہاں آئی اور انکے ساتھ رونے
میں شریک ہوئی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس قصہ کا رنج ہوا۔ اور

لہ بکسر میم و سین مہملہ ساکنہ و طائے مہملہ مفتوحہ و حائی مہملہ بن اثاثہ بضم ہمزہ و ثائے مثلثہ دیگر وہا نام صحابی برادر
خالہ زادہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۱۲ سے حمنہ بفتح ہائے مہملہ و میم ساکنہ و نون وہا بنت جحش بفتح جیم و سکون حائے
مہملہ و شین معجمہ صحابیہ خواہر زینب بنت جحش کی کہ ازواج مطہرات میں تھیں ۱۲ منہ

Marfat.com

آپ نے تفتیش کی عورت خادمہ سے کہ بریرہؓ انکا نام تہا پوچہا اس نے تعریف حضرت عائشہؓ کی بیان کی اور کہا کہ لڑکی ہے بیخبر خمیر کر کے رکہہ دیتی ہے بکری کا بچہ آکر کہا جاتا ہے یعنے کچہہ دنیا کی چہل پل نہیں جانتی اور اکثر صحابہ نے بھی کلمہ خیر ہی کہا ایک دن آپ نے خطبہ بھی اس باب میں فرمایا اور کہا کہ میں اپنے اہل کا سوائے نیکی کے اور کچہہ نہیں جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہیں اسکی آمد و رفت میرے یہاں جب ہوئی ہے میرے ہی پاس میرے سامنے ہوئی لیکن چونکہ انبیائے کرام میں شائبہ بشریت ہوتا ہے تا زمانیکہ جناب باری سے برات حضرت عائشہؓ کی نازل نہ ہوئی آپ کو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ ان دنوں کچہہ لطف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے آپ پر کم پاتی تھیں جب میں ماں کے گھر آئی ایک دن آپ نے وہاں آکے روتے دیکہہ کے فرمایا کہ اے عائشہؓ اگر تجہہ سے گناہ نہیں ہوا ہے تیری پاکی خدائے تعالے ظاہر کر دے گا اور اگر گناہ ہوا ہے تو توبہ کر لے اللہ غفور الرحیم ہے میں نے اپنے باپ سے کہا کہ تم آپکی بات کا جواب دو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ تم اسکا جواب دو انہوں نے بھی کچہہ جواب نہ دیا اور میرے آنسو تھم گئے میں نے کہا کہ میں نہیں جانتی ہوں۔ کہ تم لوگوں نے جو بات سنی اسکا تمہیں یقین نہ ہوگا اور اگر میں اقرار کرونگی حالانکہ میں بے گناہ ہوں تو تم لوگ یقین کروگے میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔ اب صبر ہے اچہا اور اللہ کی مدد چاہیئے تمہاری باتوں پر مارے غم کے اس وقت حضرت یعقوبؑ کا نام ان کی زبان پر نہیں آیا اس لئے انہیں یوسف علیہ السلام کا باپ کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجہتی تہی کہ میرے لئے قرآن مجید میں وحی نازل ہو بلکہ مجھے گمان تہا کہ میرے معاملہ میں خواب کے طریق پر آپ کو اطلاع میری بے جرمی کی ہو جائیگی لیکن اللہ تعالے کی کریمی کہ آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت طاری ہوتی تھی

Marfat.com

کہ لوگ پہنچان جاتے تھے۔ آمد وحی کو اور جاڑے کے دنوں میں آپ کو عرق آجاتا تہا جب وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپ نے ہنس کے فرمایا کہ اے عائشہ خدائے تعالےٰ نے تمہاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتیں اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ آخر رکوع تک پڑھ کر سنائی میں شکر الٰہی بجالائی میری ماں نے کہا کہ آپ کے پاس جاؤ میں نے کہا کہ اسوقت تو میں اپنے اللہ ہی کا شکر کرتی ہوں پھر آپ نے جاکے ان لوگونکو جنہوں نے یہ طوفان برپا کیا تہا اور اسمیں شریک تھے طلب کرکے اسی اسی درے حد قذف کے لگوائے ف ایسے حالات کے واقع ہونے میں معاملات انبیاء و اہلبیت میں بہت حکمتیں ہوتی ہیں بعض شروع صحیح بخاری میں قصہ افک کی حکمتیں شمار کی ہیں اور بہت لکہی ہیں منجملہ انکے ایک یہ ہے کہ سبب ہوا نازل ہونے تعریف عائشہ کا قرآن مجید میں دوسرے یہ کہ جو مصیبت مومنین کو پہنچتی ہے سبب ہوتی ہے بڑے ثواب اور رفع درجات کی اور ایسی تہمت غلط محض سے متہم ہونا بڑی مصیبت ہے تیسرے یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات میں منکشف ہو جائے اور خدائے تعالےٰ کے بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمانونکی شان ایسے معاملات میں مقتضے اس بات کی ہے کہ کہیں سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ اور گمان نیک رکھیں اور کہیں یہ بات ہماری زبان پر لانے کے قابل نہیں اور یہ بات کھلی کھلی جہوٹ ہے چوتہی یہ کہ ہمیشہ مسلمانوں بے گناہ کو جب انپر کوئی جہوٹی تہمت لگے ذریعہ تسلی ہو اپنے دلکو سمجہالیں کہ جب جناب مطہرہ سی پاک دامن پر لوگوں نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہے پانچویں یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدائے حضرت عائشہؓ کے صبر جمیل کرے کہ سوائے رونے اور عجز و نیاز جناب ایزدی اور مدد مانگنے کے اس سے اور کوئی بات حضرت عائشہؓ سے ظہور میں نہ آئی حال حضرت ابوبکر صدیقؓ اور مسطح بن اثاثہ سے قرابت تھی وہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور مفلس تھے ابوبکر صدیقؓ نے کچہہ انکے خرچ کے لئے مقرر کر دیا تہا جب افک میں وہ شریک ہوئے حضرت ابوبکر نے خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کہائی کہ انہیں خرچ

۱؎ بیشک جن لوگوں نے طوفان بنایا ایک جماعت ہے تم میں سے ۲؎ پاک ہے یہ تو بڑا بہتان ہے ۳؎ مسطح بکسر میم و سکون سین مہملہ و طائے مہملہ اثاثہ بضم ہمزہ و ثائے مثلثہ ۱۲ منہ

نہ دیں اور یہ آیت اس باب میں نازل ہوئی وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ حضرت صدیق نے یہ آیت سن کے کہا کہ اللہ تعالےٰ کی مغفرت کی ہمیں تمنا ہے اور خرچ معمولی سلطح کا جاری کیا۔

فصل پندرھویں آیت تیمم کے بیان میں

ایک جہاد میں آپ تشریف لے گئے تھے رات کو حضرت عائشہؓ کا ایک مہرہ گردن کا زیور گم ہو گیا آپ نے وہاں توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابوبکر حضرت عائشہ پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہ پر آپ کو ٹھہرایا جہاں پانی نہیں ملتا مسلمانوں کو نماز کے لئے حیرانی ہو اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی نازل فرمائی تب اسید بن حضیر نے کہ اجلہ اصحاب انصار سے تھے کہا یہ بھی ایک برکت تمہاری ہے اے آلِ ابی بکر کہ تمہارے سبب سے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محمل کو اٹھایا وہ گردن بند اسکے تلے نکل آیا قدرت خدا اس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے میں یہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہوا۔

فصل سولھویں قصہ حدیبیہ کے بیان میں

ایک عمدہ واقعہ زمان ہجرت میں قصہ صلح حدیبیہ کا ہے شرح اسکی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ مکہ کو تشریف لے گئے ہیں اور آپ نے عمرہ ادا کیا ہے آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب کو شوق مکہ اور تمنائے زیارت خانہ کعبہ

سلہ بعضے کہتے ہیں کہ غزوہ بنی مصطلق ہی میں قصہ نزول آیت تیمم کا ہوا اور اس سفر میں دو بار ہار گردن حضرت عائشہ صدیقہ کا گم ہوا۔ ایک سبب نزول آیت تیمم کا ہوا دوسری بار قصہ افک کا اور بعضے کہتے ہیں غزوہ میں ہوا یعنے ذات الرقاع میں اور وہ ۷ھ میں ہوا انتہا ۱۲ سلہ اسید بضم ہمزہ و سین مہملہ مفتوحہ و یاء و دال مہملہ بن حضیر و بجائے مہملہ ضاد معجمہ و یاء و راء مہملہ بصیغہ تصغیر صحابی انصاری جلیل القدر ہیں ۱۲ منہ رحمتہ اللہ تعالےٰ۔

Marfat.com

سے بیقرار تھے خواب سن کے سب نے تیاری سفر کی کردی اور حضور اقدس نے بھی۔ اور مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہانتک کہ متصل مکہ کے پہنچ گئے اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز مکہ میں نہ آنے دینگے اور اونٹنی آپ کی کہ قصوا اسکا نام تھا اور آپ اسپر سوار تھے مکہ کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اسے اٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصوا کی عادت تو بیٹھ جانے کی نہ تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی خدائے تعالےٰ کے حکم سے بیٹھی ہے جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ الٰہی قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہیں گے کوتاہی نہ کرونگا یہ کہہ کے اونٹنی کو اٹھایا وہ اٹھہ کھڑی ہوئی پھر آپ نے وہاں سے پھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے اس کے پاس میدان ہے وہاں ٹھہرے حال بعد پہنچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہوگئی صحابہ نے عرض کیا کہ سوائے اتنے پانی کے کہ ایک ظرف میں اس وقت آپ کے سامنے تھا لشکر میں مطلق پانی نہیں آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا پانی درمیان سے انگلیوں کے مانند چشموں کے جوش مارنے لگا سبھوں نے پانی پی لیا اور وضو کرلیا حضرت جابر سے کہ راوی اس حدیث کے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے جابر نے کہا کہ اگر لاکھہ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال ایک پانی کے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ میں یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ میں تھا رہا تھا آپ نے کنوئیں کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا اور کلی اس پانی میں کرکے دعا کی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈالدیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سو اس کنوئیں میں اتنا پانی ہوگیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہوگئے اسے پیتے رہے اور جب تک لشکر وہاں رہا پانی کم نہ ہوا اور اسی سے پیتے رہے حال بعد اقامت آپکے حدیبیہ میں کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں اور عمرہ نہ کرنے دیں بدیل بن ورقہ خزاعی آپ کے لشکر میں آیا اور قریش کا لشکر جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں لڑنا ہرگز منظور نہیں ہم صرف عمرہ کرنے آئے ہیں اور قریش سے یہ کہدینا چاہیئے کہ ایک مدت قرار دے کے ہم سے صلح کردیں اس مدت تک میں اور کافروں سے لڑتا رہوں اگر میں غالب آؤں تو وہ بھی اگر چاہیں اوروں کی طرح میری اطاعت کرلیں اور جو مغلوب ہوں تو مطلب انکا حاصل کریگا

Marfat.com

اس نے جاکر قریش سے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے کے لئے آئے ہیں انکا روکنا ہرگز مناسب نہیں اور پیغام آپکا ادا کیا مگر قریش ہموار نہ ہوئے پھر عمر بن مسعود ثقفی آپ کے حضور میں آیا اور اسبات میں گفتگو کرنے لگا اثنائے گفتگو میں کہیں اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ جو تمہارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ مت کیجیو تمہیں چھوڑ کے بھاگ جاوینگے حضرت ابوبکر صدیق کو یہ مقولہ اسکا بہت ناگوار ہوا انہوں نے کہا امصص بظر اللات انفر منہ چوس بظرات کا کیا ہم آپکو چھوڑ بھاگ جاوینگے حضرت ابوبکر صدیق نہایت غصہ سے بے تاب ہوگئے لہذا فحش زبان پر لائے نظر کہتے ہیں کہ پارہ گوشت کہ جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہے ہندی میں اسکا نام مشہور ہے عروہ نے کہا کہ یہ کس نے بات کہی پھر جب اسے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تب اس نے کہا کہ تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں کیا ہے تو میں ضرور جواب دیتا حالت گفتگو میں عروہ ریش مبارک پر بار بار اپنا ہاتھ پہنچاتا تھا مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ میں تلوار تھی مارتے اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری مفسدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے ایذا دیتا ہے اور ایک قصہ ایام جاہلیت میں حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے بشکل انکی اصلاح کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جاکے قریش سے کہا کہ میں نے بادشاہوں کے دربار اور انکے تابعین کو دیکھا ہے جیسا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو جانثار اور فرمانبردار پایا کسی بادشاہ کے تابعین کو نہیں دیکھا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آب دہن یا آب بینی کسی پر جا پڑتا ہے اپنے بدن پر مل لیتے ہیں آب وضو کو اس طرح تبرکاً لیتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اسپر آپس میں کٹ مریں اور جسکام کو آپ فرماتے ہیں ہر یک جھپٹتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں یہ حکم بجالاؤں اور آپ کی طرف تند نگاہ سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے باتیں کرتے اور مشورت عروہ نے قریش کو صلح دی حال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجوینکی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجیں حضرت عمرؓ سے جانیکو بطور سفارت

Marfat.com

کے کہا انہوں نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے معلوم ہے مجھ سے معاملہ انکا
نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا انکے قرابت دار اور حمایت کرنے والے قریش
میں بہت تھے حضرت عثمانؓ قریش میں پہنچے اور پیغام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ادا کیا وہ ان سے بمحبت پیش آئے لیکن اس بات پر کہ عمرہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مکہ میں آنے دیں ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر تم چاہو طواف
کرو تمہیں ہم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا مجھ سے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمرہ کرلوں بعضوں نے حضور میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا بخوشی خاطر عمرہ کرینگے آپ نے
فرمایا کہ عثمان بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کرینگے پھر لشکر میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ
کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں پکار کے کہہ دی آپ یہ خبر سنکر بہت
جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ[1] کے تلے بیٹھ گئے آپ نے سب اصحاب
سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہے کفار سے لڑیں گے اور منہ نہ موڑینگے
سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان نثاری بیعت کی آپ نے یہ بیعت جہت کہ یہ
بیعت خدائے تعالےٰ کی جناب میں بہت مقبول ہوئی والی تھی اور اہل بیعت کو درجات
عالیات ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ کو بھی اس بیعت میں شریک کرلیا اور فرمایا کہ
عثمان خدا اور رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا یا ہاں ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور
کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمان کیلئے ہے اور حضرت عثمان کی جانب سے بیعت کرلی خدا تعالےٰ
اس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں اس باب میں آیت بھی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ تحقیق اللہ تعالیٰ راضی
ہوا مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تمہ سے درخت کے تلے سو جان لیا اللہ تعالیٰ نے جو اسکے
دلوں میں تھا یعنے اخلاص قلبی کو پھر اتارا اطمینان اور چین انپر اور انعام میں دی انکو ایک فتح نزدیک اور

[1] سمرہ ایک درخت خاردار عرب کا مشہور ہے ۱۲ [2] ذکر بیعت رضوان ۱۲ منہ

Marfat.com

بہت سی غنیمتیں کہ لیں گے انہیں اور ہے اللہ زبردست اور حکمت والا فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہے کہ بعد صلح حدیبیہ کے بلافصل ہوئی اور اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں اس لئے کہ رضوان یعنے خوشنودی الٰہی اس بیعت کے سبب سے حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ میں بہت ممتاز ہیں جیسے اہل بدر اور سب کے لئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت جنت کی دی ہے حال قریش کو جب بیعت مذکور کی خبر ہوئی ڈرے اور سہیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخرکار بوساطت سہیل کے صلح ٹھہری بایں شروط کہ امسال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاویں سال آئندہ میں آکر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھہ نہ لاویں سوائے تلوار کے کہ وہ بھی قراب میں ہوں قراب کہتے ہیں اس غلاف کو جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصہ میں فی مابین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو اس سے قریش نہ لڑیں نہ اس کے مخالف کی مدد کریں اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت باندھنے والے کو حلفاء اس کی جمع ہے اور وہاں بنی بکر ساتھہ قریش کے اور جو کوئی قریش کیطرف کا مسلمان ہوکے مدینہ کو جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قریش طلب کریں دے دیں اور جو کوئی مسلمانوں میں سے مرتد ہوکے قریش کے پاس چلا آوے اسکو قریش پھیر نہ دیں یہ سب شروط چونکہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دبنے کی تھیں اکثر صحابہ کو کہ مملو شجاعت اور غیرت سے تھے اور نظر ان حکمتوں کو جو ایسی صلح میں تھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوچ لی تھیں نہ پہونچی تھی بہت ناگوار ہوئیں حتے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس باب میں بہت طیش کھایا اور حضور اقدس میں جاکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا نہیں ہیں آپ نے فرمایا بے شک ہوں عمر نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں کہا پھر ہم ایسی دب کے کیوں صلح کریں یعنے آپ بے شک پیغمبر خدا ہیں پھر ہم لوگ

لہ اور اپنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد ہوئے اور بنی بکر

Marfat.com

یا آنکہ جملہ ہی پیغمبر خدا کے اور مستوجب نصرت الٰہی کے ہیں کفار سے دب کے صلح کیوں کریں
آپ نے فرمایا کہ بے شک رسول خدا کا ہوں اور اس کے خلاف حکم نہیں کرتا ہوں پھر انہوں
نے کہا کہ آپ نے فرمایا تہا کہ ہم خانہ کعبہ کو پہنچکے طواف کرینگے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کیا
یہ کہا تہا اس سال میں حضرت عمرؓ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ سال آئندہ میں اسکا ظہور
ہوگا اور عمرؓ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو اُن میں جاملے اسکو وہ پھیر نہ دیں اور ان کے
آدمی کو ہم پھیر دیں سنتے ہی تعجب کر کے حضور میں عرض کیا کہ آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے
ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ہماری طرف کا جو مرتد ہو کے ان میں جاملے گا ہمارے کس کام کا
ہے اس کے پھیر لینے میں ہمیں کیا نفع ہے اور ان میں کا جو ہم میں کے آویگا ہم اسے پھیر دیں گے
اللہ تعالےٰ اسکی کچھہ سبیل کر دیگا حضرت عمرؓ نے پھر جا کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
گفتگو کی اور ان سے بعینہٖ وہی جواب سنا ہر بات کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تہا حال صلحنامہ لکھنے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد
فرمایا کہ لکھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سہیل نے کہا ہم رحمٰن کو نہیں جانتے بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ
لکھو مسلمانوں نے کہا ہم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی لکھیں گے بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ نہ لکھیں
گے آپ نے فرمایا کہ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ ہی لکھدو اور کہا لکھو ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
وَالْقُرَیْشَ یہ صلحنامہ ہے جسے ما بین محمد رسول اللہ اور قریش کے سہیل کے جو بانی صلح تہا
کہا کہ ہم محمد صلعم کو اگر رسول اللہ جانتے تو انکو خانہ کعبہ سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو
بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبداللہ بھی ہوں حضرت
علی سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے ابن عبداللہ لکھدو حضرت علیؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ
کا لفظ محو نہ کرونگا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ
رسول اللہ کو محو کر کے بن عبداللہ لکھدیا آپ امّی تھے اسوقت لکھ دینا ان الفاظ کا بطور معجزے
کے ہوا پھر صلحنامہ کو مرتب کر کے اسپر گواہیاں طرفین کے اشخاص کی کرالیں حال
سہیل بن عمر بانی صلح کا بیٹا کہ ابوجندل اس کا نام تہا مسلمان ہوگیا اور اس کے باپ
نے اسے مکہ میں پابہ زنجیر کر کے رکھا تہا وہ بہاگ کے لشکر اسلام میں آیا

Marfat.com

سہیل نے کہا کہ اسے ہمیں دے دو تب صلح قائم رہے گی نہیں تو صلح نہیں رہے گی آپ
نے ابو جندل کو دے دیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ اے جماعت مسلمین مسلمان
کو مشرکین کے حوالے کئے دیتے ہو اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھ نہ کر سکے اور حوالہ
بخدا کیا کہ انکے لئے کوئی سبیل کر دے حال بعد اختتام صلح کے آپ نے حکم دیا کہ
اونٹ ہدی کی یہیں قربانی کر ڈالو اور بال مونڈ ڈالو صحابہ نے کہ اس صلح سے بہت دلتنگ
اور کمال ملول تھے قربانی کے لئے اٹھنے اور سر مونڈانے میں تاخیر کی آپ اس تاخیر سے
ملول ہو کے زنانے میں تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ نے کہ تھیں سبب ملال کا پوچھا
آپ نے بیان فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہدی قربانی فرماویں اور حجامت بنوائیں
بعد اس کے پھر کسیکو مجال تخلف نہ ہوگی آپ نے کل کے اپنی ہدی کو قربانی فرمایا اور
حجام کو بلایا تب سب اصحاب نے اپنی اپنی ہدی اور حلق کیا آپ نے بجانب مدینہ کوچ
فرمایا راہ میں سورۃ انا فتحنا نازل ہوئی اور اس سورت میں خدائے تعالے نے بشارت
فتح مکہ کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب نازل فرمائی
اور وعدہ جنت کا انکے لئے نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار
اس سورت کو بخوش الحانی کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بیشک
ہم نے فتح دی تمہیں فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہے کہ بعض ہونے
نقض عہد کے اس صلح حدیبیہ کے امور میں آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعضے
مفسرین نے لکھا ہے کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہے کہ وہ سبب بہت فتوحات
اور برکات کا ہوئی حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ
سے مسلمان ہو کے آوے اسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجب رنگ
لائی ایک شخص ابو بصیر نام نہا مسلمان ہو کر مدینہ میں پہنچا کفار قریش نے دو آدمی اس
کے لینے کو بھیجے آپ نے سانحہ کر دیا راہ میں مسجد مقام ذو الحلیفہ میں کھانا کھانے بیٹھے
ابو بصیرؓ نے ان دونوں میں سے ایک کی تلوار دیکھ کر کہا کہ تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم
ہوتی ہے دیکھوں تو سہی اس نے تلوار دیکھنے کو دی ابو بصیرؓ نے اس تلوار سے اس کے مالک کو

Marfat.com

قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد شریف میں پہنچا آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے اس نے کہا کہ میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہوگا اتنے میں ابوبصیرؓ وہاں بھی پہنچے آپ نے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھڑکانے والا ہے خوب ہوتا جو کوئی اسکا ہوتا یعنے مددگار۔ اس ارشاد میں یہ ایما تھا کہ بھاگ جاوے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے پاس ہیں وہ اس سے جا ملیں وہ سمجھا کہ اگر میں ٹھہرونگا آپ مجھے بیشک پھیر دینگے وہ وہاں سے چلدیا اور ایک جگہ پر کہ ادہر سے قافلہ قریش کے گذر کرتے تھے جا بیٹھا پھر جو مکہ میں مسلمان ہوتا وہیں پہنچتا ابوجندل بھی وہاں جا ملے یہانتک کہ ستر آدمی اور بعضے کہتے ہیں تین سو آدمی ابوبصیرہ کے ساتھ ہوگئے ادہر سے جو قافلہ قریش کا نکلتا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگذرے آپ ہماری قرابت کا لحاظ کرکے بطور صلہ رحم یہ مہربانی کریں کہ ان لوگوں کو وہاں سے بلوا لیں آپ نے بلوا بھیجا جس وقت نامہ مبارک بحکم طلب پہنچا ابوبصیرہؓ جو سب سے پہلے پہنچے تھے اور سردار اس جماعت کے تھے اسوقت حالت نزع میں تھے انہوں نے ہاتھ میں لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینہ میں حاضر ہوئے +

فصل ستارہویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینہ میں حکم تیاری کا واسطے غزوہ خیبر کے نافذ ہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے یہود جو مدینہ میں باقی تھے بہت جلے جسکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اس نے تقاضائے شدید کیا عبداللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابوشحم یہودی کے پانچ درم آتے تھے اس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے جب وہاں کے غنائم میں مجھے مال ملیگا تب تیرا قرض بھی ادا کرونگا اس یہودی نے کہا کہ خیبر کا مال اور جگہ کے مانند نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار مرد جنگی ہیں صحابی نے خوب اس یہودی کو زجر کیا اور

Marfat.com

کہا کہ مردہ دلوگ ہمارے دشمنوں سے ڈراتا ہے وہ حضور اقدس میں نالشی ہوا عبداللہ نے
مقولہ اس یہودی کا حضور اقدس میں عرض کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبداللہ سے ارشاد
فرمایا کہ قرض اسکا ادا کردو اسیوقت عبداللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑوں میں سے بیچا بقیمت تین
درم اور دو درم ایک صحابی سے قرض لے کر قرض اسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا انہیں دیا
وہ کپڑا پہن کے غزوہ خیبر کو گئے وہاں بہت سی غنیمت اسکے ہاتھ آئی اور ایک عورت دار قرمیہ
اسی ابوہیثم یہودی کی انہیں ملی انہوں نے اسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ مع لشکر خیبر کے
جا پہنچے خیبریوں کو پہلے سے خبر پہنچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوار مسلح ہر شب قلعہ سے نکلکر
گشت کرتے تھے اسدن سب سو گئے صبح کو قلعہ کا دروازہ کھول کر آلات زراعت لے
کر نکلے تھے کہ لشکر ہمایوں کو دیکھا دیکھنے والے نے پکار کے کہا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ
یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع پورے لشکر کے آپہنچے ف خمیس پورے لشکر کو اس
لئے کہتے ہیں کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہے جس میں پانچوں ٹکڑے لشکر کے ہوں مقدمہ وساقہ
میمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہیں آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو اور میمنہ
داہنی طرف والا اور میسرہ بائیں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں سردار ہوتا ہے
یہ کہہ کے وہ لوگ جھٹ پٹ قلعہ میں گھس گئے اور دروازہ قلعہ کا بند کر لیا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعہ خیبر میں تھے سب قلعہ بتدریج مفتوح ہو
گئے مگر بعضے قلعہ والے خوب لڑے حال ایک قلعہ کی لڑائی کا ؎

حضرت علی کا دروازہ خیبر کو اکھاڑنا

آپ نے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو نشان دونگا کہ خدا اسے دوست رکھتا
ہے اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ہاتھ پر فتح دیگا صبح کو یہ لوگ منتظر تھے کہ یہ
دولت کسے نصیب ہو آپ نے حضرت علیؓ کو پوچھا وہ سبب عارضہ درد چشم کے حاضر نہیں ہوئے
تھے لوگوں نے یہ عذر انکا بیان کیا آپ نے انہیں بلوایا جب وہ آئے آپ دہن مبارک
انکی آنکھوں میں لگوا دیا فوراً آنکھیں انکی اچھی ہوگئیں اور نشان اگو دیا اور قلعہ پر
یورش کے لئے فرمایا حضرت علیؓ مع لشکر متعین قلعہ پر گئے اور خوب لڑائی ہوئی

Marfat.com

اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تہا اسکو جاتے ہی حضرت علیؓ نے مقابلہ میں قتل کیا اور اسدن سات آدمی ربلیس اور دلادر یہود کے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہے کہ حالت لڑائی میں حضرت علیؓ کی سپر گر پڑی حضرت علیؓ نے دروازہ قلعہ کا کواڑ اکہاڑ لیا اور بطور سپر ہاتہہ میں لے لیا اور دن بھر لئے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے اسکو پیچہے پھینک دیا اسی بالشت دور گرا اتنا بہاری تہا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھیر نہ سکے اور اسدن حسب اخبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلعہ فتح ہوگیا حال یہود خیبر جو باقی رہے آپ نے انکے جلاوطن ہونے کا حکم دیا اور اموال انکے اور باغات اور زمین سب ضبط کرلئے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زراعات میں کام کرنیکو مزدوروں کی حاجت ہوگی اگر ہم کو آپ جلاوطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے آپ نے یہ بات انکی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں گے تمہیں رکھیں گے جب چاہیں گے نکال دیںگے اور بٹائی پر خدمت کے لئے انہیں رکھا پیداوار میں سے نصف حصہ مقرر کردیا عربی میں معاملہ بٹائی کو جو مخابرہ کہتے ہیں وہ خیبر سے ہی مشتق ہے حال فدک کہ ایک موضع خیبر سے ملحق ہے وہاں کے لوگوں نے آپ سے اسطرح صلح چاہی کہ آدھی زمین فدک کی آپ کو دیں اور آدھی اپنے پاس رکہیں آپ نے قبول فرمایا ؛

ذکر داخل ہونے حضرت صفیہ رضہ کا ازواج مطہرات میں

حضرت صفیہؓ غنائم خیبر میں سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھی آپ نے ان سے انہیں لیا پھر آزاد فرماکے ان سے نکاح کرلیا آپ نے انکے رخسار پر ایک داغ

ملہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں خیبر کے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیں منظور ہوا کہ جزیرہ عرب میں سوائے اہل اسلام کے کوئی اور امت والا نہ رہے ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا کہ تم ہمیں کس لئے نکال دیتے ہو حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہاں رکہا ہے حضرت عمر نے کہا کہ مجہے خوب یاد ہے کہ آپ نے وقت تیاد کہنے کے تم لوگوں کو کہا تہا کہ جب تک ہم چاہیں اور تجہہ سے کہا تہا کہ تیرا کیا حال ہوگا جب اونٹنی تیری تجہے رات کو لئے پھرے گی بھٹکتی ہوئی اس یہودی نے کہدیا یہ ٹھٹھے کی بات تھی ابوالقاسم کی حضرت عمر نے کہا کہ تو جہوٹا ہے بلکہ آپ نے ٹھیک فرمایا اور سب یہودیوں کو نکالدیا وہ سب شام کو چلے گئے ۱۲ منہ رح

Marfat.com

پایا سبب اس کا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیبر کو محاصرہ کئے ہوئے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہے میں نے یہ خواب اپنے شوہر سے کہا اس نے ایک طمانچہ ایسے زور سے مارا کہ رخسار نیلا ہو گیا اور کہا کہ تو چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل میں سوے یہ نیلا داغ اسی طمانچہ کا ہے بادشاہ اس نے رسول اللہ کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا

آنا حضرت جعفر اور دیگر مہاجرین حبشہ کا خیبر میں

آپ خیبر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر ابن ابی طالب مع اور مہاجرین حبشہ کے وہیں تشریف لائے حضرت جعفر سے معانقہ کیا اور انکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہہ نہیں سکتا کہ میں فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سے اور حضرت ابو موسے اشعری مع اشعریوں کے بھی خیبر میں آئے اسی کشتی پر جس پر حضرت جعفر آئے تھے اور حضرت اسما بنت عمیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اور تمہاری ایک ہجرت ہے اور تمہاری کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں ف وجہ دو ہجرتوں کی ظاہر ہے کہ وہ کشتی مہاجرین حبشہ کی تھی پہلے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینہ کو ہجرت کر آئے اور ابو موسے اور انکے ہمراہیوں کو بسبب ہمراہی مہاجرین حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا +

ذکر زہر دینے یہودیہ کا آپ کو

ایک یہودیہ نے کہ جو رومسلام بن مشکم کی بہن تھی کہ نام اس کا زینب بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکری کا پکا کر بھیجا اس نے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے سو اس نے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آپ نے ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اس دست نے مجھ سے کہدیا کہ مجھ میں زہر ملائی ہے ایک صحابی نے اس دست میں سے کچھ گوشت کھالیا تھا انکا انتقال ہو گیا آپ نے اسی یہودیہ کو بلا کے پوچھا اس نے کہا کہ میں نے زہر اس لئے دیا تھا کہ آپ اگر پیغمبر نہ ہونگے ہم آپ کی آفت سے نجات پاوینگے اور جو پیغمبر ہونگے آپ کو معلوم ہو جاویگا اور کچھ ضرر نہ ہوگا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اسے قتل کیا عوض اس صحابی کے جو مر گئے +

ذکر تحریم گوشت خر و متعہ

Marfat.com

عرب کے جہاں گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چولہوں میں چڑھی ہوئی تھیں آپ نے پوچھا کیا پکتا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا کہ یہ حرام ہے اور ہانڈیاں الٹوا دیں اور متعہ کے لئے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علیؓ سے روایت ہے اور استبصار کتاب شیعہ میں بھی ابو جعفر طوسی نے روایات حدیث تحریم متعہ کی حضرت علیؓ سے نقل کی ہے لیکن متعہ غزوہ اوطاس میں پھر مباح ہوا تھا پھر حرام ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہے قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے ۔

فصل اٹھارہویں عمرۃ القضا کے بیان میں

بعد ایک سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرۃ القضا کے مکہ کو مع اصحاب کے تشریف لے گئے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ تھے وہ ضرور چلیں مکہ میں پہنچ کے عمرہ کیا وہاں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد تین دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کو چ کر جاویں آپ نے فرمایا کہ میں اگر ٹھہر جاؤں تو تم لوگوں کی دعوت بطور ولیمہ کے کروں انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہاری دعوت منظور نہیں آپ کوچ کر جاویں آپ وہاں سے اسی دن مدینہ کو روانہ ہوئے

فصل انیسویں اسلام خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں

وقائع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہے کہ خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ حجبی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھے مکہ سے مدینہ میں آکے مشرف باسلام ہوئے آپ نے اپنے باب میں ارشاد کیا تھا کہ مکہ نے اپنے جگر گوشے مدینہ کو پھینک دیئے مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا

Marfat.com

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا کہ کیوں میں نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا کیا شرط ہے میں نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاویں آپ نے فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم ہے کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہے آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر میں انہیں نہانے کی حاجت ہوئی سردی بہت پڑتی تھی انہوں نے تیمم کیا اور کہا خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہے لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ یعنے مت قتل کرو تم اپنی جانوں کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہیں کیا اور معتبر کتابوں میں یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکہ کے مسلمان ہوئے تقریب التہذیب کتاب اسماء الرجال میں بھی کہ بہت معتبر ہے مسلمان معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا ہے ✤

فصل بیسویں تحریر مکاتیب کے بیان میں

بعد صلح حدیبیہ کے وقائع سنین ہجرت میں سے یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر بادشاہوں اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہرقل بادشاہ روم کو کہ شہنشاہ نصارے کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو کہ وہ بھی نصارے اور مقوقش حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پرویز شاہ فارس کو کہ پوتا نوشیرواں کا تھا اور والیان ملک کو اور لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بے مہر کے خط قبول نہیں کرتے تب آپ نے مہر کھدوائی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اور چاندی کی انگشتری میں مہر تھی آپ بیچے ہاتھ کی چھنگلی میں اکثر پہنے رہتے تھے اور بعد آپ کے وہ انگشتری حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت عثمانؓ کے اور انکے ہاتھ سے بیر اریس میں کہ اس کے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور بہتیری تلاش کروائی نہ ملی اور اسی دن سے امورات خلافت راشدہ میں بے انتظامی شروع ہوئی اور انتظام ریاست و نیابت جیسا کہ چاہیے

Marfat.com

قائم نہ رہا محققین نے لکھا ہے کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری سلیمان کی رکھتی تھی کہ اس کے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی بھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کے سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا مردوں پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے سونے کی انگوٹھیاں دور کیں ؛

بیان حال ہرقل بوقت وصول نامہ مبارک ؛

ہرقل کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اس نے بہ تعظیم رکھا اس نامہ میں یہ لکھا تھا یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلعم کی جانب سے ہرقل سردار روم کو ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اسلام لاؤ۔ سلامت رہو۔ اگر نہ مانو گے تو تم پر تمہاری رعیت کا بھی گناہ ہوگا پھر یہ آیت لکھی تھی یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؛ اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ نہ پوجیں سوائے اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہرائیں بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوائے اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں صحیح بخاری میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع قافلہ قریش کے ان دنوں شام میں تھا جب خط آپ کا پاس ہرقل کے پہنچا اس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص کے وطن کا کوئی آدمی یہاں ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمراہیوں کے لے آئے اس نے کہا جو ان سے یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزدیک ہو آگے ہو بیٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہو بیٹھے پھر اس نے ترجمان سے یعنے اس آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا اور بادشاہ کی باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہدو کہ یہ کچھ جھوٹ کہے تو تم بتا دیجیو پھر ہرقل نے پوچھا کہ یہ شخص جو تم میں دعوے پیغمبری کا کرتا ہے نسب میں کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلےٰ ہے پھر پوچھا کہ دعوے نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات میں اسے جھوٹا

Marfat.com

پایا یا نہیں کہا نہیں پھر پوچھا کہ انکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تہا ابوسفیان نے کہا نہیں پوچھا بڑے آدمیوں نے بیشتر اتباع انکا کیا ہے یا غریبوں نے کہا غریبوں نے۔ پھر پوچھا جماعت انکی روز بروز بڑہتی جاتی ہے یا کم ہوتی جاتی ہے کہا بڑہتی جاتی ہے پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہے بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہے کہا نہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلاف عہد بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ کہا نہیں اور اب ہمارے انکے درمیان میں عہد ہوا ہے دیکھیں خلاف اسکے کرتے ہیں یا نہیں ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سارے سوال وجواب میں سوائے لاونعم کے ہیں اور کوئی بات بڑہا نہ سکا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب میں بڑہائی اور چونکہ ابوسفیان ان دنوں کافر تہا یہ بھی اسوقت کے حال میں بیان کیا کہ مجھے ڈر اس بات کا تہا کہ اگر جھوٹ کہونگا تو مشہور ہو جاؤنگا نہیں تو میں جھوٹ بھی کہدیتا بعد استفسار حالات کے ہرقل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تم نے کہا کہ یہ پیغمبر نسب میں اعلےٰ ہیں سو اللہ جل جلالہ پیغمبر عالی نسب ہی کو کرتا ہے اور جب آدمیوں کے معاملہ میں اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو تعجب ہے کہ خدائے تعالےٰ پر جھوٹ باندہے اور اگر باپ دادے میں اسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس بہانے سے اپنے باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہے اور اگر پہلے کسی نے دعوے پیغمبری کا کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ تقلید سابق دعوے کرتا ہے اور تابع پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب ہی لوگ ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ روز بروز جماعت انکی بڑہاتا ہے اور جب حلاوت دین حق کی دل میں آجاتی ہے پھر آدمی اس دین کو نہیں چھوڑتا اور لڑائی میں بھی یہی حال ہوتا ہے کہ کبھی دشمن پیغمبروں کے غالب ہو جاتے ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبروں ہی کو ہوتا ہے اور خلاف عہد بھی انبیاء نہیں کرتے پھر ہرقل نے کہا کن باتوں کا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا نماز زکوٰۃ کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر یہ باتیں جو تم نے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور جو میں پہنچ سکتا تو انکے حضور میں حاضر ہوتا اور جو میں وہاں ہوتا ان کے پاؤں دہوتا اور

Marfat.com

عنقریب جہاں میرے قدم ہیں یہاں انکا ملک ہو جائے گا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے کفار پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے مزارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ حلیمہ آپ کی دودھ پلانے والی کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخوبی آگئی تھی اور اس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جاوے مگر طمع بادشاہی نے اسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اس نے سب نصارے کو نہر حمص کی کوٹھی میں جمع کیا اور کواڑ بند کروا دیئے پھر اس نے کہا کہ ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر ایسا نہ کرو گے ملک تم سے چھن جائے گا یہ سنتے ہی بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے نکل جانے کا قصد کیا کواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ میں نے یہ بات تمہارے آزمانے کے واسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سب نے اسے سجدہ کیا +

بیان حال ضغاطر عالم کا اپنی خبر سنتے ہی مسلمان ہو گیا

ایک شخص ضغاطر نام علمائے نصارے میں بہت معظم اور مکرم انکے نزدیک یک تہا اور بڑا تہا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی تھے کہا کہ اس شخص سے جا کر تم اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لاوے گا تو سب نصارے ایمان لاویں گے انہوں نے جا کر اس سے احوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا سنتے ہی اس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سفید کپڑے پہن کر ٹہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصارے جمع تھے گیا اور کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بے شک وہی پیغمبر ہیں جن کی بابے نے خبر دی ہے اور پہلی کتابوں میں خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصارے اس پر دوڑے اور مارتے مارتے اسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سن کے کہا کہ میرا بھی ایسا ہی حال کریں گے اگر میں ایمان لاؤں ف بڑے بڑے علمائے نصارے اور اکثر بادشاہ ان کے ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتے رہے اور جن کی توفیق

Marfat.com

ایزدی رفیق ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اس کے کہ تصدیق آپ کی ان کے دل میں آگئی محروم رہے اور ہرقل اور ضغاطر کا یہاں ذکر ہوا اور بے شمار ایسے تھے اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال انکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپکی نبوت کے بسبب ضد اور حب جاہ کے محروم رہے

بیان حال نجاشی بوقت وصول نامہ مبارک

نجاشی ایک بادشاہ حبشہ کا کہ والی ملک حبشہ کا تھا بمجرد پہونچنے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بجمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب بہ تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور عود وغیرہ تحفہ و ہدایا آپکو بھیجے اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا ہر بادشاہ حبشہ کو نجاشی کہتے ہیں اسی نجاشی کے عہد میں مہاجرین حبشہ حضرت عثمانؓ اور حضرت جعفر وغیرہ ہمراہ سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ھ میں آپ نے مدینہ طیبہ میں خبر موت بیان فرما کر نماز جنازہ غائبانہ پڑھی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئی تھیں بعد انتقال اس شوہر کے اسی نجاشی کے بموجب حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے منعقد کیا تھا اور اسی نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تھا اسکو بھی آپ نے نامہ لکھا تھا مگر اس کا حال معلوم نہیں ہوا کذا فی المواہب حال مقوقش بادشاہ مصر و اسکندریہ نے بوقت پہنچنے آپ کے نامے کی بہت تعظیم کی اور تحفہ و ہدایا آپکو بھیجے دو لونڈیاں ماریہ قبطیہ اور شیریں کہ ماریہ آپ کے تصرف میں رہیں اور ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بطن سے پیدا ہوئے اور ایک خچر سفید کہ نام اسکا دلدل تھا منجملہ اور ہدایا کے تھا حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اس نے جب دیکھا کہ عنوان نامے میں لکھا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسٍ یہ خط محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کسرے سردار فارس نے جھنجلا کے نامہ مبارک پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور باذان اسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا اسکو لکھ بھیجا

Marfat.com

کہ وہ شخص جو دعوے پیغمبری کا کرتے ہیں انکو یہاں بھیجدے دو آدمی تیز و چالاک انکے پاس
بھیجدے کہ انکو لے آویں باذان نے دو آدمی مدینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم دونوں
آدمیوں کے ساتھ کسرے کے پاس چلے جاؤ وہ دونوں حضور اقدس میں حاضر ہوئے
ڈاڑھیاں مونڈیں مونچھیں بڑی آپ نے انسے پوچھا کہ تمہیں ایسی صورت بنانیکا کس نے
حکم دیا ہے انہوں نے کہا ہمارے رب کسرے نے آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے تو مجھے یہ حکم دیا
ہے کہ ڈاڑھی رکھوں اور مونچھیں کتراؤں ان دونوں شخصوں کے دل میں اگرچہ رعب آنحضرت کا بہت
چھایا کہ بدن انکا تھرتھرانا تھا لیکن گفتگو انہوں نے بے باکانہ کی کہ تم پاس کسرے کے چلے چلو نہیں تو
کسرے کا مزاج برا ہے وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپ نے دونوں سے کہا کہ ٹھیرو کل
آنیو صبح انکو دونوں سے کہا کہ رات کو شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات منگل کی
اور دسویں جمادی الاولے سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہو کے باذان کے پاس پہنچے اور حال بیان
کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہے تو وہ بے شک پیغمبر ہیں اور سب طوک سے پہلے میں
مسلمان ہو جاؤنگا ان ہی دونوں میں نامہ شیرویہ کا نام باذان اس مضمون کا پہنچا کہ پرویز ظالم تھا
لہٰذا میں نے اسے قتل کیا اور تم کو تمہارے عہد پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوے پیغمبری
عرب میں کرتے ہیں ان سے تعرض مت کرو جب تک میرا حکم اسباب میں نہ پہنچے باذان
اسیوقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے مسلمان ہو گیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہاں
تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی ف کسرے
نے جو نامہ مبارک پھاڑ ڈالا آپ نے اسکے لئے یہ بددعا کی اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ
پاش پاش کر دے اسکو یعنے خاندان کسرے کو خوب پارہ پارہ کر اور مطابق اسکے ہوا کہ
خاندان کسرے کی سلطنت جو ہزار سال سے چلی آتی تھی ایسی بڑی سلطنت پردہ زمین پر
کوئی نہ تھی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانہ میں نام و نشان اسکی
سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامہ مبارک تعظیم سے رکھا ملک اسکے خاندان کا قائم رہا اگرچہ
اکثر ملک اس کا اہل اسلام کے تصرف میں آگیا لیکن بالکل سلطنت اسکی نہ مٹی ٭

Marfat.com

فصل اکیسویں سریہ حضرت ابو عبیدہ کے بیان میں جس میں سمندر نے عنبر ہی لشکر کو توشے کیلئے دی تھی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفیں اٹھاتے تھے بعض مرتبہ جہاد میں بسبب قلت توشے کے یہانتک نوبت پہونچی کہ درختوں کے پتے جہاد جہاد کے کھائے وہ غزوہ ذات الخبط کہاتا ہے خبط کہتے ہیں پتے جہاڑنے کو اس لشکر کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اس میں تھوڑا تھا سمندر کے کنارے پر لشکر چلا جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اس کا نام ہے کنارے پر لشکر کی طرف پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینہ تک سارے لشکر کا قوت اس سے رہا لشکر کے تین سو آدمی تھے اس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت عبیدہؓ نے کھڑی کروائی تو بہت اونچا شتر اس کے نیچے سے نکل گیا اسی آنکھ کے حلقے میں منوں آٹا خمیر کیا کرتے تھے صحابہ نے بعد معاودت کے مدینہ میں آپ سے اس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا خدائے تعالےٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے کھاؤ اور کچھ اس میں سے باقی ہو تو مجھے بھی دو میں بھی کھاؤں چنانچہ گوشت اس مچھلی کا حضور اقدس میں بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا۔

فصل بائیسویں غزوہ موتہ کے بیان میں

ایک قاصد کو آپ کی راہ میں شہر موتہ کے حاکم شرحبیل نے قتل کیا وہ قاصد حارث بن عمار ازدی تھا نامہ آپ کا حاکم بصریٰ کو لے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قاتل پر لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارث کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاویں تو حضرت جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ بھی شہید ہو جاویں تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر کیجئے اور جو وہ بھی شہید ہو جاویں تو مسلمان ایک کو مسلمانوں سے امیر کر لیں ایک یہودی نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیائے بنی اسرائیل میں سے کوئی اس طرح نام لیتا تھا تو وہ سب شہید ہوتے سو

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں بھی ویسا ہی ہوا جب لشکر وہاں پہنچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھہ آدمی سے زیادہ اس کے پاس ہو گئے مسلمانوں کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ یہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے بھیجنے مدد کے لکھیں پھر یہ بات قرار پائی کہ ہمارا لڑائی میں کچھہ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اگر فتح ہو گئی تو عین مراد ہے اور کفار کے مقابل ہونے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی و شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکر بڑھے اور شہید ہوئے پھر حضرت جعفرؓ نے علم لیا اور داہنے ہاتھہ میں انکے علم تھا وہ کٹ گیا تب انہوں نے علم اسلام بائیں ہاتھہ میں لیا وہ بھی کٹ گیا تب انہوں نے علم کندھوں اور بازوؤں کے زور سے تھاما آخرکار شہید ہوئے اور علم حضرت عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو امیر کیا اور انہی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفرؓ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر عبداللہ بن ارواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھوں سے جاری تھے فقط اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے آپ نے سو کوس سے زیادہ کا حال دیکھہ کر بیان فرمایا پہلی امارت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی میں ملی اور تب ہی سے خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفرؓ کے حق میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں دو پر ملے ہیں فرشتوں کے ساتھہ اڑتے پھرتے ہیں لقب ان کا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہے خدا تعالےٰ کی راہ میں دونوں ہاتھہ کٹے تھے اس کے بدلے میں انہیں دو پر ملے آپ عبداللہ بن جعفرؓ کو پکارتے تھے یا ابن ذوالجناحین اے بیٹے دو پر والے کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسدن حضرت جعفرؓ کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفرؓ کے گھر کے آدمیوں کو بسبب غم کے کھانا پکانے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا ان کے گھر کھانا بھیجو اور تین دن ان کی تعزیت کے لئے مسجد میں بیٹھے +

Marfat.com

فصل تنتیسویں غزوہ فتح مکہ کے بیان میں

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جائے سامان اس کا یہ ہوا کہ خزاعہ کے عہد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلح حدیبیہ میں ہو گئے تھے اور بنی بکر کے عہد میں قریش کے ہو گئے تھے آپس میں لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شب خون خزاعہ پر مارا اور بیس آدمی ان میں سے مارے گئے اور قریش نے انکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ ابی جہل وغیرہ سردار خود بھی منہ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیوقت بالہام الٰہی خبر ہوئی بلکہ خزاعہ کے رجز کہنے والے نے اسیوقت رات میں آپ کو پکارا اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تعالےٰ نے اسکی آواز پہنچائی آپ نے اس کا جواب دیا لبیک لبیک اور اسیوقت آپ زنانے میں وضو کرتے تھے حضرت میمونہ نے جن کے حجرے میں آپ تھے لبیک آپ کا سن کے پوچھا کہ کس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھے پکارتا ہے اور مجھہ سے فریاد کرتا ہے کہ قریش نے بنی بکر کی مدد کی وہ ہم پر شب خون لائے۔ اور آپ نے صبح کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رات خزاعہ میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یارسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے کہ قریش عہد شکنی پر جرأت کرینگے حالانکہ تلوار نے انہیں فناہ کر دیا آپ نے فرمایا کہ انہوں نے عہد توڑا اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا ان میں ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمرو بن سالم خزاعی نے حضور اقدس میں پہنچ کے روبرو اصحاب کے سب حال نظم میں عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خبر ہوگی تو بے شک فوج کشی کرینگے اور ابوسفیان کو حضور اقدس میں بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھہ زیادہ کرلاوے ابوسفیان (یہ ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے ان کے پاس گیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے بچھونا لپیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھے بچھونے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو۔ ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست

Marfat.com

شرک سے بھرے ہوئے ہو یہ بوریا جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہے اس لئے لپیٹ
دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری خو بدل گئی ہے ام حبیبہؓ نے کہا کہ خدا نے
نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہے اور اے باپ تو سردار قوم کا ہے اور عقل کا دعوے کرتا ہے مسلمان
نہیں ہو جاتا ہے اور پتھروں کو پوجتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہے تو نے میری بیٹی منی کی
اور مجھے کہتی ہے کہ باپ دادے کے دین کو چھوڑ دوں اور وہاں سے ناخوش ہو کے اٹھ آیا
اور حضور اقدس میں جا کر تجدید عہد کے لئے گفتگو کی آپ نے کچھ جواب نہ دیا بعد ازیں حضرت ابوبکرؓ
سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابوبکرؓ نے عذر کیا اور کہا میں اس بات میں گفتگو نہیں کر سکتا
اور حضرت عمرؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علیؓ کے جواب میں ظرافت تھی
جب ابوسفیان نے بہت مبالغہ کیا کہ کچھ تدبیر بتاؤ حضرت علیؓ نے کہا کہ تم مسجد میں آپ
کے سامنے کھڑے ہو کر پکار کر کہہ دو کہ میں نے قریش کو امان دی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم میری امان کو نہ توڑیں گے تم بڑے آدمی سردار قریش کے ہو اسطرح کہدو ابوسفیان
نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مفید ہوگا حضرت علیؓ نے کہا یہ میں نہیں جانتا جو بات میرے
خیال میں آئی سو میں نے کہدی ابوسفیان نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف میں جا کر
اسیطرح کہدیا بعد ازاں مکہ کو روانہ ہوا وہاں پہنچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا
سبھوں نے بہت نفرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا۔ کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا
کہ تیاری کرتے اور حضرت علیؓ نے تجھ کو ٹھگا کیا نہا اور تو نہ سمجھا ویسا ہی کر گذرا
زوجہ ابوسفیان نے کہ بہت زبان دراز بھی بہت لعنت اور ملامت ابوسفیان
کو کی +

قصہ خط حاطب بن ابی بلتعہ ۵۰

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیاری لشکر کشی کی مکہ پر فرمائی اور خبریں بند کر دیں
کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہ ہو اچانک ان کے سر پر جا پہنچیں حاطب بن ابی بلتعہ نے
ایک خط قریش کو لکھا اور آپ کے عزم کا حال اس میں تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے
سے لیکے مکے کو روانہ ہوئے اللہ نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپ نے حضرت

Marfat.com

علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بلا کے فرمایا کہ چھپٹ سے مکہ کی راہ پر روضہ خاج تک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط کے جاتی ہے اسے لے آؤ یہ تینوں صاحب گھوڑا دوڑاتے کہ روضہ خاج تک کہ ایک محمل کی راہ میں سے پہنچے وہاں ایک عورت ملی تلاشی میں اس کے پاس سے کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؓ نے تلوار نکال کر اس عورت کو دھمکایا اور کہا پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے جھوٹ خبر تو نہیں دی ہے خط تیرے پاس بے شک ہے اگر تو ہمیں نہ دے گی تو میں تجھے ننگا کرونگا تب اس نے سر کے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کے دیا حضور اقدس میں لے آئے اس خط میں لکھا تھا۔ بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہیں اگر وہ تنہا ہی تم پر قصد کریں تو خدائے تعالےٰ انکو تم پر غالب کریگا تم اپنی فکر کرو آپ نے حاطب کو بلا کے حال پوچھا انہوں نے اقرار کیا اور کہا کہ میں نے یہ کام براہ ارتداد نہیں کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اور سب مہاجرین کی مکہ میں ایسی قرابت ہے جن کی جہت سے قریش ان کے وہاں کے اقارب اور عیال واطفال کی محافظت کرینگے اور میں ذات قریش میں سے نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال واطفال کی محافظت کریں اور یہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو فتح دے گا میرے اس لکھنے سے کچھ ضرور نہ ہوگا آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا۔ اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ یہ اہل بدر سے ہے اور تم نہیں جانتے ہو اسے عمر رضی اللہ تعالےٰ نے ایک خاص توجہ کی اہل بدر پر اور انہیں کہا۔[1] اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنے جو تمہارے جی میں آوے کرو میں نے تمہیں بخشدیا یہ سنکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے اور آپ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو رخصت کر دیا اور کچھ سزا نہ دی حال آپ نے سب لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبایل عرب کے کو جمع فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر میں تھے اور کوچ بکوچ روانہ ہوئے راہ میں حضرت عباسؓ ملے کہ ہجرت کئے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ کی

[1] کذا فی البخاری باب فضل من شہد بدرا رحمہ اللہ تعالےٰ۔

Marfat.com

ہجرت آخری ہے جیسے میری نبوت آخری ہے اور حضرت عباسؓ سے آپ نے فرمایا کہ اسباب
مدینہ کو بھیجدو اور تم ساتھ چلو جب قریب مکے پہنچے منزل مرالظہران میں آپ نے ارشاد کیا کہ
رات میں ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا کہ لشکروں میں آگ
روشن کیا کرتے تھے موافق اس کے آپ نے یہ حکم دیا حضرت عباس نے خیال کیا کہ اگر ایکبارگی
یہ لشکر مکے پر پہنچ جائے گا سب قریش تباہ ہو جاوینگے لشکر سے نکلکر جانب مکہ روانہ ہوئے
کہ کوئی اگر مل جاوے تو زبانی اس کی قریش کو کہلا بھیجیں کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صورت
کرلیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحیم ہیں اگر تضرع و نیازمندی پیش آئے تو آپ
جرم فرماویں گے ادہر سے ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا اس طرف کو
آتے تھے مکے کے لوگوں نے خبریں دریافت کرنیکو بھیجا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی لشکر کشی کا انہیں خوف تھا مگر کچھ حال معلوم نہ تھا جب پشتہ مرالظہران پر چڑھے
آگ کی روشنی دیکھ کر متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کرنے لگے بدیل نے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہے
ابوسفیان نے کہا کہ اتنی جماعت انتی نہیں ہے کہ اتنی آگ ان کے لشکر کی ہو حضرت عباس
وہاں پہنچے اور ان کی باتیں سنیں اور ابوسفیان کی آواز پہچان کر اسکو پکارا اور اس نے
انکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباسؓ نے جواب کہا بلکہ اسے اپنے ساتھ لشکر میں
لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمرؓ نے دیکھ کر چاہا کہ اسے قتل کریں حضرت عباسؓ
نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت عمرؓ چپٹے کہ حضور اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان
کی لے لیں حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کے پہلے پہنچے حضرت عمرؓ نے حضور میں پہنچ
کے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور بے امان آتا ہے حکم ہو تو اسکی
گردن ماروں حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت عباس اور حضرت عمرؓ
میں اس باب میں گفتگو ہونے لگی آپ نے دونوں کو روک دیا اور حضرت عباسؓ کو کہا
کہ ابوسفیان کو لے کے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آئیو صبح حضرت عباسؓ حضور اقدس
میں لے گئے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ابوسفیان اب تک تو نہیں اعتقاد
کرتا کہ سوائے خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے کہا میرے

Marfat.com

ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری ایسی عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوائے خدا کے اور کوئی نہیں نہیں تو ہماری مدد کرتا آپ نے فرمایا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی ابوسفیان نے تامل کیا حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان لاؤ نہیں تو عمرؓ آکے ابھی تمہارا سر کاٹ لے گا ابوسفیان نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بعدازیں آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہیں ابوسفیان مکے میں جاکے مرتد نہ ہو جائے آپ اسے جانے نہ دیجئے اور سب لشکر اسکو دکھلایا جاوے تاکہ ہیبت اسلام کی اسکے دل میں سما جاوے آپ نے فرمایا بہتر ہے ابوسفیان کو ٹھہرالو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو پیچھے اس کے جاکے بلا لیا اور اسے لے کے اونچی جگہ جا بیٹھے جہاں سب لشکر کا مرنا ہوا ابوسفیان کے سامنے رسالے اسواروں کے اور غول پیدلوں کے الگ الگ سانہ اپنے اپنے امیروں کے نکلنے لگے ابوسفیان کی آنکھیں کھل گئیں حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت عباس نے کہا کہ پیغمبری ہے یا بادشاہی غرضکہ ابوسفیان نے سب لشکر دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا تھا کچھ اس کے لئے ایسی بات ارشاد ہو جاوے جس میں اس کا فخر ہو آپ نے فرمایا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ یعنے جو داخل ہو ابوسفیان کے گھر اسے امان ہے اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام میں داخل ہو اسے امان ہے جو ہتھیار ڈالدے اسے امان ہے اور جو دروازہ اپنا بند کرلے اسے امان ہے بعدازیں موکب ہمایوں داخل مکہ ہوا اور فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نہ کرے قتال نہ کرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ کچھ جماعت لے کر مقابل ہوئے اس جانب لشکر حضرت خالد بن الولید کا تھا

سے میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود ہی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ؛

Marfat.com

انہوں نے ان سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے مارتے مارتے قریب دروازہ مسجد حرام تک کافروں کو پہنچایا چوبیس آدمی کافروں میں سے بیس بنی بکر کے اور چار ہذیل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے حال یک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ یہ خبر سنکر تبسم فرمایا اصحاب کو تبسم ہوا آپنے وجہ تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے جاتے ہیں اس سے سامعین کا تعجب اور زیادہ ہوا اسواسطے کہ عکرمہ کافر تھا۔ اور کافر کا بہشت میں جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جانتے تھے مگر آپ کی پیشینگوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازیں مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ اسکا ذکر مشرح آوے گا۔

قصہ عجیب

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور اقدس میں استغاثہ ہوا کہ خالد اہل مکہ کو قتل کئے ڈالتے ہیں آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرفع سَیفَکَ یعنی تلوار قریش سے اٹھالو اس نے جاکر کہا ضَعْ فِیہِمُ السَّیفَ یعنے تلوار قریش میں رکھو۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی یہانتک کہ ستر آدمی قتل کافر ہوئے۔ آپ نے خالد پر عتاب کیا اور سبب نہ ماننے حکم کا پوچھا۔ خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم ممانعت کا نہیں پہنچا بلکہ حکم قتل کا پہنچا تھا۔ آپ نے اس شخص حکم لیجانیوالے سے پوچھا تو اس نے کہا کہ راہ میں ایک شخص مہیب سر آسمان پر اور پاؤں زمین میں مجھے ملا اور اسکے ہاتھ میں ایک حربہ تھا۔ اِس نے مجھ سے کہا تو یوں کہدے ضَعْ فِیہِمُ السَّیفَ یعنے قریش پر شمشیر زنی کرو نہیں تو میں تجھے اس حربہ سے قتل کرونگا مجھ پر ایسا رعب غالب ہوا کہ سوا اِس بات کے کچھ نہ کہہ سکا معلوم ہوا کہ وہ شخص مہیب فرشتہ تھا۔ اور منظور جناب ایزدی یہ تھا کہ ستر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل ہو جاویں۔ اسلئے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز احد جب کہ حضرت حمزہؓ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے۔ کہا تھا کہ میں اگر قریش پر قابو پاؤنگا ستر آدمی ان میں سے قتل کرونگا۔ سو خدا تعالےٰ نے آپکی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ میں ہے حال بوقت داخل ہونے مکے کے آپنے بنظر تواضع بجناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا۔ یہانتک کہ کجاوے سے ریش مبارک

Marfat.com

لگ گئی یہ خیال کرکے کہ مکہ سے کسطرح نکلنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزت نے داخل کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پالان ہی پر سجدہ کیا حال مکہ میں پہنچکے ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں جاکے غسل آپ نے فرمایا۔ اور آٹھ رکعتیں چاشت کی نماز کی پڑھیں ام ہانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی رض فلانے کو قتل کیا چاہتا ہے اور میں نے اسے امان دی ہے۔ وہ ام ہانی کے شوہر کے اقارب میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا جس کو تم نے امان دی اسکو میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے سردار قریش شہر کے شہر چھوڑ کے بھاگ گئے۔ اور جو حاضر ہوئے انکا قصور معاف ہوا اور آپ نے جان بخشی کی ان سے آپ نے پوچھا۔ کہ تمہارا مجھ سے کیا گمان ہے میں تمہارے ساتھ کیا کرونگا انہوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ برادر کریم ہیں ہمارے مالک ہوئے ہیں ہم پر رحم فرماوینگے آپنے فرمایا تمہارے حق میں وہ کہتا ہوں۔ جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ دیکھئے تمپر آج کچھ ملامت نہیں بخشے تمہیں اللہ تعالےٰ اور وہ زیادہ رحم کرنے والا ہے سب رحم کرنے والوں سے۔

حال گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے۔ اور پاؤں انکے سیسے سے جمادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت تشریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنے آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتونکی طرف اشارہ فرماتے تھے۔ سو جس کے منہ کیطرف اشارہ فرماتے تھے۔ وہ بت چت گر پڑتا تھا۔ اور جسکی پشت کی طرف آپ ارشاد فرماتے تھے۔ وہ اوندھا گر پڑتا تھا۔ اسیطرح سب بت اکھڑا کھڑا کے گر پڑے اور تصویریں جو دیوار کعبہ پر کھچی تھیں انکو آپنے چاہ زمزم سے پانی منگوا کر دھلوا ڈالا۔ ان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی جو تھیں ان کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مشرکین خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کام نہیں کیا براہ شرارت انکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی فہ یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتونکے اتارنے کیلئے حضرت علیؑ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دوش مبارک

Marfat.com

پر چڑھایا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ آپ میرے کاندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم بار نبوت نہ اٹھا سکوگے اور میں یہ بار ولایت اٹھاونگا۔ سو مولنا شاہ محمد عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے۔ کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اسبات کی کیا حاجت تھی اور یہ امر شاید کعبہ کے اندر بتوں میں واقعہ ہوا حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہدر فرمایا تھا۔ یعنے جہاں پاوینگے مار ڈالو مرد تو یہ ہیں۔ عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زبیر اور ہبار بن اسود اور عبداللہ بن زبعری و عبدالعزی بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور حارث بن طلاطلہ اور حوارث بن نقیذ یہ چار پہلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے۔ اور عورتیں ایک ہند زوجہ ابوسفیان اور قرتنا اور قرینہ اور ارنب اور سارہ اور ام سعد یہ چاروں پہلی قتل ہوئیں۔ حال عبدالعزی بن خطل کا کہ کعبہ کے پردوں سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا۔ وہیں مار ڈالو۔ چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ عزوجل نے اسکو حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی۔ لہذا آپ نے وہیں قتل کرنیکا حکم دیا۔ اور پہلے مدینہ میں آکے مسلمان ہو گیا تھا۔ آپ نے اسکا نام عبداللہ رکھا تھا۔ پہلے عبدالعزی تھا۔ آپ نے ایک قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کو اس کو بھیجا تھا۔ اس سفر میں اس نے اپنے خدمتگار کو کہ کھانا پکانے میں اس نے دیر کی تھی۔ مار ڈالا پھر اس ڈر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قصاص میں اسے قتل کرینگے مدینہ نہ گیا اور زکوٰۃ کا مال لیکر مرتد ہوکے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اسکا خون ہدر کیا تھا۔ کہ مارا گیا۔ حال مقیس بن صبابہ کا یہ جرم تھا۔ کہ اسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت دلوادی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہوکے بھاگ

لہ شیعہ اس قصے سے حضرت علی کی بڑی فضیلت پر استدلال کرتے ہیں اور سر مخفی کہتے ہیں حالانکہ بالکل وجہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی یعنے تم بار نبوت نہ اٹھا سکوگے۔ اس سے سر مخفی جو شیعہ نے اپنے دل میں رکھا ہے یعنے خلافت الوہیت کا باطل ہوتا ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق شب ہجرت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کرکے غار ثور تک لے گئے۔ پس فضیلت حضرت صدیق کی ثابت ہوئی کہ جو بار حضرت علی نہ اٹھا سکے وہ اٹھایا ۱۲ منہ

Marfat.com

گیا روز فتح ایک گوشے میں اور مشرکوں کیساتھ شراب پی رہا تھا۔ نمیلہ بن عبداللہ لیثی کو خبر ہوئی انہوں نے اسے قتل کیا حال ابن طلا طلہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذائیں دیتا تھا۔ حضرت علیؓ نے اسے قتل کیا حال حویرث بن نقید کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ گھر میں بیٹھ رہا تھا حضرت علی اسکے دروازے پر اسکے تلاش کیلئے گھر میں گئے کہا جنگل کو گیا ہے حضرت علیؓ وہاں سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو ملگیا۔ انہوں نے قتل کیا۔ اور وہ شاعر تھا۔ ہجو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا تھا۔ اسلئے خون اسکا ہدر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکہ سے بھاگ گیا ام جمیل اسکی جورو مسلمان ہو گئی اور اس نے حضور اقدس میں عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی ام جمیل نے جاکر عکرمہ سے کہا کہ وہ جہاز پر چڑھ کر ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اس نے کمال تعجب کیا۔ باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اس نے کہا کہ میں ایسی ایذائیں آپکو دیتا رہا۔ اس پر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم اور رحیم ہیں۔ کہ تعریف آپکی نہیں ہو سکتی۔ عکرمہ ام جمیل کے ساتھ ہو گیا راہ میں عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے نہ مانا اور کہا کہ تو مشرک ہے جب تک مسلمان نہ ہو تجھ سے صحبت حلال نہیں عکرمہ نے حضور میں آکر تعجب عرض کیا۔ کہ یہ عورت کہتی ہے۔ کہ آپ نے مجھے امان دی ہے آپ نے فرمایا سچ کہتی ہے۔ میں نے تجھے امان دی ہے۔ عکرمہ نے کہا کہ اتنا حلم سوائے پیغمبر کے دوسرے سے نہیں ہو سکتا۔ اور اسیوقت مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہے کہ قرآن مجید دیکھ کے انہیں حالت وجد ہوتی تھی۔ کہنے لگتے تھے هٰذَا كِتَابُ مُرَبِّيْ هٰذَا كِتَابُ رَبِّيْ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارادہ لشکر اپنی ابتدائی خلافت میں واسطے دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جو مامور کئے تھے انمیں ایک لشکر کا سردار عکرمہ بھی تھے۔ اور اسی عہد میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔ حال صفوان بن امیہ کو آپنے مہلت دی۔ یہاں تک غزوہ حنین واقع ہوا اس لئے کہ آپ کے کچھ ذرہیں صفوان سے بطور عاریت لیں اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اسلام کے ہاتھ آئی تھی۔ اور ایک پہاڑ سدا غنیمت کی

Marfat.com

بھیڑوں اور بکریوں اور دنبوں سے بھرا ہوا تھا۔ صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت مواشی ہیں آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سب کے سب میں نے تم کو ہبہ کیں اسیوقت صفوان مسلمان ہوگیا۔ اور قصور اسکا معاف ہوگیا۔ اور بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ اِس نے مہلت لی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط تو کہا اے بندے میرے جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اپنی جانوں پر مت ناامید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہوں کو وہی ہے بڑا بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی آکے مسلمان ہوئے اور حالت اسلام میں اسکے ہاتھ سے یہ بہت اچھا کام ہوا کہ مسیلمہ کذاب جس نے جھوٹا دعوے... پیغمبری کا کیا تھا۔ عہد ابوبکر صدیق میں اسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا۔ کہ وہ کاتب وحی تھا۔ کبھی آخر آیات میں اس جنس کے کلمہ جیسے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط اس نے تغیر و تبدل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آپ ارشاد کریں اس جنس کا کلمہ اسکی زبان پر گذر گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہی لکھ تو اس نے لوگوں میں کہنا شروع کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں لکھ دیتا ہوں۔ اور مجھ پر وحی آتی ہے۔ اور مرتد ہو کے بھاگ گیا۔ فتح مکی امور میں تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر استاد یا عالم کے اغاضے کا اثر عکس پڑتا ہے۔ کہ قبل بتلانے کے ایکبات جو استاد یا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہے۔ شاگرد یا سامع کے دل میں آجاتی ہے۔ سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اس کی زبان پر جاری ہوگئے اسی طرح کا تھا۔ مگر شیطان نے اسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہوگیا اور رضاعی بھائی حضرت عثمان رضی کا تھا۔ حضرت عثمان اسے حضور اقدس میں لے آئے اور بہ مبالغہ تمام اسکی سفارش کی کہ قصور اسکا معاف ہوا اور اسلام اسکا قبول ہوا بعد ازیں جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تھا شرم کے زمانہ ارتداد بھاگ جاتا۔ حضرت عثمان رضی نے یہ حال حضور اقدس میں عرض کیا آپ نے فرمایا۔ شرمائے نہیں روبرو آیا کرے حضرت عثمان رضی کے عہد میں افریقہ ان ہی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ

Marfat.com

حاکم مصر تھے۔ اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ کیواسطے بچنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے +

بیان اسلام کعب بن ظہیر کا

کعب بن ظہیر کا یہ قصور تھا۔ کہ اس نے ہجو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت حال کے بھیجا تھا۔ وہ گئے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ اور انکی ہدایت سے حضور اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ بغیر میرے مشورے کے کیوں مسلمان ہو گیا۔ اور کچھ اشعار لکھہ بھیجے ان میں سے ایک بیت یہ ہے + شعر

سَقَاكَ اَبُوْبَكْرٍ بِكَاْسٍ دَوِيَّةٍ فَاَنْهَلَكَ الْمَاْمُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا۔

پلایا تجھے ابوبکرؓ نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اس سے اور مکرر یا مامور کہا ہے میں اس شخص کو کہتے ہیں جسے جن سے رابطہ ہو۔ اور جن کا امر اسے پہونچے یہ کنایہ کیا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بچوں بھی اس نے کہیں تھیں اسلئے خون اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدر فرمایا تھا۔ بعد فتح مکہ کے ہاتھ نہ آیا۔ جب آپ مدینہ میں رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا۔ آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک بار گی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھا کر اس نے کہا میں کعب بن ظہیر ہوں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بانت سعاد جو نعت میں لکھا تھا سنایا آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصیدہ کے اس شعر میں ؎

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُّسْتَضَآءُ بِهٖ مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَاْمُوْنُ

اس نے براہ ذہانت و حرف اس شعر میں ایسے بدل دیئے جس سے یہ شعر ہجو کا نہ رہا۔ بلکہ مدح کا ہو گیا کہا میں نے یہ رویہ دال سے نہیں کہا ہے۔ بلکہ واؤ سے کہا ہے جسکے خوش گوار اور مامور نہیں کہا ہے۔ بلکہ ماموں کہا ہے۔ یعنی وہ شخص کہ امانتدار ہیں خدا کی وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور جودت ذہن سے بہت راضی ہوئے۔ منقول ہے کہ حضرت

Marfat.com

معاویہ اپنے ایام خلافت میں دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے۔ انہوں نے نہ بیچی اور کہا تبرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں نہ بیچونگا۔ بعد وفات کے انکی اولاد سے امیر معاویہ نے تیس ہزار کو ردائے مبارک خرید لی حال ہبار بن اسود کا یہ جرم تھا۔ کہ جب بی بی زینب صاحبزادی کو اُنکے شوہر ابو العاص نے بموجب وعدہ کے بلکہ سے مدینہ کو ہودج میں بٹھا کر ساتھ ابو رافع اور مسلمہ بن اسلم کے کہ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لینے کو گئے تھے۔ روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ پہنچکے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا۔ اور وہ ایک پتھر پہ گر پڑیں اور حمل انکا ساقط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مر گئیں۔ اسلئے آپ نے خون اسکا ہدر کر رکھا تھا۔ ایام فتح میں مکے میں نہ ملا بعد مراجعت حضور اقدس کے مدینہ کو آپ ایکدن اصحاب میں بیٹھے تھے۔ کہ ایکبارگی ہبار نے آکے چلا کے کہا۔ کہ میں مقرر باسلام آیا ہوں اور مسلمان ہو گیا۔ اور آپ نے اس کا قصور معاف کر دیا۔

بیان اسلام ہند عورت کا

ہند عورتوں میں شامل ہو کے آکے مسلمان ہو گئیں اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں آپ نے فرمایا۔ اور بھی زیادہ محبت ہو جائے گی۔ اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بت تھے۔ توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے فریب میں تھی۔ اور حضور اقدس میں دو دو بکریوں کے بچے بطور ہدیہ بھیجے۔ اور عذر کہلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اُسکی بکریوں کے لئے دعا برکت کی بکریاں اُسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی۔ کہ یہ برکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

بیان اسلام قرتنا و قتل دیگر زنان

قرتنا اور قریبہ دونوں لونڈیاں ابن خطل کی اور ارنب مولات یعنے لونڈی آزاد کی ہوئی اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اسلئے خون اسکا ہدر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اسکیلئے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہو گئی۔ اور

Marfat.com

قرایبہ اور ارنب ماری گئی۔ اور سارہ بنی مطلب کی موالات تھی وہ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہے کہ وہ ماری گئی کچھ حال اسکا کہ کون تھی۔ اور کیا اسکا جرم تھا۔ اور کس نے اس قتل کیا نہیں لکھا۔ **حال** ایام رونق افروزی مکہ میں آپ نے ایک دن کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے کے آئے۔ آپ کعبہ میں داخل ہوئے حضرت عباسؓ نے درخواست کی کہ سکایہ حاجیونکا مجھسے متعلق ہے کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علیؓ نے بھی درخواست کنجی کی کی خدا تعالےٰ نے آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا خدا تعالےٰ حکم کرتا ہے۔ کہ ادا کرو امانتیں امانت والونکو آپ نے کنجی عثمانؓ کو دے دی اور فرمایا کہ تو ہمیشہ کے لئے نہ لیگا۔ کوئی تم میں سے مگر ظالم مطابق اس پیشینگوئی کے کنجی خانہ کعبہ کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آتی ہے عثمان کے اولاد نہ تھی انہوں نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کنجی رہی لہذا صاحب مفتاح شیبی کہلاتا ہے۔ اور آپ نے عثمان کو اس وقت وہ قصہ یاد دلایا۔ کہ قبل حضرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبہ کے کھولنے کو کہا تھا۔ اس نے نہ مانا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ایک دن یہ کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی جسے چاہونگا دونگا۔ عثمان نے کہا کہ اِسدن قریش بہت ذلیل ہو جاوینگے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قریش کو اسدن بڑی عزت حاصل ہوگی۔ سو مطابق اس پیشینگوئی کے واقع ہوا +

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں ۸ھ

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہو کے نکلے تھے۔ لشکر لے گئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے جب کفار مجتمع ہو کے سب مواشی وسامان لیکے نکلے تھے۔ کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ میں عرض کی تھی۔ آپ نے فرمایا سب غنیمت ہوگی۔ مسلمان کی انشاء اللہ تعالےٰ سو ویسا ہی ہوا۔ سردار کفار کا عوف بن مالک تھا۔ اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان

Marfat.com

تنگ جگہ میں تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بے طرح تیر برسائے اکثر لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے آپ بغلہ شہباز یعنے دلدل پر سوار تھے۔ اُسے آپنے آگے بڑھایا اور آپ بطور رجز کے یہ فرماتے تھے۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ میں نبی ہوں بیشک میں بیٹا عبد المطلب کا ہوں۔ اور ابو سفیان حارث بن عم آپکے ساتھ تھے وہ بغلہ کی باگ تھامے تھے۔ کہ ایکبارگی بڑھ نہ جاوے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تھے۔ ان سے آپ نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو انہوں نے مہاجرین و انصار و اصحاب سمرہ کے پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سمرہ کے تلے ہوئی تھی۔ لہذا اصحاب بیعت رضوان والے اصحاب سمرہ کہلاتے ہیں۔ سب لوگ انکی آواز پر پھیرے اور حملہ سخت کیا کہ کافروں نے شکست کھائی اور فتح عظیم مسلمانوں کی ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے فرشتے بھی مسلمانوں کی مدد کو بھیجے تھے۔ اور آپ نے اس غزوے میں بھی ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکر کافروں کے لشکر کیطرف پھینک ماری تھی۔ اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی برے ہوئے یہ منہ اس خاک کے پہنچتے ہی کافروں پر اور صورت شکست نمودار ہوئی ف۔ بعضے مسلمانوں کے دلمیں یہ خیال آیا تھا۔ کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیر پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیر اور کفار قلیل ہیں اور فی الحقیقت کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے۔ یہ بات خدا تعالےٰ کو ناپسند ہوئی۔ اور ابتدا میں جو پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ اُسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالےٰ نے مدد کی قرآن مجید میں آیہ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ میں ذکر اسی قصہ کا ہے۔ غنیمت بیشمار از قبیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھ آئی بھیڑوں بکری دینے سے ایک پہاڑ سارا بھر گیا تھا۔ وہ سب آپ نے صفوان بن امیہ کو عنایت فرمایا کہ سبب اس کے اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا ہے

ذکر غزوہ اوطاس

غزوہ اوطاس بھی وہیں واقع ہوا کفار حنین سے بھاگ کے مجتمع ہوئے تھے حملہ لشکر ظفر پیکر سے انہوں نے شکست پائی پھر آپ نے قلعہ طائف کا محاصرہ کیا اس میں عوف بن مالک ساتھ مشرکاں ہوازن اور ثقیف کے تھا۔ اور پہلے سے برس کا سامان اس

Marfat.com

قلعہ میں رکھ لیا تھا پندرہ روز محاصرہ کئے رہے تھے پھر آپ نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے ہے ایک مرغ نے آکے چونچ اس میں ماری اور دودھ گرادیا آپ نے ابوبکر صدیقؓ سے بیان کیا انہوں نے اسکی تعبیر میں یہ عرض کیا۔ کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا درست ہے اور آپ اس قلعہ پر سے اُٹھ آئے بعد ازیں وہ قلعہ خود بخود فتح ہوگیا۔ اور عوف بن مالکؓ کے مسلمان ہوگیا۔ سارے ہوازن مسلمان ہوگئے اور عوف کو آپ نے امیر کیا اس نے مقابلہ کرکے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے آپنے تو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نوجوان انصار کے حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے۔ اسباب میں گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملتے ہیں اور ابتک ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے سب انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان سے یہ کہا کہ تمہاری باتیں مجھے پہنچی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی نوجوان نوعمروں نے البتہ کچھ کہا ہے آپ نے اپنے احسانات ان پر شمار کئے کہ میں نے تمہیں ہدایت کی اور شرک سے نکال کر طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمہیں عزت دی اس جنس کے امورات آپنے شمار کئے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم یہ کہو کہ ہم نے تمہیں اپنے گھر میں جگہ کی اور تمہاری مدد کی اور اس جنس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجائے اور صدے انہیں بہت پہنچے تھے۔ اسلئے میں نے انکو اموال دیئے اور تم راضی نہیں ہو۔ اسبات سے کہ لوگ اپنے گھر اموال لے کر جاویں اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے عرض کیا۔ کہ ہم راضی ہیں بعد ازیں آپ نے عزیمت مدینے کی فرمائی ؛

فصل پچیسویں وفود کے بیان میں ۹ھ

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب فیل کو

Marfat.com

گذرے تھے۔ لہذا عرب کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ اہل باطل کعبہ پر غالب نہ آوینگے بعد فتح مکہ کے سب عرب کو اعتقاد اسلام کا ہوا اور فوج فوج اہل عرب اسلام میں داخل ہوئے۔ قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہوگئے کچھ آدمی حضور اقدس میں واسطے سیکھنے شرائع اسلام کے بھیجے دیتے وہ لوگ جو حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ وفد کہلاتے تھے۔ وفود وفد کی جمع ہے جس سال میں وفد بکثرت آئے یعنے ۹ھ وہ عالم الوفود کہلاتا تھا۔ آپ وفود کی بہت خاطر کرتے اور بتوقیر و تواضع ٹھیراتے اور جائزے۔ یعنے انعام دیتے اور رخصت کرتے حال مسیلمہ کذاب جس نے جھوٹا دعوے پیغمبری کا کیا تھا۔ وہ بھی ساتھ وفد بنی حنیفہ کے مدینہ آیا تھا اسکے ساتھی مسلمان ہوگئے۔ اس نے جہاں ٹھہرا تھا۔ وہیں سے آپکو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کردیں۔ وہاں آپ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک شاخ درخت خرما کی تھی۔ آپنے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی نہ دونگا۔ اور جو خدا تعالےٰ نے تیرے لئے مقدر کیا وہ ٹلیگا نہیں اور تو میرے بعد رہیگا۔ تو خدا تعالےٰ تجھے ہلاک کریگا۔ اور ایک شخص تھا۔ اسود عنسی[1] اس نے دعوے پیغمبری کا کیا تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا۔ کہ کنگن سونے کے آپکے دونوں ہاتھوں میں پڑے ہیں اور آپکو گراں معلوم ہوئے اور آپکو الہام ہوا کہ انپر پھونک مار دے آپنے پھونک ماری دونوں اڑ کے جاتے رہے آپنے صحابہ سے خواب بیان فرماکر تعبیر یہ فرمائی۔ کہ دونوں کنگن سے مراد یہ۔ دو نوں کذاب ہیں۔ یمامہ والا یعنے مسیلمہ اور یمن والا یعنے اسود ان دونوں کو خدا تعالےٰ یہ باوکے گا وجہ اس تعبیر کی علمائے محققین نے یہ لکھی ہے۔ کہ سونا صورت زینت دنیا کی ہے۔ ان دونوں کو غرض دعوے نبوت سے حصول دنیا تھی۔ لہذا اس صورت میں نظر آئے اور آپکے تصرفات عامہ کو روکنا چاہئے تھے۔ اور ہاتھ آلہ تصرف ہے لہذا بشکل کنگن بھاری کے ہاتھوں میں معلوم ہوئے اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا۔ اسود آپکے سامنے ہی مارا گیا۔ یمن کے بعض بلاد میں اُس نے دخل کرلیا تھا۔ فروز ایک صحابی تھے

---

[1] عنسی نسبت ہے عنس کے اور عنس بفتح عین مہملہ وسکون نون وسین مہملہ در آخر لقب ہے یزید بن مالک کا ابن اود کا جو باپ ایک قبیلہ کا تھا۔ یمن میں کمافی القاموس ۱۲ منہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

انہوں نے اس کی زوجہ سے کہ مسلمان تھی اور نبت عم فیروز کی تھی اور بحیرا سود کے پاس تھی موافقت کرکے اِس کے مکان کی پشت سے نقب لگاکر اُسے قتل کیا قتل کے وقت اِس نے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرہ والوں نے پوچھا۔ کہ کیسی آواز ہے۔ اسکی زوجہ نے کہا۔ کہ تمہارا پیغمبر پر وحی آئی ہے اسکی آواز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی روز مدینہ میں اسود کے قتل کی خبر دی۔ اور مسیلمہ نے بہت قوت پائی۔ ایک لاکھہ آدمی بلکہ زیادہ اِس کے ساتھ ہوگئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں لشکر خالد بن الولید سے بدست وحشی قتل ہوا +

فصل چھبیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہور غزوہ ہے تبوک ایک جگہ کا نام ہے۔ اطراف شام میں لشکر ہمایوں وہاں جاکے ٹھیرا تھا۔ لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہے۔ اور غزوہ عشرہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دنوں میں تیاری اس جہاد کی ہوئی تھی۔ سبب اسکا یہ ہوا۔ کہ آپکو خبر پہنچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہے آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود اسپر لشکر لے جاویں قبایل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اِس غزوے میں ہمراہ حضور معلے تھے۔ اور آپ کی عادت تھی۔ کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے۔ مگر اس غزوے میں بایں جہت کے سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوکے اچھی طرح سامان کرلیں صاف حال عزم فرمادیا تھا۔ اور لوگوں کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ہر شخص بقدر استطاعت حضور میں جمع کرے۔ اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کردے۔ اسکے لئے جنت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس معاملہ میں بھی جنت حاصل کی۔ اور اتنا بہت مال دیا۔ کہ جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت راضی ہوئے۔ کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے۔ اسمیں سے تیس ہزار کا سامان حضرت عثمانؓ نے کردیا تھا۔ اور آپنے فرمایا میں عثمانؓ سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہو اور یہ بھی فرمایا کہ عثمانؓ کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ کرے گا۔ حال حضرت عمرؓ

Marfat.com

سے روایت ہے۔ کہ ہمیشہ ابوبکرؓ مجھپر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زمانہ غزوہ تبوک میں مجھے دسترس خوب تھی۔ میں نے سمجھا کہ اس مرتبہ میں غالب رہونگا۔ اپنے سب مال میں سے آدھا حضور اقدس میں لے گیا۔ آپ نے پوچھا۔ کہ عیال و اطفال کے لئے کیا چھوڑا میں نے کہا۔ اتنا ہی ابوبکر صدیق سب مال اپنا لے آئے۔ آپ نے پوچھا کہ لڑکے بالوں کیلئے کیا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا خدا اور خدا کا رسول آپ نے فرمایا۔ ما بَیْنَکُمَا مَا بَیْنَ کَلِمَاتِکُمَا یعنے فرق تم دونوں کے درجوں میں ایسا ہے جیسا تم دونوں کے کلموں میں یعنے ابوبکر صدیقؓ نے عیال کے لئے خدا اور رسول کو بتایا۔ اور حضرت عمرؓ نے مال کو اور ظاہر ہے۔ کہ دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابوبکرؓ سے کہا۔ کہ میں تم پر کبھی غالب نہ ہونگا حال حضرت علیؓ کو آپ نے مدینے میں ٹھہرنے کو فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ تم میرے لئے ہو مانند ہارون کے موسیٰ سے مگر پیغمبری بعد میرے نہیں ہے یعنے جیسے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت موسےٰ نے حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کیا تھا۔ ایسے ہی اس سفر میں تمہیں نائب کئے جاتا ہوں۔ حال آپ مع لشکر عظیم کے تیس ہزار آدمی تھے۔ موضع تبوک میں پہنچ کے متوقف ہوئے۔ اور ہرقل نے مارے ڈر کے کہ آپ کو پیغمبر برحق سمجھتا تھا۔ ادھر رُخ نہ کیا اپنی اطراف و جوانب میں لشکر بھیجے حضرت خالد بن الولید کو کہ مع چار سو تیس سواروں کے اوپر اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے بھیجا اور فرمایا۔ کہ تم اسے نیل گائے کے شکار میں پکڑ لوگے سو ایسا ہی ہوا کہ جسوقت حضرت خالد بن الولید اسکے قلعے کے تلے پہنچے وہ قلعہ سے اُترا سبب یہ ہوا کہ وہ قلعہ کے اوپر تھا۔ چاندنی رات تھی ایکبارگی ایک نیل گائے نے دیوار قلعہ سے بدن اپنا رگڑنا شروع کیا اکیدر کو نیل گائے کے شکار کا بہت شوق تھا۔ بقصد شکار نیل گائے کے اترا بھائی بھی اسکا ساتھ تھا۔ وہ مارا گیا۔ اور اکیدر گرفتار ہو گیا۔ خالد رضی اللہ عنہ حضور اقدس میں لے آئے۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور کچھ نذرانہ اس نے مقرر کر دیا اور بعضوں نے لکھا ہے۔ کہ پھر اکیدر مسلمان ہو گیا۔ حال ابوذر غفاری

Marfat.com

پیچھے لشکر سے رہ گئے تھے۔ انکا اونٹ تھک گیا تھا۔ پیادہ پا اسباب ضروری کتنے پر لادکے روانہ ہوئے دور سے تبوک میں ایک شخص آتا نظر پڑا جب پاس آیا معلوم ہوا کہ ابوذر ہیں آپ نے جب وہ حاضر ہوئے مرحبا کہا اور فرمایا خدا رحمت کرے ابوذر کو کہ اکیلا چلا آتا ہے۔ اور اکیلا ہی زندگی کرے گا۔ اور اکیلا ہی مریگا۔ سو مطابق اس واقع کے ہوا کہ عہد عثمان میں ابوذرؓ گانوں ربذہ[1] میں الگ ہو کے جا رہے تھے۔ اور تنہا مرے اور کوفہ سے ایک جماعت مسلمین اتفاقاً وہاں آگئی انکی تجہیز و تکفین کی حال تبوک میں آپ نے دو مہینے اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استفسار فرمایا۔ حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی کہ آپکا رعب اور دبدبہ ہرقل پر ہو گیا ہے اور وہ لڑنیکو مارے ڈر کے نہ آیا۔ اب فی الحال اور بڑھنے کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی رائے ہوئی اور مدینہ کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج[2] میں سے تھا اسنے پچھلی کتابیں پڑھیں تھیں اور نصرانی ہو گیا تھا۔ پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اہل مدینہ سے بیان کرتا تھا جب آپ یثرب میں پہنچے بسبب حسد اور اغوائے شیطان کے مسلمان نہ ہوا اور عداوت میں آپ کے سرگرم رہا بعد غزوہ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہو کے جنگ احد میں آیا۔ اور سب سے پہلے تیر مسلمانوں پر اسی نے چلایا پھر روم کو چلا گیا اسلئے کے لشکر ہاوشاہ روم کا آپ پر چڑھا لائے یہ صورت نہ بنی اس نے مدینہ میں پھر آنا چاہا اور منافقان مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دیں میں اسمیں بیٹھ کے تعلیم و تلقین کرونگا اور مشورت کے لیے جگہ ہو گی قبل تشریف لے جانے آپکے منافقین متصل مسجد[3] قبا کے وہ مسجد بنوا چکے تھے۔ حضور اقدس میں آکے مستدعی ہوئے کہ آپ اسمیں چل کے نماز پڑھیں آپ نے فرمایا۔ کہ میں اب جہاد کو جاتا ہوں۔ وہاں سے پھر کے دیکھا جائیگا جب انہوں نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنی کچھ لوگ ان میں سے پہنچے اور کہا کہ ہم نے جو مسجد بنائی ہے۔ آپ پہلے وہاں چل کے نماز پڑھیں تاکہ برکت ہو۔ غرض یہ بھی

---

[1] ربذہ بفتح تاے مہملہ و باے موحدہ و ذال معجمہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے جہاں حضرت ابوذر مدفون ہیں کذا فی القاموس ۱۲ [2] خزرج بفتح خاے معجمہ و سکون زاے معجمہ و فتح راے مہملہ و جیم در آخر نام ایک قبیلہ کا ہے انصار میں سے کذا فی القاموس ۱۲ [3] قبا بضم قاف و فتح باے موحدہ بمد دہم بقصر نام ایک جگہ ہے۔ قریب مدینہ کے کذا فی القاموس ۱۲

Marfat.com

کہ اس بہانے سے اس مسجد کی رونق ہو جاوے اللہ جل جلالہ نے آیت وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا۔ نازل فرمائی اور انکے مکر سے مطلع کیا مطابق اُسکے آپ نے اس مسجد کو کہدوا ڈالا اور جلادیا۔ اور اللہ جل جلالہ نے مسجد قبا کی اور اسکے نمازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس میں ایسے لوگ ہیں کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالےٰ پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے +

قصہ تین اصحاب مخلصین کا کہ بیعذر ہمراہی سے رہ گئے تھے

تین شخص اصحاب مخلصین میں سے بھی رہ گئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بدر سے نہ تھے مگر بیعت عقبے میں جو انصار نے پہلے ہجرت سے مکہ میں ایام حج میں تھی اور سبب ہجرت مدینہ کو وہی بیعت ہوئی تھی۔ حاضر تھے۔ اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں حتی کہ صحیح بخاری میں حضرت کعب سے روایت ہے۔ کہ اگرچہ فضیلت بدر کی بہت مشہور ہے لیکن بیعت عقبے میں حاضری ایسی ہے کہ باوصف اسکے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہ ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور دو صحابی بدری تھے۔ ایک کا نام ہلال بن امیہ تھا۔ اور ایک کا مرارہ بن الربیع ان تینوں شخصوں نے بوقت معاودت آپکے صاف صاف کہدیا تو کچھ ہمیں عذر نہ تھا۔ ویسے ہی بسبب شامت نفس کے رہ گئے حدیث کعب بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں ہے یہ قصہ مفصل مذکور ہے بقول حاجی رفیع الدین خاں صاحب مرادآبادی مؤلف سلول کئیب مذکر الحبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان میں مزادار ہے لہذا مطابق حدیث مذکور کے جیسا کہ دیا ہے لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ غزوہ تبوک کو تشریف لئے جاتے تھے میں صحیح و سالم تھا اور فراغت مالی بھی خوب رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا تھا۔ کہ تبوک کیطرف قصد ہے۔ مگر یہی خیال کر رہا تھا۔ کہ اب سامان کر کے چلدونگا اور سامان چلنے کا نہ ہوا یہانتک کہ آپ روانہ ہو گئے۔ ہر روز مجھے یہی خیال ہوتا تھا۔ کہ اب چل کے ملجاؤنگا۔ یہانتک کہ لشکر دور نکل گیا تو سوائے ضعفا کے یا ایسے اشخاص کے جو متہم بہ نفاق تھے۔ اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گھبرائی۔ آپنے لشکر میں ایکدن میرا حال پوچھا۔ ایک شخص نے کہا کہ اپنے کپڑے کی وضعداری دیکھنے میں رہ گیا اور معاذ بن جبل

Marfat.com

نے کہا کہ وہ ایسا نہیں ہے اور میری ثنائے جمیل کی ایکدن میں گھر میں آیا میری بیبیوں نے انگور کی ٹٹیوں میں چھوکا دیکر میرے لئے دوپہر کے سونے کی جگہ تیار کی تھی۔ میں نے کہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو گرمی اور لو میں ہیں اور میں ایسی جگہ سوؤں میں وہاں نہ سویا۔ اور بڑی مشکل سے دن کٹتے تھے۔ جب خبر آپ کی معاودت کی سنی میں زیادہ گھبرایا حیران تھا کہ کیسے منہ دکھاؤنگا۔ یہاں تک کہ رونق افروز مدینہ کے ہوئے دلمیں طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی ٹھانی کہ سوائے سچ کے نہ کہونگا حضور اقدس میں حاضر ہوا آپنے پوچھا۔ میں نے صاف صاف عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا۔ نہ بے مقدور مگر رہگیا۔ حضور کے ساتھ نہ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیرو جیسا کہ خدا تعالےٰ تمہارے باب میں حکم فرمادے کیا جائے گا۔ میں وہاں سے رخصت ہوآیا اور منافقین نے جھوٹے عذر وحیلے کئے ان سے آپنے کچھ نہ کہا لوگوں نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر کہہ دیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ عذر سن لیتے دیکھو جنہوں نے عرض کیا سب کا عذر سن لیا یہانتک کہ مجھے پہکایا کہ باعث ہوئے۔ اسبات کے کہ میں حضور اقدس میں حاضر ہو کے پہلی بات کو بدلوں اور کوئی جھوٹا عذر بیان کروں پھر آپنے پوچھا۔ کہ اور کسی کا بھی میرا سا حال ہوا ان دونوں صحابیوں بدریوں کا نام لوگوں نے لیا میں نے کہا کہ وہ دونوں آدمی اچھے ہیں میں ان ہی کے ساتھ ہوں جو ہونا ہو سو ہو میں اب اسبات سے نہ بدلونگا آپنے فرمایا کہ ان تینوں آدمیوں سے کوئی کلام نہ کرے سب نے بولنا ہم سے چھوڑ دیا دونوں ساتھی تو میرے گھر میں بیٹھے رہے نکلتے بیٹھتے نہ تھے میں جوان آدمی تھا۔ مکان سے نکلتا اور مسجد شریف جاکے آپکے ساتھ نماز پڑھتا۔ اور سلام کرتا۔ آپ جواب چلا کے تو نہیں دیتے تھے۔ معلوم نہیں کہ آہستہ بھی جواب دیتے تھے یا نہیں میں بہلائے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا کہ آپنے ہلائے یا نہیں اور میں نماز آپکے متصل پڑھتا اور چھپی نگاہ سے آپ کیطرف دیکھتا سو جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپکی طرف دیکھتا آپ منہ پھیر لیتے ایکدن میں بانار کیطرف چلا جاتا تھا بادشاہ غسان[1] کا

[1] غسان بفتح غین معجمہ وسین مہملہ مشددہ والف دنون ایک قبیلہ ہے یمن میں بادشاہان غسان اسی میں کے تھے ۱۲

Marfat.com

بھیجا ہوا آدمی بھی مجھے تلاش کرتا تھا اور مجھے نشان دیا اس نے لاکے اس بادشاہ کا خط اس میں لکھا تھا۔ کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے تمہیں علیحدہ کر دیا ہے تم سے ناخوش ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو۔ کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہاری بہت خاطر کریں اور تمہیں بہت خوش رکھیں۔ خط پڑھکے مجھے بہت رنج ہوا اور میں نے کہا الٰہی میری یہانتک نوبت پہنچی کہ کافر مجھے بلاتا ہے اور میرے ایمان میں طمع رکھتا ہے اور میں نے تنور میں اس خط کو ڈالدیا اور کچھ جواب خط کا نہ لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا۔ کہ حالت رنج و تکلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کعب کہتے ہیں کہ پھر آپکا حکم پہنچا کہ ہم تینوں آدمیوں سے زوجہ کسی کے پاس نہ رہے میں نے یہ سن کے کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدوں بیان ہوا۔ کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہے۔ طلاق کا حکم نہیں میں نے اپنی زوجہ کو اسکے گھر رخصت کر دیا۔ میرے ایک ساتھی یعنے ہلال بن امیہ کے لئے انکی زوجہ نے پیرانہ سالی اور ہونے تکلیف کے سبب نہ ہونے کسی ایسے شخص کے جو کام کر سکے عذر پیش کر کے اجازت اسبات کی لے لی کہ انکی زوجہ اسکے ساتھ رہے مگر مباشرت نہ کریں مجھسے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کوئی عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کیلئے اجازت لیلو میں نے کہا میں جوان ہوں میں عذر پیش نہ کرونگا۔ پچاس دن ویسی ہی حالت میں گذرے اور حقیقت میں حیا خدائے تعالیٰ نے فرمایا وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ تنگ ہو گئی زمین اپنی باہمہ فراخیہا ویسی ہی ہمارا حال تھا۔ کہ ایکبارگی صبح کے وقت ایک پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا:۔ بشارت ہو تمہیں کعبؓ بن مالک تمہاری توبہ قبول ہوئی میں نے اسیوقت سجدہ شکر ادا کیا اور حضور اقدس میں جاکے حاضر ہوا مجلس میں سے مہاجرین میں سے طلحہؓ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ یہ احسان طلحہؓ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا اور آپ نے ارشاد فرمایا بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہے ان سب دنوں میں جب سے تیری ماں تجھے جنی ہے۔ میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی میں آتا ہے کہ سارا مال اپنا خیرات کر دوں آپ نے سارے مال کے دے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا

Marfat.com

کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو۔ اور منافقین حیلہ بنانے والوں کو خدائے تعالیٰ نے فضیحت کیا سورہ برات میں انکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آئتیں بھیجیں اور ہمارے لئے بعد ذکر توبہ کے فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تم ہو لو سچوں کے ہم کو صادقین فرمایا حضرت کعبؓ کہتے ہیں۔ کہ تب سے خوبی سچ کی اور بھی میرے دل میں راسخ ہو گئی۔ اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہے کہ سچ نے مجھے بچایا۔ اور جھوٹے فضیحت ہو کے جہنمی ٹھیرے۔

فصل ستائیسویں فرضیت حج اور امیر الحاج ہونے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان میں۔

نویں سال ہجرت سے حج فرض ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب شغل تعلیم وہدایت وفود کے اور امور غزوات کے تشریف نہ لیجا سکے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آپنے امیر الحاج مقرر کر کے مکہ روانہ کیا کہ لوگوں کو حج موافق شرائع اسلام کے کرادیں اور سورہ برات واسطے سنانے حکم نقض عہد کے اُنکے ساتھ کر دی جب وہ روانہ ہوئے تب آپ نے فرمایا کہ معاملہ نقض عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہلبیت سے چاہیے۔ کہ عرب لوگ ایسے امور میں اقارب کی ہی بات قبول کرتے ہیں تب حضرت علیؓ کو آپنے ناقہ عضباء[1] پر سوار کر کے پیچھے ابوبکر صدیقؓ کے روانہ کیا۔ سورہ برات موسم حج میں تم جا کے سناؤ۔ ابوبکر صدیقؓ نے ناقے کی گردن کے گمان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علیؓ سے پوچھا۔ اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ یعنے امیر ہو کے آئے ہو۔ یا تابع ہو کے حضرت علیؓ نے کہا ماٰمور یعنے حضرت تابع ہو کے اور بیان کیا کہ صرف سورہ برات سنانے کو آیا ہوں بعد ازیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حج لوگوں سے کرایا اور خطبہائے موسم حج پڑھے۔ اور حضرت

[1] بفتح عین بہلہ وسکون ضاد معجمہ وبائے موحدہ والف ممدودہ جناب رسول اللہ صلعم کے ناقے کا لقب ہے اور معنے عضبا کے ہیں کان چرے ہوئے اور ناقہ مذکورہ اگرچہ ایسی نہ تھی مگر لقب ایسا ہو گیا تھا کذا فی القاموس ۱۲

Marfat.com

علیؓ نے سورہ برات کو سنایا اور مضمون اسکا بآواز بلند پکارا اور ندا کرائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انکی مدد کیلئے کچھ لوگ مقرر کر دیئے باری باری سے پکارتے منادی میں یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور طواف خانہ کعبہ کوئی ننگا نہ کرے اور جنت میں سوا مسلمان کے کوئی نہ جاوے گا اور کافروں میں جس نے عہد میعادی باندھا ہے وہ میعاد پوری کرے اور جسکا عہد بے میعاد ہے۔ یا مطلق عہد نہیں اُسے چار مہینے کی امان ہے بعد ازین اگر مسلمان نہ ہوگا قتل ہوگا +

فصل اٹھائیسویں مباہلے کے بیان میں

عرب میں نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران جناب رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نامہ لکھا تھا۔ اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی انہوں نے چودہ آدمی اپنی قوم میں سے منتخب کر کے حضور اقدس میں بھیجے پہلے دن لباس ریشمی اور انگوٹھیاں سونیکی پہنکر حضور اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے انکے سلام اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا حیران ہوئے دوسرے دن بمشورہ حضرت عثمان اور عبد الرحمٰن بن عوف کے ان سے پہلے ملاقات رکھتے تھے حسب رائے حضرت علیؓ کے کہ اسوقت ان دونوں صاحبوں کے پاس تھے ریشمی کپڑے اور انگوٹھی سونے کی اتار کے رہبان کے سے کپڑے سادے بے تکلف پہن کے گئے آپ نے انکے سلام کا جواب دیا اور ان سے کلام فرمایا اور اسلام کیطرف دعوت کی اور انہوں نے قبول نہ کیا بہت مباحثہ بے جا کیا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا حال پوچھا آپ نے فرمایا ٹھیرو اس شہر میں تجھے جواب ملیگا اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ط فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ط حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے مثل آدم کے ہے پیدا کیا اللہ نے اسے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہو گئے حق تیرے رب کیطرف سے ہے اسمیں کچھ شک مت کرو پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے اس بات میں تو کہہ کہ آؤ بلا دیں

Marfat.com

ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور خود ہم بھی آویں اور خود تم بھی آؤ پس کریں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتیں سنادیں انہوں نے مضمون آیت کا اقرار نہ کیا اور مباہلہ کے باب میں کہا کہ کل ہم آکے اس باب میں کہیں گے اپنے مکان پر جاکے انہوں نے عاقب سے کہ انکا سردار تھا پوچھا اس نے کہا اے گروہ نصاریٰ تم خوب جانتے ہو۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بے شک تباہ ہو جاتا ہے مباہلہ مت کرو مباہلہ اسے کہتے ہیں کہ جو شخص آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے مبالغہ تمام اللہ کی جناب میں دعا کریں کہ جو باطل پر ہو اس پر خدائے تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اُسے تباہ کرے اور زیادہ مبالغہ کی صورت مباہلہ میں یہ ہے کہ طرفین اپنی اولاد اور عورتوں کو محل مباہلہ میں حاضر کریں۔ خدائے تعالےٰ نے ایسے ہی مباہلہ کا حکم دیا تھا۔ دوسرے دن نصاریٰ حضور میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع حضرت علیؓ و جناب حسنینؓ و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میری دعا کے ساتھ امین کہو نصاریٰ نے پنجتن پاک کی صورت دیکھکر گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہؓ نے کہا کہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہیں۔ کہ اگر خدا تعالےٰ سے پہاڑ کے ٹلجانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹلجاوے ہرگز ان سے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ نہ کیا اور اطاعت اختیار کی اور ہر سال ملے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول کرکے رخصت ہوئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور یہ جنگل اپر اگ برساتا اور ایک سال میں پردہ زمین پر نام و نشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے +

فصل انتیسویں حجۃ الوداع کی بیان میں

دسویں سال ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود حج کو تشریف لیگئے اس حج میں آپ نے ایسی باتیں فرمائیں جیسے کوئی وداع کرتا ہے یعنے لوگوں کو رخصت کرتا ہے لہذا حجۃ الوداع کہلایا قبایل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کو تشریف لئے

Marfat.com

جاتے ہیں ہر طرف سے لوگوں نے حج کیلئے رُخ کیا لاکھہ آدمی سے زیادہ جمع ہو گئے تھے آپنے حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدار شاد فرمائیے اور یہ بھی بعض خطبوں میں ارشاد فرمایا۔ کہ شاید سال آئندہ میں تم میں نہ رہوں مسلمانوں کے حفظ جان و مال اور صیانت خونریزی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرادا پنی جورو کا حق تمہیں نے اور عورتوں کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالےٰ سے انکے معاملہ میں ڈرو یعنے بیجا تکلیف و رنج مت دو اور مردوں کیلئے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کریں اور مرد بیگانے کو گھر آنے دیں۔ اور کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتاب اللہ کے احکام کو خوب مضبوط پکڑ ہو گے گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرنے خطبے کے آپنے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ تم سے میرا حال پوچھیگا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ آپ نے احکام الٰہی بخوبی پہنچائے اور نصیحت امت کی بواجبی کی آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر تین بار فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزوں سبھوں کو پاک صاف رکھنی ہیں ایک اخلاص عمل میں یعنے عبادت الٰہی محض خالص خدا کیلئے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا۔ دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک رہنا۔ تیسرے بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی آپ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں۔ غائبونکو یہ سب باتیں پہنچا دیں +

بیان افراد قرآن و تمتع کا

حضرت علی رضؓ یمن میں تھے۔ وہ وہاں سے بقصد حج روانہ ہوئے اور انہوں نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا ویسا میں بھی احرام باندھتا ہوں۔ اس میں اختلاف ہے کہ جناب رسول نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فقط حج یا عمرے کیلئے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کیلئے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ بجا لائے بعد اسکے حج کرے اور احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ نرے

Marfat.com

حج میں اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ نئے عمرے میں اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ قرآن میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا۔ اور اسی لئے قرآن امام حنیفہ رضؒ کے نزدیک افضل ہے نسبت افراد اور تمتع کے امام نووی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اسبات کو ترجیح دی ہے کہ احرام جناب رسول اللہ کا قرآن تھا حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایام حج میں حیض آ گیا۔ اور وہ روتی تھیں آپ نے پوچھا انہوں نے بیان کیا آپ نے کہا کہ حیض ایک امر ہے کہ خدا تعالےٰ نے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے۔ کچھ حرج نہیں سوائے طواف کے اور سب ارکان حج کے بجالاؤ بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لیجیو ویسا ہی کیا حال بروز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت نازل ہوئی۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے دین تمہارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایسی آیت اگر ہم میں نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول کو قرار دیتے عید حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں جسدن یہ آیت نازل ہوئی عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنے مسلمانوں کو بھی اسدن عید ہوتی ہے جمعہ کا دن بھی عید ہے اور عرفہ بھی عید ہے حال بعد فراغت ادائے حج کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید محبت کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اِس غدیر کا نام تھا۔ سبب اس خطبہ کا یہ ہوا کہ یمن میں حضرت علیؓ کے ساتھ جو لوگ تھے۔ اِن میں سے کچھ آدمیوں نے حضرت علیؓ کی بہت شکایت کی اور شکایت انکی بیجا تھی بسبب نافہمی کے اور ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپ نے اس منزل میں خطبہ واسطے شکایت ان لوگوں کے اور واجب کرنے محبت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا پہلے آپ نے سب لوگوں سے کہا کہ کیا میں سب مسلمانوں کیلئے واجب المحبۃ انکی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت اپنی جانوں سے زیادہ واجب ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ یعنی جسکا مولا ہوں علیؓ اسکے مولےٰ ہیں۔ یعنے جو مجھ سے محبت رکھے علی سے محبت رکھے یا اللہ دوست رکھ اسے جو علیؓ سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو علیؓ سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبہ کے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مولےٰ ہر مومن اور مومنہ کے ہو گئے بعد ازیں آپ بطے منازل مینے میں پہنچکر کار ہدایت وارشاد خلق وعبادت الٰہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قرب زمانہ اجل اور کلمات وداع کے فرماتے +

فصل تیسویں وفات شریف کے بیان میں

بار یک صحابہ نزول آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے۔ اسلئے کہ پیغمبر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے ہے جب دین کامل ہو گیا۔ تب پیغمبر کو لاحق ملاء اعلےٰ ہونا چاہیئے۔ اور ان ہی دنوں سورہ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنے جب اللہ کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح وحمد واستغفار میں مشغول ہو اس سے بھی علمائے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یہ آیتیں خوشی کی تھیں مگر اس جہت سے سبب رنج عظیم ہوئیں حال صحیح بخاری میں باب الخوخہ والممر فی المسجد میں ہے کہ ایکبار آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا اسبات کا کہ چاہے دنیا کی نازونعمت جو چاہے لے یا اس چیز کو جو خدا تعالےٰ کے پاس ہے اختیار کرے اسنے دنیا کو اختیار نہ کیا جناب قدس الٰہی میں یعنے آخرت کو اختیار کیا ابوبکر صدیقؓ یہ سنکر رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک بندیکا حال بیان کرتے ہیں ابوبکر صدیقؓ کیوں روتے ہیں اور کیوں ماں باپ کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ سمجھ والے تھے۔ کہ آپ کا مطلب سمجھ گئے اور آپ نے فرمایا۔ کہ اے ابوبکرؓ مت

Marfat.com

رو ؤاور سب آدمیوں میں سے مجھہ پر احسان ابو بکرؓ کا مال دینے میں اور رفاقت کرنے میں زیادہ ہے اور اگر میں کسیکو خلیل یعنی دوست جانی بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہیں اور مسجد میں کسی کا دروازہ سوا ابو بکرؓ کے نہ رہے حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک بار حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں آئیں آپ نے ان سے کان میں کچھہ باتیں کیں وہ خوب روئیں پھر آپ نے اور باتیں کان میں کیں وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے بی بی فاطمہ سے حال سرگوشیوں کا پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز فاش نہ کرونگی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا۔ انہوں نے کہا مضائقہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلی سرگوشی میں آپ نے یہ بات کہی تھی۔ کہ ہر سال جبرایل مجھہ سے رمضان میں ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے امسال دو بار دور کیا۔ اس سے میں جانتا ہوں کہ میری اجل قریب ہے سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں اچھا بزرگ سب سے پہلے جاتا ہوں اسپر میں روئی پھر آپ نے میرے کان میں یہ بات کہی کہ اہلبیت میں سب سے پہلے تم مجھہ سے ملوگی یعنی تمہاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی۔ سب اہلبیت سے پہلے میں خوش ہوکے ہنسی فـ یہ پیشینگوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنے بعد چھہ مہینے کے آپ سے جا ملیں۔ حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا سر دکھتا تھا میں نے کہا وَارَاساہ ہائے میرا سر دکھتا ہے آپنے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہے اور جو میرے سامنے تمہاری وفات ہو تو میں اچھی طرح تمہاری تجہیز و تکفین کروں نماز جنازے کی پڑہوں میں نے کہا کہ گویا آپ یہی چاہتے ہیں کہ مرجاؤں اور آپ بیشک اور بی بی کوے کے اسیدن میری جگہ سوئیں گے ازواج مطہرات براہ ظرافت ایسی باتیں کہہ گزرا کرتی تھیں محبت سے اور مورد عتاب نہیں ہوتی تھیں آپ نے تبسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا۔ کہ وہ لقمہ جو میں نے خیبر

Marfat.com

میں کہا یا اسکی تکلیف میں ہمیشہ پاتا ہوں۔ یہانتک کہ اب میری رگ جان اسبب زہر کے کٹ گئی مراد اس لقمہ سے لقمہ گوشت زہر آلودہ ہے کہ ایک یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت کو زہر آلود کر کے آپکے کھانیکو بھیجا تھا۔ اور آپ نے اسمیں سے ایک لقمہ منہ میں لیا تھا۔ اور آپ کو درد سر اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا نکتہ اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اس لئے ہوا کہ آپکی وفات بطور شہادت ہوا بو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت اثر زہر سانپ سے جس نے غار میں کاٹا تھا ہوئی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت عمر ہے ف بحسب ظاہر مولنا شاہ محمد عبد العزیز صاحب کی تقریر سر الشہادتین پر اعتراض ہوتا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا اسلئے کہ اگر شہادت ظہریہ حاصل ہوتی تو اسلام میں فتور پڑتا اور اگر شہادت سریہ حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہ ہوتی اسلئے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت میں قتل کیا جاوے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جاویں اور اور مصیبت کی باتیں لکھی ہیں بعد ازیں انہوں نے کہ اللہ جل جلالہ نے ذات حسنین رضی اللہ عنہما کو بجائے ذات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرار دیکے کمال شہادتین کا بذریعہ انکے آپ کو عنایت فرمایا انتہی سو اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت سریہ کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہم علمائے نے تصریح کی ہے کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جواب مولانا شاہ عبد العزیز کیطرف سے یہ ہوسکتا ہے کہ مقصود مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سریہ علی اوجہ الکمال آپ کو بذریعہ امام حسن کے حاصل ہوئی۔ اسلئے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہ ہو لہذا ارتثاث یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کر کے کچھ دوا غذا کھا کے زخمی مرے موجب نقصان شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت کاملہ جیساکہ مقتضیٰ آپ کے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت حسنین رضؓ کے حاصل ہوئی شہادت سریہ کاملہ بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امتداد مدت شہید ہوئے بخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کئی برس کے بعد آپ نے وفات پائی اور شہادت ظاہریہ کاملہ بسبب امام حسین کے پس آپکی .....

Marfat.com

شہادت جملہ انبیاء و شہدای کامل تر ہوئی اور تقریر مولنا شاہ محمد عبد العزیز صاحب کی صحیح ہے۔ حال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی ہوئی یہانتک کہ آپ مسجد میں امامت کیلئے نہ جاسکے آپ نے ارشاد کیا کہ ابوبکر سے کہدو کہ امام ہوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات ہوگی تو لوگ اسے منحوس سمجھیں گے اور اسلئے میں نے عرض کیا کہ ابوبکر صدیقؓ نرم دل ہیں محراب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی دیکھکر بیتاب ہو جاوینگے اور مارے رقت کے نماز نہ پڑھا سکینگے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہدو نماز پڑھاویں پھر میں نے حفصہ سے کہا کہ تم عمرؓ کیلئے اجازت لے لو انہوں نے اسبات کیلئے عرض کیا آپ بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کے ہوتے ہوئے دوسرے امام کو ہونا ہرگز نہیں چاہیے اور بعضے روایت میں ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوقت خبر پہنچاتے مؤذن کے کہ جماعت تیار ہے عبد اللہ بن زمعہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدو کہ نماز پڑھ لیں عبد اللہ نے ابوبکر صدیقؓ کو نہ پایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کہدیا انہوں نے مسجد میں نماز پڑھانی شروع کردی آپ نے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ یہ آواز حضرت عمر کی نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کہ عمرؓ ہی کی آواز ہے آپ نے بتاکید فرمایا کہ سوائے ابوبکر کے اور کوئی امام نہ ہو۔ خدا کو اور مسلمانوں کو سوائے ابوبکر کے اور کی امامت قبول نہیں حال ابوبکر صدیق نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے جمال جہاں آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو اس مقام پر نہ دیکھا شدت رنج سے بیتاب ہوگئے اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے اور مسجد میں غل مچا۔

ے در نمازم خم ابروئے تو چوں یاد آمد ✤ حالت رفت کہ محراب بفریاد آمد

سمع شریف تک وہ غل پہنچا آپ نے پوچھا کیا ہے حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ ای مسلمانوں تمہیں خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا کی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایام مرض میں کبھی غمگینیاں امت کو بایں کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہے

Marfat.com

کہ ان کا پیغمبر انکے سامنے انتقال کر جائے اور جس امت سے خدائے تعالےٰ ناخوش ہوتا ہے
اسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اس کے سامنے امت کو ہلاک کر کے اسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا
ہے ف موافق روایات کتب حدیث کے بعد ازانکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں
حسب الحکم امامت شروع کی دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بخار نماز پڑھانے
کو مسجد میں تشریف لے گئے ایک بار آپ نے ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی صف میں
بیٹھ گئے چنانچہ صحیح ابن حبان میں ہے اور یہ آخر نماز آپکی تھی اور ایک مرتبہ آپ کھڑے
ہونے ہی ابو بکر صدیق کے تشریف لے گئے ابو بکر صدیقؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹیں آپ نے اشارہ
کیا کہ اپنی جگہ پر رہے اور آپ پاس حضرت ابو بکر صدیقؓ کے جا بیٹھے اور امام ہوئے ۔ اور
ابو بکر صدیق داہنی طرف آپکے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکرؓ صدیق کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے
تھے ابو بکر جناب کے مکبر تھے کہ آپ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت
صحیحین میں ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبہ کو حجرے کے دروازے تک
تشریف لائے اور پردہ اٹھا کے کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت
پر قائم دیکھ کر خوش ہوئے ابو بکر نے اسوقت پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر
رہو اور مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے ف حضرت ابن عباس سے روایت ہے ۔ کہ
جناب رسول اللہ صلعم نے اپنی امت کے آدمیوں میں دو شخص کے پیچھے نماز پڑھی ایک
ابو بکر صدیق اور دوسرے عبدالرحمٰن بن عوف کے ایک سفر میں چنانچہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن
نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قضائے
حاجت سے تشریف لانے میں دیر ہوئی صحابہ نے عبد الرحمان بن عوف کو امام کر
کے نماز شروع کر دی ایک رکعت آپ پڑھ چکے تھے کہ آپ تشریف لائے عبد الرحمٰن
بن عوف نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپ نے ایک رکعت
ان کے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اٹھ کر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نماز
پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محلہ قبا میں واسطے رفع ایک نزاع کے جو درمیان
بنی عمرو بن عوف کے تھا ۔ تشریف لے گئے تھے آپ کو دیر ہوئی صحابہ رضی اللہ عنہم

Marfat.com

نے حضرت ابوبکرؓ کو امام کر کے نماز شروع کر دی اتنے میں آپ تشریف لائے ابوبکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نے نماز حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زید کو آپ نے واسطے انتقام لینے خون زید بن حارثہ والدان کے کہ ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپ نے دست مبارک سے لوا ان کیلئے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر اپنی کے حاکم پر لشکر لیجاویں اس کافر سے جسکی لڑائی میں زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تھے انتقام بواجبی لیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو بھی اس لشکر میں تعنیات فرمایا۔ حضرت اسامہ کے امیر کرنے میں یہ سر تھا کہ اپنے باپ کے انتقام کیلئے یہ لشکر کشی تھی انکا جی خوش ہوا اور حضرت شیخین رضی اللہ عنہم کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ انکی عظمت سب اصحاب کے دلمیں جمی ہوئی تھی انکو اس لشکر میں دیکھکے اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ کم عمر موالے کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں کیا۔ بسبب بیماری آپکے لشکر کی روانگی ملتوی رہی اور ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تعنیاتی سے علیحدہ کر کے حضوری خدمت یعنے امامت مسجد شریف پر مامور کیا شنبے کے دن دو روز وفات سے پہلے آپ کو آفاقہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپ سے رخصت ہو کے لشکر گاہ میں جا کے باہر مدینے کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی یہ خبر سنکر اسامہ ٹھہر گئے دوشنبہ کی صبح کو آپ کو تخفیف ہو گئی اسامہ پھر آپ سے رخصت ہو کر لشکر کو گئے اور روانہ ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حالت نزع طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت اسامہ نے یہ حال انہیں کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحصیب اسلمی نے کہ علم بردار اس لشکر کے تھے علم کو لا کے اور مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازیں ابوبکر صدیقؓ نے اس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجازت حضرت اسامہ کے واسطے مشورہ امور خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام مرض موت میں حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر اور بھائی عبدالرحمان کو بلوا بھیجو میں ابوبکر کے لئے عہد خلافت لکھ دوں۔ کہیں اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کے لئے اولے ہوں۔ پھر

Marfat.com

آپ نے کہا کہ کچھ ضرورت نہیں خدا تعالےٰ اور مومنین خود سوا ابوبکر صدیق کے اور کسیکو خلیفہ نہ کرینگے۔ صحیح مسلم میں تصریح یہ لفظ مذکور ہے کہ میں عہدنامہ خلافت ابوبکر کیلئے لکھدوں چونکہ محققین کا دستور ہے کہ جو لفظ مطلب میں صریح ہوتا ہے اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہیں۔ اور جس کتاب کے لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اگرچہ مضمون اس حدیث کا اس کتاب سے اعلےٰ رتبہ کتاب میں واقع ہو اسی سبب سے مشکوٰۃ شریف اور صواعق محرقہ میں کہ لفظ کتابت مذکور ہے حدیث کو صرف مسلم کیطرف نسبت کیا ہے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ میں بھی صرف حدیث کی طرف مسلم کی نسبت کی ہے رام پور کے جو بعض علمانے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت بے جا ہے سو یہ اعتراض بہ سبب نا واقفی کے قاعدہ محدثین سے ہے حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے روز لیعنے وفات سے چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ میں ایسی باتیں لکھدوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو۔ حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ پر بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی پڑگئی تھی۔ لہذا حاضرین میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا لے آؤ اور بعضوں نے بنظر عدم تکلیف دہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب اللہ کافی ہے یعنے ایسے وقت تکلیف میں آپ کو محنت کرنا کچھ ضرور نہیں بسبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا پھر پوچھ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ نے تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر آپ نے قلم دوات لانے کو نہ فرمایا اور تین باتیں متعلق تدبیرات ملکی فرمائیں کہ انمیں سے ایک یہ ہے اَخْرِجُوا الْوُفُوْدَ جَائِزَہٗ انعام دیتے رہو وفود کو یعنے ان لوگوں کو جو قبایل عرب سے واسطے ملاقات اور سیکھنے امور دین کے مدینہ میں آئے ہیں دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکالدو اور تیسری بات راوی بھول گیا مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہے۔ وہ حکم سامان کردینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم اس کی روانگی کا

Marfat.com

کا دیا تھا ف اس قصہ کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب خلافت میں لکھنا آپ کو منظور تھا۔ حضرت عمرؓ کے بول اُٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس قصہ کو عمدہ مطاعن حضرت عمرؓ سے شمار کیا ہے اور بنظر واقع کے جس طرح قصہ ہے اسمیں کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابوبکر صدیقؓ کیلئے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اس کو موقوف رکھا۔ کچھ امور تدابیرات کے ارشاد کرنے تھے سو زبانی ارشاد کر دیئے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نہ فرماتے فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ حضرت عمرؓ کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے معلوم ہوا کہ رائے حضرت عمرؓ کی اس معاملہ میں بھی مثل معاملہ حجاب و اذان و دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تحفہ اثنا عشریہ میں طعن و جواب طعن بتفصیل تمام مذکور ہے حال ازواج مطہرات نے کسی سے کہا کہ آپ کو مرض ذات الجنب ہے ذات الجنب ایک پسلی کی بیماری ہوتی ہے۔ سو بمشورہ حضرت ام سلمہؓ اسماء بنت عمیس کے کہ حبشہ میں ذات الجنب کا علاج لدود دیکھ آئی تھیں آپ کے لئے لدود تجویز کیا۔ لدود کہتے ہیں دوا کو کہ بیمار کے منہ میں ایک ہی جانب سے ڈالی جاوے سو آپ کے منہ میں ڈالی بہتیرا آپ منع کرتے رہے اشارہ سے کہ بسبب غلبہ مرض کے آپ اسوقت بول نہ سکتے تھے مگر نہ مانا اور وہ دوا دہان مبارک میں ڈالدی آپ کے منع کرنے کو وہ لوگ یہ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بدمزہ دوا کھانے کو نہیں چاہتا ہے اسی طرح آپ بھی فرماتے ہیں جب آپ کو اس حال سے آفاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز کر کے دوا آپ کے منہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہے انبیاء کو ایسی بیماری نہیں ہو سکتی آپ نے فرمایا کہ جتنے آدمی گھر میں ہیں سب کے منہ میں دوا اسی طرح ڈالی جاوے سوائے عباس کے کہ وہ اس مشورہ میں نہ تھے سو حسب الحکم سوائے حضرت عباس کے سب کے منہ میں دوا اسیطرح ڈالی گئی تھے تا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی باآنکہ وہ روزہ دار تھیں حال مرض موت میں آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے ہر حال میں ہراساں ہیں آپ نے مسجد شریف میں تشریف لے جا کے خطبہ

Marfat.com

مین انصار کی خاطرداری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہ رضؓ سے روایت
ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی دیر پہلے عبدالرحمان
بن ابی بکر آئے انکے پاس مسواک تھی آپ نے انکی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا واسطے
مسواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہے میں نے پوچھا کہ آپ کے
لئے لے لوں آپ نے اشارہ کیا کہ ہاں لے لو میں نے مسواک عبدالرحمن سے لے کے اپنے
دانتوں سے نرم کرکے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے
آخر عمر میں میرا آپ دہن آپ کے آب دہن مبارک سے ملا دیا فف یہاں سے بہت خوبی مسواک
کرنے کی پائی جاتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک
فرمائی۔ اور حدیثوں میں بہت تاکید مسواک کرنے کی ہے حتےٰ کہ آیا ہے کہ ایک رکعت مسواک
سے ستر رکعت بے مسواک برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مشایخ
یہ بات نقل کی ہے کہ جو شخص التزام کرے مسواک کا توقع قوی ہے کہ کلمہ شہادت اسکی زبان
پر جاری ہوگا اور افیون کھانے والے کی زبان پر جاری نہ ہوگا۔ حال حضرت
ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسہ یعنی عبادت خانہ نصاری کا ذکر کیا اور اس
کی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی عادت تھی جب کوئی
مرد صالح ان میں مرجاتا اسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویریں بناتے اور یہ بھی آپ
نے فرمایا ہے لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِھِمْ مَسَاجِدَ یعنے خدا
لعنت کرے یہود و نصاریٰ کو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کرلیا حال
بخاری میں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ پیغمبروں کو قبل موت
اختیار دیا جاتا ہے چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملاءاعلےٰ میں جانا سو میں نے
سنا آپ کو قبل وفات کہتے ہوئے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنے اللہ مجھے منظور ہے
اوپر والے رفیقوں کے پاس جانا تب میں سمجھی کہ آپ کو ہمارے پاس رہنا منظور نہیں
حال قبل وفات کے آپ نے یہ کلمہ فرمایا۔ اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنے خوب
محافظت کرو نماز اور لونڈی غلاموں کی ف کمال تاکید نماز کی متحقق ہوتی ہے کہ

Marfat.com

بوقت وفات بھی آپ نے اسکی تاکید فرمائی۔ اور بھی لونڈی غلاموں کی رعایت کی تاکید کی افسوس ہے کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتیرے نہیں پڑھتے اور بہتیرے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے اور درمیان دونوں سجدوں کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اس سے نماز کا عدم وجود برابر ہو جاتا ہے اور لونڈی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیئے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید پر خیال کرکے نماز کو خوب درست پڑھا کریں اور لونڈی غلاموں کو بہت محبت اور رعایت سے رکھیں حال بقول مشہور بارہویں ربیع الاول دوشنبہ کو دوپہر ڈھلے آپ نے وفات پائی نزع کی تکلیف آپ کو بہت ہوئی۔ آپ فرماتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ رنگ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینہ پر آپ تکیہ لگائے تھے اس حالت میں روح مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہؓ فخریہ کہا کرتی تھیں۔ آپ کی وفات سے گویا قیامت قایم ہوئی اصحاب و اہلبیت پر ایسا سنج ہوا کہ بیان میں نہیں آسکتا حضرت عثمانؓ کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمرؓ کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی میں اسے قتل کرونگا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عباسؓ سب اصحاب میں مستقل رہے وفات سے پہلے کہ آپ کو افاقہ ہوگیا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی آپ سے اذن لیکے اپنی زوجہ بنت خارجہ کے پاس مسنح ہیں کہ ایکجگہ کنارے مدینہ کے تھی چلے گئے تھے خبر وفات کی پاکے آکے دیکھا کہ عمر مدہوشانہ تلوار نکالے کھڑے ہیں۔ اور لوگ ان کے گرد ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا۔ اور آپ کو خدا نے بلالیا جیسے کہ موسیٰؑ کو طور پر بلالیا تھا۔ آپ آکے منافقین کے ہاتھ پاؤں کٹوائیں گے منافقین نے خبر آپ کی موت کی جو اڑائی ہے سب اسکی سزا پائینگے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آتے ہوئے کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف

Marfat.com

رکھتے تھے چلے گئے چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کے پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور روئے اور کہا طِبْتَ حَیًّا وَّ مَیِّتًا آپ پاکیزہ ہیں حیات میں بھی اور بعد موت کے اور آپ پر خدا تعالیٰ دو موتیں جمع نہ کریگا جو موت آپکی مقدر تھی سو ہو چکی پھر باہر نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے مقولے سے روکا لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کے انکی طرف آئے انہوں نے خطبہ پڑھا اور کہا مَنْ[1] کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اور یہ آیت پڑھی وَمَا[2] مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ط اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا ط وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ اس خطبہ کے سنتے ہی سب کو موت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یقین ہوا اور غفلت کا پردہ جس سے موت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر تھے اُٹھ گیا آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوئی۔ حال حصن حصین میں ہے کہ ملائکہ نے اصحاب سے تعزیت کی اور کہا۔ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَخَلْفًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حَرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط بیشک اللہ میں تسلی ہے ہر مصیبت سے اور بدلہ ہے ہر گئی ہوئی چیز کا پس اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اُسی سے امید رکھو محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم رہے اور سلام تم پر اور رحمت خدا تعالیٰ کی اور برکتیں اسکی اور بھی حصن حصین میں ہے کہ ایک[3] شخص کھچڑی داڑھی موٹا گورا وہاں آیا اور لوگوں کو پھلانگ کے بھیتر پہنچا اور رو دیا صحابہ کی طرف منہ کر کے کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّعَبْسَمَ نَامِنْ مِنْ کُلِّ فَائِتٍ وَخَلْفًا مِّنْ کُلِّ ھَالِکٍ فَاِلَی اللّٰہِ اَنِیْبُوْا وَاِلَیْہِ فَارْعَنُوْنَا وَنَظَرَ فَا اِلَیْکُمْ لِیَ الْبَلَاءُ فَاِنَّ الْمُصَابَ

---

[1] جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا ہو تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی خدا کو پوجتا ہو تو خدا زندہ ہے کہ کبھی نہ مریگا ۱۲ [2] نہیں ہیں محمد مگر ایک پیغمبر بیشک گذرے ہیں پہلے ان سے بہت پیغمبر آیا پس اگر مر جاوے یا مارا جاوے کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جائینگے اور جو پھر جائیگا اپنی ایڑیوں پر نہ بگاڑے گا کچھ اللہ کا اور جزا دیگا اللہ شکر کرنیوالوں کو ۱۲ [3] ماتم پرسی کے واسطے آنا جانا خضر کا بعد وفات رسول کے۔

Marfat.com

مَنْ لَمْ یَجِیْرُوْ وہ شخص یہ کہہ کر چلا گیا لوگ اسے پہنچانتے نہ تھے حضرت صدیقؓ و علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ خضر تھے حال خبر پہنچی کہ انصار نے سقیفہ بن ساعدہ میں جمع ہو کے یہ تجویز کی ہے کہ سعد بن عبادہ کو امیر کریں یہ خبر سن کے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح سقیفہ بن ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہیں پٹے ہوئے مکان اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ ہے انصار میں اس قبیلہ میں ایک مکان بطور چوپال کے تھا۔ وہ سقیفہ بنی مساعدہ کہلاتا تھا وہاں پہنچکر انصار سے اس باب میں گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابوبکرؓ نے روکا اور خود جو تقریر کی باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے فضایل اور مناقب بیان کئے اور انکے حقوق کو بھی تسلیم کیا انہوں نے عمارت کے باب میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں رہے اور ایک امیر تم میں یعنے مہاجرین میں ابوبکرؓ نے یہ حدیث پڑہی۔ اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ یعنی سردار اور بادشاہ قریش میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تب ابوبکر صدیق نے کہا کہ ان دو آدمی عمر اور عبیدہ میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ سب تقریر میں سے ایک یہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا۔ بہ نسبت اس بات کے کہ میں امام ہوں ایسی جماعت پر جس میں ابوبکر ہوں میں نے ابوبکر سے کہا کہ تمہارے ہوتے کون امام ہو سکتا ہے ہاتھ دراز کرو ہاتھ دراز کیا انہوں نے کہا میں نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق محرکہ میں روایت معتبر لکھی ہے مسئلہ امام احمد سے کہ بعد سمجہانے حضرت صدیق اکبر کے سعد بن عبادہ بھی اسی وقت سمجہہ گئے اور خلافت صدیق اکبر کو انہوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ساری عمر بیعت نہیں کی اور اس سبب سے مدینہ چھوڑ کے یمن کو چلے گئے معتبر نہیں ہے حال آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرے اہلبیت دیں پہلے ایک آواز آئی کہ غسل مت دو وہ خود پاک ہیں۔ کہنے والے کو تلاش

Marfat.com

کیا۔ کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلے کہنے والا شیطان تھا۔ اور میں خضر ہوں حضرت علیؓ اور عباس نے غسل دیا اسمیں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دیں یا کپڑوں سمیت پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل دو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے۔ انصار نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں سے ہمیں بھی کچھ نصیب ہو دے حضرت ابوبکرؓ نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے میں اور اسی طرح کے کاموں میں مدد کرے **حال** حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بدفعات جو لوگ آتے جاویں۔ تنہا تنہا نماز پڑھتے جاویں منظور یہ تھا۔ کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر انبیاء کرام میں بعد موت کے مطلقا تغیر نہیں ہوتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ نہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا۔ اگرچہ نماز میں تاخیر اتنی ہوئی کہ سہ شنبہ کو بوقت سہ پہر یا شب چہار شنبہ کو آپ مدفون ہوئے **حال** قبر کے باب میں یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطے دفن کے متعین ہے اسواسطے کہ حضرت صدیقؓ و علیؓ مرتضےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہیں مدفون ہوتے ہیں جہاں انکی روح قبض ہو اور مدینہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہؓ کہ لحدی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے لحدی کھودنے والے ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپکی لحدی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے نے کہ سقران ان کا نام تھا آپ کے بچھانے کی کملی قبر میں آپ کے تلے بچھا دی اور کہا میرا دل نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرہ شریف عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ مدفون ہوئے ف علمانے لکھا ہے کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر میں مدفون ہونا خاص نبی کریم سے ہے۔ **حال** حضرت عائشہؓ نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں اترے حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کیا انہوں نے تعبیر کہی کہ تمہارے حجرے میں تین اشخاص ایسے مدفون

Marfat.com

ہونگے کہ بہترین اہل ارض ہونگے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا کہ یہ ایک چاند تمہارے ہیں اور دو چاند باقی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوئے ایک قبر کی جگہ حجرہ شریفہ میں باقی ہے سو روایت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام وہاں مدفون ہونگے حال حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ بسبب غم کے جب تک جیتی رہیں مطلق نہ ہنسی اور چھ مہینہ ہی بعد آپ کی وفات کے زندہ رہیں بعد دفن کے قبر شریف پر آئیں۔ اور اصحاب سے کہا کہ تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی صحابہ نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہے پھر حضرت فاطمہؓ نے تھوڑی سی مٹی قبر اطہر کی ہاتھ میں لیکر سونگھی اور یہ اشعار پڑھے:۔ ؎

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ ۔۔۔ اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیًا

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّہَا ۔۔۔ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیًا

حال ایک اعرابی تین دن بعد دفن سے قبر شریف پر آیا اور اس نے کہا کہ خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اور اگر وہ لوگ جب ظلم کریں اپنی جانوں پر یعنی کوئی گناہ کر آویں تیرے پاس اور مغفرت مانگیں خدا سے اور مغفرت مانگیں انکے لئے رسول بیشک پاویں خدائے تعالےٰ کو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان سو میں نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنے گناہگار ہوں حضور میں آیا۔ کہ آپ میرے لئے استغفار کریں تاکہ خدا تعالیٰ مجھے بخشدے قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ بے شک اللہ نے تجھے بخشدیا جذب القلوب میں ہے کہ اس حکایت کو سب علمائے مذاہب اربعہ جنہوں نے مناسک میں کتابیں تصنیف کی ہیں لائے ہیں اور استحسان کیا ہے۔ فائدہ عظیمہ زیارت قبر شریف بڑے ثواب کی بات ہے اور جناب رسول اللہ صلے

؎ کیا چاہئے اسے جو سونگھے خاک قبر احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ چاہئے کہ نہ سونگھے سارے عمر کوئی خوشبوئی پڑیں مجھ پر مصیبتیں جو پڑیں اوپر دنوں کے تو ہو جائیں راتیں ۱۲

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ یعنی جو کوئی حج کرے بعد اسکے میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد گویا کہ اس نے زیارت کی میری حالت حیات میں اور حالت حیات کی زیارت کے لئے آیا ہے لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ رَاٰنِیْ یعنے دوزخ میں نہ جائیگا جس نے مجھے دیکھا۔ پس دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور لفظ حدیث بھی یاد پڑتا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوئی سلف سے خلف تک یہ عادت رہی ہے کہ جب حج کو جاتے ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدا تعالےٰ اپنے فیض عمیم سے بہ طفیل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین:۔

باب سوم

حلیہ شریف اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میانہ تھا نہ بہت لمبا نہ بہت ٹھنگنا فی الجملہ لمبائی سے قریب تھا اور جس مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے سر بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ و سفید تھا۔ مگر نمکینی و ملاحت بعضے روایات میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَصْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ میں ملیح ہوں یعنے گورا با نمکینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے فاضل نکات نے لکھا ہے کہ آپ کے با نمک ہونیمیں یہ نکتہ تھا کہ

Marfat.com

نمک کی یہ خاصیت ہے کہ دوسرے کو آپ سا کر لیتا ہے ع

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

اور بھی کھانے کو مزیدار کر دیتا ہے چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے مکیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب سے باذاق معرفت کرے ظاہر عنوان کا باطن ہوتا ہے لہذا رنگ مبارک میں ملاحت عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا موئے مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے بہت گھونگر والے نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک تک ہوتے کبھی نرمہ گوش تک اور بالوں کے بیچ میں کچھ فرق کرتے تھے۔ جسے مانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بدنما ہوں نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی ہوئی روشن ابروئے مبارک باریک تھیں کمان کی صورت ملی ہوئی معلوم ہوتی تھیں اور واقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا درمیان دونوں بھوں کے ایک رگ تھی کہ غصہ کے وقت پھول جاتی تھی چشماں مبارک بڑی تھیں۔ اور سپیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی اور پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہے مژگان شریف بڑی تھیں خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے بینی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فراخ کہ بدنما ہو لبہائے مبارک بہت خوبصورت تھے۔ دندان مبارک سفید مجلی تھی بوقت کلام نور آپ کے دانتوں سے نکلتا معلوم ہوتا تھا۔ اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کی معلوم ہوتی تھی دندان مبارک میں کشادگی تھی آگے کے دانتوں میں کھڑکی تھی چہرۂ مبارک لمبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو مانند چودھویں رات کے چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھوں رات کا چاند۔ آپ کے چہرے کی خوبی کو نہیں پہنچتا تھا۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا۔ اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا سو یا اللہ کہ چہرۂ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا۔ ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو پر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی۔ جیسے مور

Marfat.com

کی گردن سانچے میں ڈہلی ہوتی ہے خوف صاف وشفاش دوش مبارک پر گوشت و
خوبصورت دونوں میں فرق تھا دست مبارک لمبے تھے جوڑ ہاتھوں کے اور کندھوں کے
بڑی قوی اور مضبوط بلکہ سارے بدن کے جوڑ ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت
اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیباو حریر کی نرمی انکی نرمی کو نہیں پہنچتی لعلیں آپکی
سفید تھیں خوشبو ان سے آتی تھی اور بال ان میں نہ تھے جیساکہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور
سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی انگلیاں دست مبارک
کی لمبی اور خوشنما درمیان دونوں کندھوں کے مہر نبوت تھی اور وہ گوشت پارہ تھا ابھرا
ہوا مانند بیضہ کبوتر کے اور گرد اس کے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے اور یہ جو مشہور ہے
کہ اسمیں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا وُجِہُ حَیثُ شِئتَ فَاِنَّکَ مَنصُورٌ سو یہ بات محدثین
کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شمایل میں لکھا ہے کہ آپ کے ہاتھوں
پر اور سینے پر اور پنڈلیوں پر بال تھے اور ایک خط باریک بالوں کا سینہ سے تا بناف تھا
بہت خوشنما اور سوا اس کے بدن مبارک پر بال نہ تھے شکم مبارک ایسا صاف و شفاف
وزم تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید و شفاف کاغذ کے تختے تہ کئے
ہیں سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنے نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ توند ہو نہ نیچا دبا ہوا کہ
بدنما ہو ساق مبارک ہموار و صاف و گول تھیں فی الجملہ باریکی ان میں تھی قدم
مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور انگلیاں پائے مبارک کی
قوی و خوشنما اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی انگوٹھے سے بڑی تھی غرضیکہ سب خوبی
و لطافت جیسی کے چاہیئے بدن مبارک ہر عضو میں تھی ایسی کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح
رکھتی تھی۔ گویا سب کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا ؎

خوبی و شکل شمایل حرکات وسکنات آنچہ خوباں دارند تو تنہا ہمہ داری

پس پشت سے بھی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیساکہ سامنے سے اور سر اس کا یہ ہے۔ کہ
آپ کا بدن نور تھا جیساکہ شمع کی روپشت اسکا ایک ہوتا ہے اور جو چیز کہ اس کے
مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور منکشف ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے آپ کا

Marfat.com

سایہ نہ تھا اس لئے کہ سایہ جسم کثیف ظلماتی کا ہوتا ہے نہ لطیف و نورانی کا مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکہا ہے اس قطعہ میں۔ ؎

پیغمبر ما نداشت سایۂ ؎ تا شک بدل یقین نیفتد
یعنے ہر کس کہ پیرو اوست پیداست بر زمین نیفتد

جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ میں خوشبو آتی تھی اور خوشبو عرق شریف ایسا خوشبودار تھا۔ کہ بعض بیبیوں نے شیشہ میں بھر رکھا تھا دلہنوں کے بجائے عطر لگا دیتی تھیں سب خوشبویوں سے اسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچہ میں آپ نکل جاتے اس سے خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہاں نکلتا۔ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادہر سے تشریف لے گئے ہیں آپ جہان قضائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب میں آپ کے قذارت اور بدبو نہ تھی رات میں ایک بار آپ نے برتن میں پیشاب کیا تھا۔ ام ایمن نے دہوکے سے پی لیا۔ مطلق نہ جانا پیشاب ہے آپ نے سن کے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھے گا لہذا فقہا نے لکہا ہے کہ بول و براز آپ کا نجس نہ تھا چنانچہ عینی شرح بخاری نے لکہا ہے اور کہا ہے کہ مذہب امام حنفیہ کا یہی ہے خوشبو آپ کو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تہیں اور آپ کو خداے تعالیٰ نے چالیس مرد کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو اچھا کھانا پسند تھا راوی حدیث نے کہا کہ دو چیزوں سے آپ نے حظ اٹھایا یعنے خوشبو اور نسا سے اور تیسری چیز یعنے طعام سے آپ متمتع نہ ہوئے بلکہ قصداً آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ آپ شکم مبارک پر پتھر باندہتے اور باوصف ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نساء پر قادر ہونا کہ ایک رات میں سب ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہے بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام دنیوی کا حصول طاقت میں نہ تھا اسلئے آپ کو طے کا روزہ رکھنا جائز تھا اور امت کو ناجائز ہے آپ نے فرمایا کہ کون مجہہ سا ہے تم میں خدائے تعالےٰ کے پاس رات کو رہتا ہوں خدائے تعالےٰ مجہے کھلا پلا دیتا ہے یعنی بسبب غذائے روحانی کے دنیوی

حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز تاجران کتب جلد ۱۰
لنڈون بوہڑ ... ملتان شہر

Marfat.com

کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی مکھی بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اور اس سبب سے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس جانور پر آپ سوار ہوتے جبتک آپ سوار رہتے بول و براز نہ کرتا آپ کے بدن مبارک سبب ہو جاتا تھا۔ کہاری کنوؤں کے شیریں ہو جانیکا اور کبھی ایک قطرہ اس کا طفل شیر خوار کے منہ میں ڈالتے بہتر از شیر مادر اسے قوت دیتا کہ دن بھر اس کو حاجت دودھ پینے کی نہ ہوتی اور سوتے میں اگر آنکھیں آپکی بند ہوتیں لیکن دل آپکا بیدار رہتا لہذا جو اسوقت آپکے پاس باتیں کرتا سب آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہیں جاتا تھا اور سونے میں آپکا تنفس یعنی سانس لینا ظاہر ہوتا آپ خراٹا کبھی نہیں لیتے تھے اسلئے کہ خراٹا ایک آواز ناپسند ہے اور خدا تعالے نے سب ناپسند باتوں سے آپ کو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اس تقریر سے نہ ہونے خراٹے کا بیان کیا ہے بدن مبارک اور جامہ مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کَانَ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ یعنی آپ اپنے کپڑوں سے جوں دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہے۔ مراد یہ ہے کسی اور کی جوں جو آپ کے کپڑوں پر چڑھ آتی تھی اس کے دفعہ کرنے کیلئے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقعہ امکان نہ تھا کہ ایسے جسد اطہر اور لطیف اور لباس معطر و معنبر میں جوں پڑے جوں تو بہت کثافت میں پیدا ہوتی ہے۔ اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلا کچیلا اور پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے مثل شیطان فرمایا بالوں کے دھونے اور کنگھی کرنیکا اور تیل پھلیل لگانے کا آپ نے حکم دیا ہے لیکن نہ اسقدر کہ اکثر اوقات اس میں مشغول رہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کیا کرے۔

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان میں

خدا تعالی نے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہے کہ جب حق تعالی نے آپکے خلق کو عظیم فرمایا یہ خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عایشہ رضی سے کسی نے آپ کے اخلاق کو پوچھا انہوں نے کہا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ

Marfat.com

آپکا خلق قرآن تھا یعنے جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف تھے وضع آپکی باوقار تھی جو ایکبارگی آپکو دیکھتا ہیبت کھاتا مگر جب شرف حضوری سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپ کی محبت اس کے دل میں جاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرمانے منتظر اس بات کے نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بکشادہ پیشانی دروئے خنداں ملتے کبھی آپ کی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہ ہوتا جو کوئی آپ کو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر ہوں اصحاب میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے جس مجلس میں تشریف لے جاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نہ کرتے۔ اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھڑاتے کبھی کسی شخص کو آپ نے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جہاد میں اور اپنی ذات کیلئے کبھی آپ نے بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غضب نہیں کرتے تھے مگر جب کہ حدود الٰہی سے تجاوز ہو اور اسوقت میں خدا تعالیٰ کیواسطے ایسا آپ کو غضب ہوتا کہ کوئی تاب نہیں لاسکتا بڈھی عورتیں جو آپ کو اپنے کام کیلئے ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعدہ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہیں ہوا تھا کہ اس نے آکے تقاضائے شدید کیا۔ جیوں جیوں وہ درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اس نے کہا کہ تمہارے خاندان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اسبات کو سن کے حضرت عمرؓ بے تاب ہوگئے یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ اگر تو اس مجلس شریف میں نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تمہیں چاہیئے تھا کہ مجھ سے ادا کیلئے کہتے اور اس سے تقاضا بہ نرمی کیلئے کہتے اس کو زجر نہ چاہیئے تھا جاؤ اسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اس جھگڑنے کے زیادہ دو جب اس یہودی نے یہانتک اخلاق دیکھا اسیوقت ایمان لایا۔ اور کہا کہ میں نے کتب سابقہ میں پیغمبر آخرالزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ جوں جوں کوئی ان سے درشتی کرے وہ نرمی کریں مجھے اس صفت کا امتحان منظور تھا۔ سو ویسا ہی پایا آپ بیشک پیغمبر آخرالزمان ہیں آپکی نرم خوئی یہانتک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اسکی تعریف فرمائی۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ

Marfat.com

القلب لا تفضوا من حولک یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانوں کے لئے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک پریشان ہو جاتے تمہاری گرد سے برکت کیلئے مدینہ کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لا کر درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اسمیں ڈال دیں آپ ان کی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے دن ہوتے ہاتھ انکے برتنوں میں ڈال دیتے باآنکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس میں اصحاب سے بے تکلف رہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتیں جو خلاف شرع نہ ہوتیں اگرچہ ظرافت کی ہوتیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپکی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو میرے بت نے خوب نفع دیا لوگ متحیر ہوئے انہوں نے کہا کہ میں سفر کو جاتا تھا بینے پرستش کے لئے ایک ستو کا بت بنایا راہ میں توشہ ختم ہو گیا میں نے اس بت کو توڑ کے کھایا سو مجھے تو بت نے نفع دیا ایسی باتیں ہنسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوتی تھیں آپ بھی کبھی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تھے مگر سوائے سچ کے نہیں فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری مانگی آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اس نے کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کرونگا آپ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے ہیں تو کس کے ہوتے ہیں سو یہ بات سچی تھی براہ ظرافت آپ نے اس طرح فرمایا کہ ایک شخص زاہر نام گانوں میں رہتے تھے گاؤں کی چیزیں بطور ہدیہ کے حضور اقدس میں لایا کرتے تھے اور آپ انہیں شہر کی چیزیں خرید کر دیا کرتے تھے اور فرمایا آپ نے زاھر باد یتنا ونحن حاضرہ ط یعنی ظاہر ہمارا گاؤں کا آدمی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں یعنے وہ گاؤں کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں۔ اور ہم شہر کی چیزیں انکو خرید دیتے ہیں ایک دن زہر بازار میں کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپ نے جا کے ان کو پس پشت سے لپٹا لیا انہوں نے دیکھا نہ تھا کہنے لگے کون ہے۔ چھوڑ دے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ آپ ہیں پیٹھ اپنی بدن مبارک سے خوب چپٹا دی پھر آپ نے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت تو میری بہت کم ملے گی وہ سیاہ فام تھا اور صورت انکی اچھی نہ تھی۔ یعنے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو اور نہ کیسے مقبول خدا ہوتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب اور مقبول تھے ایسی ایسی باتیں ظرافت کی آپ واسطے طیب قلوب مسلمین کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دوھ لینا اور کام گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس آپ کی خدمت کی قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر میں جسقدر میں آپ کا کام کرتا تھا اس سے آپ میرا کام زیادہ کر دیتے تھے اور کبھی دس برس کے عرصہ میں آپ نے جھڑکا نہیں اور نہ اُف کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلانا کام کیوں نہیں کیا یا فلانا کام کیوں کیا اور سواری فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ پر گھوڑے پر خچر پر دراز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک سفر میں ایک اصحاب نے ایک بکری ذبح کی کھانے کیواسطے اور آپس میں کام تقسیم کرنے ایک نے کہا کہ کھال صاف میں کرونگا ایک نے کہا گوشت میں بناؤنگا ایک نے کہا میں پکاؤنگا آپ نے فرمایا لکڑیاں جنگل سے میں اٹھا لاؤنگا صحاب نے کہا یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کاہے کو تکلیف کریں آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ ناپسند کرتا ہے اس بات کو کہ ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کے بیٹھے ۔ اور کام میں شریک نہ ہو آپ جا کے لکڑیاں اٹھا لائے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آپ کو مسجد میں تشریف لاتے دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہ ہوتے اس سبب سے کہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ بات ناپسند ہے یعنی بنظر شفقت بایں خیال کہ بار بار کھڑے ہونے میں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہے لوگوں کو تکلیف ہو گی اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہ ہوا کریں صحابہ بمقتضائے اَلْاَمْرُ مُؤَقَّتٌ اَلْاَدَبِ کاربند ہوئے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑا ہونا تعظیم کیلئے منع ہے اور حدیثوں سے جواز قیام کا واسطے شخص معظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہے امام نووی نے رسالہ البیان فی آداب قرأۃ القرآن میں اس مسئلہ کو لکھا ہے کہ ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلہ کے بیان میں انہوں نے علیحدہ تصنیف کیا ہے اور احادیث سے بہ لایل قویہ جواز قیام کو ثابت

Marfat.com

کیا ہے۔ آپ مسکینوں سے بہت محبت رکھتے تھے اور ہر امیر غریب اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف اور عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ کرتے اپنے اصحابؓ کو بہت دوست رکھتے تھے جو بیمار ہو تو اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور غمزدہ کے گھر واسطے ماتم پرسی کے تشریف لے جاتے جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اس کا بدلہ کر دیتے اسی قدر یا اس سے زیادہ لشست اکثر آپکی قبلہ رو ہوتی اور ایک مجلس میں سو سو بار استغفار کرتے اور نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور بایں کثرت نماز پڑھتے اور تہجد میں قیام کرتے کہ پاؤں مبارک ورم کر جاتے لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپکی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ط یعنے جب اللہ تعالےٰ نے مجھ پر ایسی مہربانی کی ہے تو کیا میں بندہ شکر گذار نہ ہوں اور شکر اس مالک کی نوازش کا ادا نہ کروں آپ جو ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہیں ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تفہیم سامع کے تین بار مقرر فرماتے اور ہر ایک سے اس کے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو جوامع الکلم عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت تھوڑی ہو اور معنے بہت ہوں جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ سب عمل موافق نیت کے ہیں یعنے جیسی نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث سے صدہا مسایل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہیں اور علمائے محدثین اور فقہا نے ایک دفتر اسکی شرح میں لکھا ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ یعنے آدمی کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہے کہ جس بات میں کچھ فائدہ نہ ہو چھوڑ دے یہ حدیث بھی صدہا امور دینی و دنیوی میں کارآمد ہے اسیطرح بہت سی حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ جنگ حنین میں جسوقت لشکر کو ابتدا میں ہزیمت ہوئی تھی۔ آپ نے بغلہ شہبا زکو جسکا نام دلدل تھا آگے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ط اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ میں نبی ہوں جھوٹ نہیں میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا

Marfat.com

اور اصحاب نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ وہیں تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپ کی پناہ لیتے۔ اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب میں لا نہیں فرماتے تھے جتنے آلوسع اسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہ ہو سکتا تھا۔ تو بہ نرمی و خوش اخلاقی جواب دیتے اور اس طرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتے تھے کہ بعض کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب آپ کی سخاوت کے مسلمان ہو گئے ان کے حق میں آپ کی سخاوت ہی معجزہ ہو گئی۔ صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عادات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غربا کی طرح رکھتے تکیہ لگا کے نہ کھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں۔ اور کھانیکو کبھی برا نہ کہتے پسند ہوتا تو کھا لیتے نہیں تو اٹھا دیتے دودھ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ نے کھایا ہے بسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدھے ہاتھ سے کھاتے مگر استنجا یا ناک جھاڑنے میں ایسے کام بائیں ہاتھ سے کرتے جس چیز میں بوئے بد آوے جیسے کچا لہسن یا کچی پیاز اس کو نہ کھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکھتے اس سبب سے کہ باعث ہو صفائی اور لطافت کا سواری میں آپکو گھوڑا بہت پسند تھا دست مبارک گھوڑے کی پیشانی پہ پھیرتے اور آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہے۔

فصل تیسری معجزات[1] کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے ہر پیغمبر کو ملے تھے آپ کو سب ملے اور علمائے محدثین اور اہل سیر نے معجزات آپ کے بقدر اپنے علم کے لکھے ہیں بعضوں نے صرف معجزات ہی کے بیان

[1] اکٹھے معجزے اور ضمن حالات میں مذکور ہو چکے ہیں اور پچاس یہاں مذکور ہیں کل ایک سو گیارہ ہوئے اور چار پیشینگویاں قرآنیہ کی مذکور ہیں علاوہ اعجاز قرآن مجید کے پس کل ایک سو پندرہ معجزے ہوئے پیشینگوئی اول مندرج قرآن مجید ۱۲ ۱۲

Marfat.com

میں کتاب لکھی ہے جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصایص کبریٰ تصنیف کی اگرچہ راقم الحروف نے یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے اہل علم سے سنا ہے کہ ایکہزار معجزے اسمیں مندرج ہیں اور محققین سے سنا ہے کہ علمائے محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے آپ سے صادر ہوئے فقیر نے بھی رسالہ الکلام المبین فی آیات رحمۃ اللعالمین صرف معجزات عالیہ کے بیان میں تصنیف کیا ہے اور التزام کرکے وہی معجزات مندرج کئے ہیں جو بروایات معتبرہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور تین سو معجزے اسمیں مندرج ہیں اور ببرکت آیۃ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ایسی تمہید اور تقریر و ترتیب نادر اس رسالہ کی ہوئی ہے کہ مقبول طبایع جملہ اہل علم و دین ہے امید ہے کہ خدا تعالیٰ اور اُس کے حبیب نے بھی مقبول فرمایا ہو مطاوی حالات اس کتاب میں بہت معجزات مذکور ہو چکے ہیں۔ اس لئے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ آپکا معجزات سے خالی ہوتا تھا اس مقام میں پچاس معجزات شریفہ لکھے جاتے ہیں:۔

معجزہ ۱۔

عمدہ ترین معجزات قرآن مجید ہے کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا سب انبیا کے معجزے ایک وقت میں ظاہر ہو کے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپ کا اب تک کہ ابتدائے نزول سے بارہ سو اٹھتر برس ہوئے باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا فصحائے عرب کو فصاحت و بلاغت میں بعدیل تھے اور فی البدیہہ قصیدہ طویلہ اور عبارت نثر مسجع طویل بے تکلیف کہدیا کرتے تھے اس کے مقابلہ سے عاجز رہے آپ نے برملا اُنسے کہا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ طعنی لاؤ تم کوئی سورہ قرآن کی سی اور بلالو اپنے مددگاروں کو سوائے اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے سب سورتوں میں چھوٹی ہے نہ بنا سکے اور آجتک دشمنان دین کوفکر میں تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اثبات پر قادر ہوئے اور قرآن مجید بہت سی پیشینگویوں پر مشتمل ہے کہ آیندہ جیسی خبر دی تھی ویسا ظہور میں آیا مثلاً قبل زمان ہجرت فارسیوں اور رومیوں میں ایک بڑی لڑائی ہوئی اور فارسی غالب آئے مکہ کے کفار خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ فارسی

Marfat.com

اہل کتاب نہیں ہیں وہ غالب آئے رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اسیطرح ہم کہ اہل کتاب نہیں بوقت جنگ محمد یوں پر کہ اہل کتاب ہیں غالب ہونگے اللہ جل جلالہ نے ابتدائے سورہ روم میں خبر دی کہ فی الحال تو فارسی رومیوں پر غالب آگئے مگر پھر رومی فارسیوں پر غالب آجاویں گے چند سال میں نو برس کے اندر سو مطابق اس واقع کے ہوا اور جسروز کہ مسلمانوں کی فتح کفار پر بدر میں ہوئی اسیدن فارسیوں پر رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ نے اسیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کیا اور اس آیت میں یک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اس آیت میں ہے یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یعنے اس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اسکے بھی واقع ہوا کہ جسدن رومی فارسیوں پر غالب آئے اسیدن کہ وہ بدر تھا مسلمانوں کی مدد ہوئی خدا تعالے کی جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانوں کی مدد کیلئے حاضر ہوئے اور فتح عظیم کہ باعث تقویت عظیمہ ہوئے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی تھی کہ یہودی کبھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب نہ ہونگے اور مطابق اس کے واقع ہوا کہ یہودی بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور خیبر والے سب کے سب مسلمانوں سے لڑائی میں مغلوب ہوئے کسی نے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلافت راشدہ ملے گی اور ان کے دین کو ان کے وقت میں خوب قوت و شوکت ہوگی مطابق اس کے چار یار باصفا خلیفہ راشدہ ہوئے اور دین اسلام کی ان کے وقت میں بڑی قوت ہوئی اسیطرح اور بھی بہت سی پیشین گویاں قرآن مجید میں ہیں کہ کتب تفسیر وغیرہ میں مذکور ہیں اور رسالہ الکلام المبین میں بھی فی الجملہ بہ تفصیل مذکور ہوئی ہیں۔

معجزہ ۲۔

صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

لہ اعناق الابل جو اس حدیث میں واقع ہے اسکی شرح اکثر مشارحین حدیث نے گردنیں اونٹوں کی لکھی ہیں مگر سید شرح مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ اخوان الابل بصرے کی گھاٹیوں کا نام ہے اور یہ معنی بہت مذاہب ہیں

Marfat.com

قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلے گی کہ اس کی روشنی سے شہر بصریٰ کی پہاڑیاں جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہونگی ۶۵۴ھ میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلی اور ایک مدت تک رہی اور پھر معدوم ہوگئی تفصیل سے حال اس آگ کا جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز میں کہ اسی زمانہ میں قطب الدین قسطلانی رح نے تصنیف کی ہے اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفےٰ میں کہ سید سمہودی کی تصنیف ہے اور جذب القلوب الی دار المحبوب تصنیف شیخ عبدالحق دہلوی میں مذکور ہے اور کلام المبین میں بھی احوال اسی کا فی الجملہ مشرح ہے

معجزہ ۵۰-۳-

سنن ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانوں کے ایک شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اسکے بیچ میں دجلہ ہوگا گھیریں گے۔ اور مسلمان وہانکے تین قسم ہو جائینگے بعضے بادشاہ ترک کی پناہ میں آ جاویں گے وہ ہلاک ہونگے اور بعضے اپنا مال واسباب اور عیال واطفال لے کے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے۔ اور بعضے ہتھیار لیں گے اور لڑیں گے وہ شہید ہونگے انتہیٰ مطابق اس کے واقع ہوا کہ ترکان تاتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں اس کے دجلہ ہے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی میں آ کر گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہ کے بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل میں ان سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال واطفال بھاگ گئے وہ بھی مارے گئے اور تباہ ہوئے اور ایک جماعت نے جہاد کیا ان کا چہرہ گلگونہ شہادت سے رنگین ہوا:-

معجزہ ۵۰-۴-

عمار بن یاسر کے لئے آپ نے فرمایا کہ گروہ باغیوں کا انہیں قتل کریگا مطابق اس کے واقع ہوا کہ وہ علیؓ کے ساتھ تھے اور لشکر معاویہؓ کے ہاتھ مقتول ہوئے:-

معجزہ ۵۰-۵-

[1] حاشیہ ۱۶۸ پر تحریر ہوگیا ہے

Marfat.com

آپ نے خبر دی تھی کہ حضرت عثمانؓ بلوے میں شہید ہونگے مطابق اسکے واقعہ ہوا:۔

معجزہ۔۶۔

حضرت علی کے حق میں آپ نے شہادت کی خبر دی تھی کہ ان کا قاتل سر میں تلوار مارے گا داڑھی پر خون بہے گا مطابق اس کے ہوا:۔

معجزہ۔ ۷۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں آپ نے فرمایا تھا کہ ان کے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا مطابق اس کے ہوا کہ حضرت امام حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی:۔

معجزہ۔ ۸۔

حضرت امام حسینؓ کے لئے آپنے خبر دی تھی کہ کربلا میں شہید ہونگے مطابق اس کے ہوا

معجزہ۔ ۹۔

فتح بیت المقدس کی آپ نے خبر دی تھی سو حضرت عمرؓ کے وقت میں فتح ہوا:۔

معجزہ۔ ۱۰۔

آپ نے خبر دی تھی کہ سفید محل کسریٰ میں جو خزانہ ہے مسلمانوں پر تقسیم ہوگا۔ مطابق اس کے عہد حضرت عمرؓ میں ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے شہر مدائن دارالسلطنت یزدجرد بادشاہ فارس کو فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ کہ اسی شہر میں تھا مسلمانوں کے ہاتھ آیا:۔

معجزہ۔ ۱۱۔

خارجیوں کے ظہور اور ہونے ذوی اللثدیہ کے انمیں اور انکے مقتول ہونے کی ہاتھ اشخاص اہل حق سے آپ نے خبر دی تھی مطابق اسکے عہد حضرت علی میں واقع ہوا۔ کہ خارجیوں نے جماؤ کیا عبداللہ بن وہب ان کا سردار تھا اور حضرت علیؓ نے لشکر ان پر لیجا کے انہیں قتل کیا حضرت ابوسعید خدری راوی اس کے حضرت علی رضی اللہ کے ساتھ تھے۔ اور ذوی اللثدیہ کہ اس کا ایک ہاتھ مانند پستان عورت کے تھا۔ جیسا کہ آپ نے کہا تھا خارجیوں میں پایا گیا:۔

Marfat.com

معجزہ ۱۲-۵۰

رافضیوں کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ وہ لوگ سلف کو برا کہیں گے اور حضرت علی کو بہت بڑھاویں گے۔ مطابق اس کے ہوا کہ حضرت علیؓ کے وقت میں باغوائے عبداللہ بن سبا فرقہ روافض پیدا ہوا:۔

معجزہ ۱۳-۵۰

حضرت عمر کی نسبت آپ نے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد ان کے سبب سے بند رہے گا۔ یعنے دین اسلام انتظام ان کے عہد خلافت تک خوب رہے گا۔ مطابق اس کے ہوا:۔

معجزہ ۱۴-۵۰

آپ نے خبر دی تھی کہ کنگن بادشاہ فارس کے سراقہ بن مالک کے ہاتھوں میں پہنائے جاوینگے مطابق اسکے حضرت عمر کے عہد میں ہوا۔ کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غنایم فارس میں کنگن یزدجرد کے بھیجے تھے حضرت عمر نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے لیکن بڑے تھے کہ سراقہ کے کندھوں تک پہنچے ف بعضوں کو اس مقام پر شبہ ہوتا ہے۔ کنگن سونے کے تھے اور زیور پہننا مردوں کو مطلقاً حرام ہے بالخصوص سونے کا پھر حضرت سراقہ نے وہ کنگن کیسے پہنے اور حضرت عمرؓ نے کیسے پہنائے سو جواب یہ ہے کہ سراقہ ان کنگنوں کو پہنے نہیں رہے بلکہ حضرت عمرؓ نے واسطے تطبیق خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھوں میں ڈال دیئے تھے۔ پھر سراقہ نے اتار ڈالے:۔

معجزہ ۱۵-

آپ نے خبر دی تھی کہ مصر فتح ہوگا اور ابوذر سے فرمایا تھا۔ کہ مصر میں تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ لڑتے جھگڑتے ہوئے دیکھو گے تب وہاں سے چلے آیو مطابق اس کے واقع ہوا حضرت عمرؓ کے وقت میں مصر مفتوح ہوا حضرت ابوذر نے ایک دن عبدالرحمن شیر جلیل بن حسنہ اور ربیعہ اس کے بھائیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا۔ اور وہاں سے چلے آئے:۔

Marfat.com

معجزہ ۱۶۰۵۔

حضرت عمرؓ کیلئے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اس کے ہوا ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے تھے صبح کے وقت اس نے زخمی کیا شہید ہوئے

معجزہ ۱۷۔

عدی بن حاتم سے آپ نے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں بسبب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھوگے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہوکے حیرہ[1] سے حجر کیلئے آویگی اور کچھ خوف اسکو سوائے خدا کے کسی کا نہ ہوگا مطابق اس کے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کہ تنہا حیرہ کے حج کیلئے آئی تھی۔ دیکھا۔

معجزہ ۱۸۵۰

آپ نے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ پتھر ہیں ایک طرف مدینے کے چلنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں تیل چپڑا ہے خون بہے گا مطابق اسکے عہد یزید پلید میں واقع حرہ میں واقعہ ہوا مدینہ کے لوگ یزید سے منحرف ہوگئے اور اس کے حاکم اور سب بنی امیہ کو مدینہ سے نکال دیا۔ تب یزید نے مسرف بن عقبہ کو ایک بڑا لشکر خونخوار مدینہ پر بھیجا۔ اور اس نے جاکر بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر پہاڑ حرہ کہتے ہیں پتھریلی زمین جلی ہوئی کو ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوتی تھی لہذا واقعہ حرہ اس کا نام ہوا

معجزہ ۱۹۰۰۔

آپ نے خبر دی تھی کہ میری امت کے لوگ دریائے شور میں جہاز پر سوار ہوکر جہاد کرینگے اور ام حرام بنت ملحان انمیں ہونگی مطابق اس کے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بامارت حضرت معاویہؓ دریا میں جہاد ہوا اور ام حرام بھی وہاں تھیں بلکہ سواری کے اوپر سے گر کے پھرتے وقت مر گئیں۔

معجزہ ۲۰۰۰۔

آپ نے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے وفات ان بی بی کی ہوگی۔ جو

[1] حیرہ مشہور ہے عراق میں کوفہ کے متصل مکہ سے بہت دور ہے زیادہ ہے ایک مہینہ کی راہ سے ۱۲

Marfat.com

بہت سخی ہیں حدیث میں لمبے ہاتھ والی کنایہ ہے زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات یعنی حقیقی سمجھتی تھیں لگیں لکڑی سے آپس میں ہاتھ ناپنے پھر حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا سمجھیں کہ مراد لمبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اس لئے سب بیبیوں سے زیادہ وہی سخی تھیں۔

معجزہ ۲۱۔

حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری کی نسبت آپ نے خبر دی تھی کہ انکی موت بشہادت ہوگی مطابق اسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں وہ شہید ہوئے۔

معجزہ ۵۰-۲۲ شق القمر

ایام منا میں کفار مکہ ابوجہل وغیرہ نے آپسے درخواست کی کہ چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھاؤ آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھادیا دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے کہ جبل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا آپ نے پکار کے کہا ان لوگوں سے کہ گواہ رہو سب نے اس معجزے کو مشاہدہ کیا۔ لیکن بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہ لائے بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے کہ ہمیشہ ایسا کیا کرتا ہے اور اپنے مشاہدہ کو یہ ٹھیرایا کہ نگاہوں پر ہماری جادو کیا کہ ہمیں ایسا نظر آیا۔ یعنے نظربندی کی اس معجزے کا کلام اللہ بھی ذکر ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ یعنے قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ ثابت ہے کفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظربندی ہے تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم نہ ہوگا۔ دور کے شہروں سے ان دنوں جو اشخاص مکہ میں آئے ان سے پوچھا سب نے بیان کیا فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہم نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے دو اعتراض کئے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب اجرام علویہ میں خرق والتیام نہیں ہوتا سو یہ اعتراض محض بے ہودہ ہے اہل سنت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اسبات کے قایل نہیں اور حکما میں صرف مشائین اسبات کے قایل ہیں سو کوئی دلیل اسبات پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والتیام نہیں قایم نہیں کی چنانچہ صدر شیرازی نے

Marfat.com

شرح ہدایۃ الحکمت میں کہ مشہور بصدر ہے اس بات کو دو مقام پر لکھا ہے اور حکمائے انگلینڈ نے کہ بروضع فیثاغورس اشراقی ہیئت کو قایم کیا ہے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ سب ستارے مثل زمین کے قابل خرق والتیام ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر امر واقع ہوتا تو بلاد و دشت کے لوگ بھی اسے دیکھتے اور اس کی تواریخ میں بھی مندرج ہوتا سو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاد و دشت کے لوگوں سے بوقت وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی میں مشاہدہ کرنا ہندوستان کے ایک راجہ کا اپنے محل پر سے چاند کا شق ہونا اور اپنے پنڈتوں کے بتلانے سے دریافت کرنا کہ یہ معجزہ آخرالزمان پیغمبر کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں ایلچی بھیجنا اور مسلمان ہو کے مسمی بعبداللہ ہونا مذکور ہے اور سوانح الحرمین میں بھی یہ قصہ مذکور ہے اور لکھا ہے کہ وہ شہر دھار کا راجہ تھا۔ اور کنارہ شہر پر اسکی قبر ہے اور بہتیری جگہ اسوقت دن ہوگا جیسا کہ قواعد ہیئت سے ثابت ہوتا ہے اور بہتیری جگہ چاند برف میں یا ابر میں چھپا ہوگا۔ ایسی جگہوں کے لوگ چاند کے حال پر اس وقت کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازیں رات کو لوگوں کی عادت ہے مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں ہر آدمی کی نظر چاند پر نہیں ہوتی۔ اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے اس امر کا انتظار نہ تھا۔ اور پھر دوپہر تو وقف اس امر کو نہیں ہوا تھا۔ پس اکثر اشخاص کا مطلع نہ ہونا اور اپنی تواریخ میں نہ لکھنا موجب تعجب نہیں۔ توراۃ متداول یہود و نصاریٰ میں حضرت یوشع کیلئے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہے اس کو اور بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تاریخ میں کسی نے درج کیا۔ حالانکہ وہ قصہ دن کا تھا۔ پس جس طرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر امم میں اس قصہ کی تکذیب لازم نہیں آتی اس قصہ کی کہ رات کا تھا بطریق اولےٰ تکذیب نہیں ہو سکتی رسالہ الکلام المبین میں راقم نے اس مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ خاص اسی اعتراض کے جواب میں بہت اچھا ہے۔

معجزہ ۵۰-۲۳

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں ایکدن حضرت علیؑ کے زانوں پر

Marfat.com

تکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علیؓ نے نماز عصر کی نہیں پڑھی تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جاگے تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی فوت ہو گئی۔ آپ نے دعا مانگی۔ آفتاب پھر آیا اور دھوپ اس کی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی پڑھ لی

ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طریق معتبرہ سے ثابت ہے

معجزہ ۲۴۔ حضرت ابوہریرہ کی ماں ان کے پاس مدینہ میں آئی۔ انہوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا اس نے انکار کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں برا کہا ابوہریرہ کو بڑا رنج ہوا اور روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں آئے اور حال عرض کیا اور آپ نے دعا اپنی ماں کی ہدایت چاہی آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو بعد اس کے .....

..... ابوہریرہ اپنے گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابوہریرہ نے کواڑ کھلوائے انکی ماں نے کہا ٹھیرو جب نہا چکیں حضرت ابوہریرہ کو بلوایا اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابوہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ بسبب خوشی کے انہیں رونا آیا کثرت شدت خوشی میں بھی رونا آجاتا ہے سو روتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی ماں کے اسلام حال سے عرض کیا سبحان اللہ کیا کیا تصرف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ماں ابوہریرہ کی ایسی کافرہ شدیدہ الفساد تھی کہ آپ کے دعا مانگتے ہی جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵

معجزہ ۲۵۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ کے لئے تھوڑے چھوہاروں میں دعائے برکت کی اور فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ ابوہریرہؓ قریب تیس برس کے ہمیشہ اس میں سے خرچ کرتے رہے اور منوں چھوہارے اللہ کی راہ میں دیئے اور وہ کم نہ ہوئی بروز شہادت حضرت عثمانؓ وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابوہریرہؓ کو بڑا رنج ہوا شعر انکا اسبات میں مشہور ہے شعر۔ لِلنَّاسِ ھَمٌّ وَّلِیْ فِیْ یَوْمِ ھَمَّانِ + فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّیْخِ عُثْمَانَ

Marfat.com

یعنے لوگوں کو ایک غم ہے۔ اور آج مجھے دو غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقتول ہونا حضرت عثمان رضؓ کا۔

معجزہ ۲۶۔ سلمہ بن اکوع کی جنگ خیبر میں پنڈلی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیر دیا۔ فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی نہ تھا۔

معجزہ ۲۷۔ قتادہ بن نعمان کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے آنکھ نکلکر رخسارے پر بہ آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ سے اسمیں زیادہ روشنی تھی۔ ف یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ میں اسکا تفاخر تھا عمر بن عبد العزیز خلیفہ کی ملاقات کو قتادہ کے بیٹے گئے۔ اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔ شعر

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ بِاَحْسَنِ وَجْھِھَا ۔۔۔ فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَا خَدِّ

میں بیٹا اس شخص کا ہوں کہ بہ آئی رخسارے پر آنکھ اسکی پھیر پھیر رکھی گئی کف مصطفےٰ سے کیا اچھا پھیر رکھنا سو ہو گئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسار۔

معجزہ ۲۸۔ ایک صحابی کے ہاتھ میں غدد تھا ایسا سخت کہ بسبب اس کے تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے آپ نے کف مبارک اس پر رکھکر اسے دبا کر ہاتھ کو چکر دیا فوراً اچھا ہو گیا۔

معجزہ ۲۹۔ حضرت علیؓ کیلئے آپ نے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف انہیں کبھی نہ پہنچے ایسا حال ان کا ہو گیا کہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے پہنتے تھے۔ اور کچھ تکلیف گرمی سردی کی نہیں معلوم ہوتی تھی۔

معجزہ ۳۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لئے آپنے دعا کی کہ خدا انکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی۔

معجزہ ۳۱۔ حضرت انس مالک کیلئے آپنے طول عمر اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی۔ سو برس سے زیادہ ان کی عمر ہوئی اور اولاد کی بھی کثرت ہوئی یہانتک کہ انکی

Marfat.com

حیات میں سو سے زیادہ انکی اولاد بیٹے پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا حال ان کے اموال میں یہ تھا کہ باغ ہر سال میں دو بار پھل لاتا تھا:۔

معجزہ ۳۴۲-۵۰- ایک اندھا حضور اقدس میں آیا اور اس نے درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی ہو جاویں آپ نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ لِیَکْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ اس نے ویسا ہی کیا اسیوقت اسکی آنکھیں کھل گئیں ف عثمان بن حنیف سے اس حدیث کی روایت ہے اور یہ طریقہ نماز صلوٰۃ الحاجۃ کہلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور اسکے خاندان کے عمل میں تھا لوگوں کو اسکو بتلا دیتے تھے اور حاجتیں ایکی پوری ہو جاتی تھیں اور حاجتوں میں بجائے لِیَکْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ کہے یَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اور دل میں جو مطلب رکھتا ہو قصد کرے

معجزہ ۳۴۳-۵۰- ایک اعرابی ایک سو سمار شکار کے لئے جاتا تھا راہ میں ایک جگہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا۔ لوگوں سے پوچھا۔ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ پیغمبر خدا ہیں اس نے جاکے آپ سے کہا کہ میں تمپر ایمان نہ لاؤنگا۔ جب تک یہ سو سمار میرا ایمان نہ لائیگا اور سو سمار آپ کے سامنے ڈالدیا اس سو سمار نے بزبان فصیح حسب سوال آپ کے خدا تعالیٰ کی خدائی اور آپ کی پیغمبری کو بیان کیا اور اعرابی اسیوقت ایمان لایا اور جاکے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آئے اور مسلمان ہوئے

معجزہ ۳۴۴-۵۰- صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں آپ نے میدان میں قضائے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ آڑ نہ تھی دو درخت اس میدان میں الگ الگ دور نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اسکی ایک شاخ پکڑ کر آپ نے فرمایا کہ میرا فرمانبردار ہو جا بحکم خدا وہ درخت آپکے پاس اسطرح ہو لیا جیسے اونٹ اپنی مہار پکڑ نیوالے کیساتھ ہو لیتا ہے آپ نے اسکو اسجگہ ٹھیرایا جو بیچا بیچ مسافت کا دونوں

ف یا اللہ بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور پیش کرتا ہوں تیرے سامنے پیغمبر محمد صلعم کو جو نبی رحمت ہیں نبی شفاعت کیلئے اور اے محمد صلعم پیش کرتا ہوں تمہیں اپنے رب کے سامنے اسلئے کہ میری آنکھیں کھولدے اور یا اللہ سفارش میرے لئے قبول کر

Marfat.com

درختوں میں اور دوسرے درخت کو بھی اسیطرح شاخ پکڑا کرلے آئے۔ اور دونوں درختوں نے آپ نے فرمایا کہ ملجاؤ دونوں مل گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضائے حاجت سے فراغ حاصل کیا حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور اپنی جگہ دونوں درخت جاکے قائم ہوگئے۔

معجزہ ۳۵۵۔ آپ ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سورہا ہے اور ہرنی بندھی ہے آپ نے پوچھا کیا کہتی ہے اس نے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے اور میرے بچے اس پہاڑ میں ہیں وہ بھوکے ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے کھولدیں تو میں بچونکو دودھ پلا کے پھر آجاؤنگی آپ نے اس سے عہد لیا اس نے کہا کہ میں بیشک پھر آونگی آپ نے ہرنی کو کھولدیا۔ وہ حسب عدہ بچوں کو دودھ پلا کے آگئی۔ آپ نے اسے پھر باندھ دیا اس عرصہ میں وہ اعرابی جاگا آپ کے وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپکی مرضی کے موافق اس اعرابی نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ف ہرنی کے اس قصہ کی روایت میں بعضے محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کو موضوع کہا مگر محققین محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہے اور موضوع کہنا بیجا ہے۔

معجزہ ۳۶۵۔ مسجد شریف میں آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر بنوایا۔ آپ خطبہ منبر پر فرمانے لگے ستون لیکبارگی چلا چلا کے رونے لگا۔ اس طرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے آپ نے منبر پر سے اُتر کے اس ستون کو چمٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے چپ ہوا۔ ف حدیث گریہ ستون بھی متواتر ہے۔ اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تمہیں اس سے زیادہ شوق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ہونا چاہیئے۔

معجزہ ۳۷۵۔ ایک بار آپ نے منبر پر خطبہ میں فرمایا کہ خدا تعالےٰ اپنی بزرگی بیان فرماتا

Marfat.com

ہے اَنَا الْجَبَّارُ وَاَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ میں جبار ہوں میں بڑا ہوں میں بڑا ہوں بہت بلندی
والا منبر خوب تھرتھرایا آپ نے جو عظمت الٰہی کو بیان کیا اسکی تاثیر منبر پر ہوئی +
معجزہ ۳۸۵- حضرت عباس سے ایکدن آپ نے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے اپنے مکان
پر صبح کو ہونا میں آؤنگا صبح کو وہاں تشریف لیگئے اور حضرت عباس اور انکی اولاد کو ایک
کپڑا اڑھا دیا اور دعا کی الٰہی ان کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جیسے میں نے اس کپڑے سے
ڈھانک لیا ہے اسیوقت مکان کی چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا۔
معجزہ ۳۹۰- ایک سفر میں آپ کی ایک اونٹنی گم ہوگئی ایک منافق نے ایک صحابی کے
ڈیرے میں یہ بات کہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ آسمان کی خبریں بتاتے ہیں۔ یہ معلوم ہی
نہیں کہ انکی اونٹنی کہاں ہے اسیوقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس مقولہ کی آپ
کو خبر دی تھی اور بھی مطلع کیا کہ فلانی جگہ درخت میں مہار اونٹنی کی اٹک گئی ہے وہاں
ہی آپ نے اپنے خیمہ میں ان اصحابی کے روبرو جن کے ڈیرے میں منافق نے یہ طعن
کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی ایک منافق نے یہ طعن کی بات کہی سو میں نے تو دعوے نہیں کیا
کہ بے بتائے اللہ تعالےٰ کے مجھے کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے مجھے مطلع
کر دیا ہے کہ فلانی جگہ اونٹنی کی مہار ایک درخت میں الجھ گئی ہے لوگوں نے اسی جگہ اسی
کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لے آیا اور ان اصحابی نے اپنے ڈیرے میں جا کے جب
اس قصہ کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ ان ہی کے ڈیرے میں منافق نے یہ بات کہی تھی اور
نام اس منافق کا زید بن لصیب یہ لام وصاد مہملہ۔
معجزہ ۴۰۰- عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی ان کو
دے دی بہت عمدہ تلوار ہوگئی اور ہمیشہ ان کے پاس رہی۔
معجزہ ۴۰۱ جابر بن عبداللہ بجلی گھوڑے پر نہیں ٹھیر سکتے تھے انہوں نے یہ حال عرض کیا
آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔ اور ان کے لئے آپ نے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت
رہیں نہ گریں بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نہ گرے:۔
معجزہ ۔ ابو طلحہ انصاری کا ایک گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایکبار آنحضرت اس پر

Marfat.com

سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا۔

معجزہ ۴۳۔ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا قلت علف اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپ نے مالکوں سے اس کی سفارش کی ف۔ اونٹ کا سجدہ کرنا آپ کو بہت طریقوں سے محدثین کے نزدیک ثابت ہے۔

معجزہ ۴۴ ایک باغ میں آپ تشریف لیگئے کچہہ بکریاں تھیں سب نے آپ کو سجدہ کیا۔

معجزہ ۴۵۔ رکانہ مکے میں ایک بڑا پہلوان تھا کسی سے اسکی پیٹھ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اس کے پاس جنگل میں جہاں وہ بکریاں چراتا تھا پہنچے اسنے کہا کہ تم ہمارے معبودونکو برا کہتے ہو آج مجہے خوب اکیلے ملے آپ نے اس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اس نے کہا مجہہ سے کشتی لڑو اگر تم مجہہ سے کشتی لڑو اگر تم مجہے پچھاڑ دو تو میں دس بکریاں دونگا۔ آپ اس سے کشتی لڑے اور اس کو پچھاڑا اس نے کہا کہ میرے لات وعزا نے مدد نہ کی اور تمہارا رب غالب آیا آج تک میری پیٹھ کسی نے زمین پر نہیں لگائی پھر لڑو اور دس بکریاں دونگا اگر تم مجہے پچھاڑو گے آپ نے پھر اسے پچھاڑا پھر اس نے ویسی ہی تقریر کی اور تیسری بار بھی آپ نے اسے پچھاڑا اس نے کہا کہ تیس بکریاں میری بکریوں سے پسند کر لو آپ نے نہ لیں۔ اور کہا میری خوشی یہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا تا کہ دوزخ سے نجات پاوے اس نے معجزہ طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اس درخت کو بلوایا وہ درخت جڑ سے دور ہو گیا اور ایک ان میں سے وہاں چلا آیا اور رکانہ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکانہ نے کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہدو کہ چلا جاوے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو تو مسلمان ہو جاویگا اس نے کہا ہاں آپ کے کہنے سے وہ چلا گیا اور دونوں مل کے ایک ہو گئے آپ نے رکانہ سے کہا کہ اب مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو عورتیں کہ کی مجہے کہیں گی کہ رکانہ مارے ڈر کے مسلمان ہو گیا اسوقت تو رکانہ مسلمان نہ ہوا لیکن فتح مکہ میں مسلمان ہو گیا۔

معجزہ ۴۶۔ ایک اعرابی نے حضور اقدس میں خشک سالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہ نہ برسنے سے لڑکے اور چارپائے مرے جاتے ہیں آپ مینہ کے لئے دعا فرماویں آپ مسجد شریف میں اسوقت تشریف رکھتے تھے اور جمعہ کا دن تھا۔ اور بوقت خطبہ کے اس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپ نے مینہ

Marfat.com

کے لئے دعا فرمائی اسی وقت مینہ برسنا شروع ہوا اور دوسرے جمعہ تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے۔
اسی اعرابی نے یا کسی شخص نے پھر آکے عرض کی کہ اب مینہ کی کثرت سے بڑی تکلیف ہے آپ نے
فرمایا یا الٰہی گرد ہمارے برسے ہم پر نہ برسے اور آپ نے جدہر کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور مدینہ کے گرد
برستا رہا **معجزہ ۴۷۰**۔ نجاشی بادشاہ حبشہ کا جسوقت انتقال ہوا اسیوقت آپنے مدینہ میں خبر
دی اور اسکے جنازے کی نماز غائبانہ پڑھی۔ اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز
جنازہ غائب پڑھنی جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اسوقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ آپ نے غائب پر نماز نہیں پڑھی:۔
معجزہ ۴۸۰ ایک یہودی متصل مدینہ طیبہ کے بکریاں چراتا تھا۔ ایک بھیڑیا اسکی ایک بکری لے
گیا۔ چرانے والے نے جھپٹ کے بھیڑیئے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا۔
اور کہنے لگا تو نے میرا قوت جو مجھے حقتعالیٰ نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکریاں چرانیوالا
متحیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح باتیں کرتا ہے بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ تعجب
کی یہ بات ہے کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کے یعنے مدینہ میں محمد باتیں گزری ہوئی اور آنیوالی
بیان کرتے ہیں اس یہودی نے اسیوقت حضور اقدس میں حاضر ہو کر حال سنا کر کلمہ پڑھ لیا۔
معجزہ ۴۹۰ ایک بار ابوجہل نے کہا کہ جب میں محمد صلعم کو دیکھونگا۔ مٹی میں منہ ملتے یعنی سجدہ
کرتے اپنی لات سے انکی گردن دبا دونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں
تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے بوقت سجدہ اس ملعون نے بارادہ مذکور آپکی طرف قصد
کیا۔ اور پاس پہنچنے سے پہلے بے تحاشہ بھاگا لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا اس نے کہا کہ میں نے
دیکھا کہ میرے اور محمد صلعم کے درمیان ایک خندق آگ کا ہے اور بیچ پر دیکھے فرشتوں
کے اسلئے میں ڈر کے بھاگا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ آگے بڑھتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی لے
جاتے **معجزہ ۵۰۰**۔ ایک مرتبہ حضرت حمزہ نے آپ سے درخواست کی کہ حضرت جبرائیل علیہ
السلام کو مجھے دکھا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکوگے انہوں نے اصرار کیا۔ آپ نے
کہا کہ کعبہ کیطرف دیکھو انہوں نے کعبہ شریف کی چھت پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا پر
ان کے زیر جد کے نہایت درخشاں اسکی چمک سے حضرت حمزہ کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ اور

Marfat.com

غش کھاکے گرے بعد اسکے حضرت جبرائیل غائب ہوگئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے

خاتمہ

شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اس کا برملا بروجہ اتم بروز قیامت بوقت قایم ہونے آپکے مقام محمود میں اور کرنے شفاعت کبرای کے ہوگا اور اخیر معاملہ آپکا جو متعلق اس عالم سے ہے شفاعت کبرے ہے لہذا ختم کرنا تواریخ حبیب الہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان شفاعت کبرے پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب میں بیان شفاعت کبرے پر تفاول نیک ہے جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا العلوم کو بیان وسعت رحمت الہی پر ختم کیا ہے اور تفاول اس طرح قائم کیا ہے کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت الہی پر ہوا خدائے تعالی مؤلف کا خاتمہ ایسا ہی کرے کہ رحمت واسعہ الہی اسکے شامل ہو ایسے ہی فقیر گنہگار کو اس رسالہ کے ختم میں بیان شفاعت کبرای سے تفاول بایں وضع منظور ہے کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبرای پر ہوا خدا بتعالی مؤلف حقیر کا خاتمہ ایسا ہی کرے کہ شفاعت جناب حبیب الہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو نصیب ہو

بیان شفاعت کبرے کا

صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہے کہ قیامت کے دن بسبب دراز ی اس دن کے اور شدت تکالیف میں کہ گرمی شدت کی بسبب قرب آفتاب کے ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی مشہور ہے کہ تانبے کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال کے گوئکے بدن پر ہوگا کسی کے ٹخنوں تک کسی کے زانو پر اور کسی کے زیادہ اس سے اور کافروں کے منہ تک ہوکے بطور لگام ہو جائے گا۔ اور کسیکو اونٹوں نے یا بیل گلئے مینڈھے بکریاں سینگوں سے مارتی ہونگی اور پاؤں سے کھوندتی ہونگی اور بھی تکلیفیں شدید ہونگی۔ اور

Marfat.com

خدا تعالےٰ کمال غضب میں ہوگا اور متوجہ طرف حساب کے نہ ہوگا۔ لوگ بہت گھبرائیں
گے اور نوبت یہاں تک پہنچیگی۔ کہ کہیں گے چاہے جہنم ہی کا حکم ہو جائے نا پرسائی سے
نجات ہو آپس میں مشورہ کرکے کہیں گے کہ کوئی شفیع قایم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہٗ
کے حضور میں سفارش کرکے ہم لوگوں کو بلا سے نجات دلوائے حضرت آدمؑ کے پاس
جائینگے اور کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اپنے دست قدرت سے بنایا اور تم باپ سب آدمیوں
کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہماری شفاعت کرو کہ ہم مصیبت سے نجات پاویں گے وہ کہینگے
لَسْتُ هُنَاكُمْ میرا یہ رتبہ نہیں ہے آج خدا تعالیٰ ایسے غضب میں ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا
اور میں نے خلاف حکم الٰہی کے گیہوں بہشت میں کھا لیا تھا اس سبب سے میری جرات
نہیں ہوئی کہ شفاعت کروں۔ لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ
پہلے پیغمبر بڑی دعوت والے ہیں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے
اور ان کی تعریف بیان کرکے ان سے شفاعت کے واسطے کہیں گے۔ وہ بھی
فرماویں گے لَسْتُ هُنَاكُمْ میں اس کام کا نہیں ہوں میں نے خلاف مرضی الٰہی
اپنے بیٹے کیلئے جو کافر تھا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جاوے مجھے اس گناہ کا ڈر
ہے لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کہ وہ دوست خاص خدا تعالےٰ کے ہیں۔ لوگ
حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاوینگے اور ان کی تعریف کرکے شفاعت کیواسطے کہینگے۔
وہ بھی فرماویں گے لَسْتُ هُنَاكُمْ میں اس کام کا نہیں ہوں اور عذر یہ کریں گے کہ یعنی اپنی
عمر میں تین جھوٹ بولے تھے انکے مواخذے کا مجھے ڈر ہے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس
جاؤ ان سے اللہ تعالےٰ نے کلام کیا۔ اور توریت ان پر نازل کی تین جھوٹ کہ حضرت
ابراہیمؑ نے تین باتوں کو ظاہر میں جھوٹ کہیں۔ حقیقت میں جھوٹ نہ تھیں
ایک یہ کہ جب کفار میلے کو جاتے تھے۔ اور ان کو ساتھ لیجانا چاہے انہوں نے
ستاروں کی طرف دیکھ کے کہا کہ بیمار ہوں منظور یہ تھا کہ ان کے ساتھ نہ جاؤں اور
بیماری سے بیماری روحانی مراد تھی کہ سبب انکی صحبت و حرکات شرک کے تکلیف و
رنج میں تھے۔ ظاہر میں ستاروں کی طرف دیکھ کے یہ کلمہ کہا ان کے ذہن میں بات ڈالنے

Marfat.com

گو کہ ستاروں کی گردش سے انہوں نے اپنا آیندہ بیمار ہونا دریافت کیلہے وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا انہیں چھوڑ گئے دوسرے یہ کہ بتوں کو حضرت ابراہیمؑ نے بعد ازاں کہ کفار میلے کو چلے گئے تھے تبر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تبر کو ایک بڑے بت کے کندہے پر رکھدیا۔ جب کفار نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ اس بڑے بت نے توڑا ان بتوں سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہاں بھی حقیقت کلام مراد نہیں تھی۔ بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا نہیں کر سکتے کرا کر الزام ان پر قایم کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ جب حضرت ابراہیمؑ ہجرت کر کے اپنے وطن سے چلے مصر میں وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتوں کو چھین لیتا تھا۔ اور شوہر کو جو اس کے ساتھ ہوتا تھا۔ مار ڈالتا حضرت ابراہیمؑ کیساتھ بی بی سارہؓ تھیں بہت خوبصورت حضرت ابراہیمؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہے مقصود بہن ہونا باعتبار دین کے تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹ اور قابل مواخذے کے نہ تھیں لیکن انبیاءِ کرام کا مقام بہت عالی ہے اور جسقدر قرب جناب الٰہی سے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے لہذا حضرت ابراہیمؑ کو ان باتوں کا خوف ہوگا۔ اور شفاعت میں عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس جاویں گے اور ان کی تعریف کر کے شفاعت کے لئے کہیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قبطی مارا گیا تھا۔ مجھے اس کا ڈر ہے مراد وہ قصہ ہے جو سورہ قصص میں مذکور ہے کہ ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو بیگار میں پکڑے لئے جاتا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ادھر سے نکلے بنی اسرائیل نے ان سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھونسا اس قبطی کے مارا وہ مر گیا جو کہ حکم قتل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا۔ لہذا نادم ہوئے اور خدا تعالیٰ سے بخشش چاہی سو باآنکہ وہ گناہ معاف ہو گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کو منظر شان جلال الٰہی و روز پر ہول قیامت کا خوف ہو گیا۔ اور شفاعت کرنے میں عذر کرینگے اور کہیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ کن سے ان کو پیدا کیا ہے بغیر باپ کے لوگ حضرت عیسےٰؑ کے

Marfat.com

پاس جاویں گے۔ وہ بھی فرمائینگے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میرے بعد نصاریٰ نے
مجھے معبود قرار دیا مجھے اسبات کے مواخذہ کا ڈر ہے لیکن تم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس جاؤ۔ خدا تعالیٰ نے انکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کئے ہیں لوگ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آوینگے اور درخواست شفاعت کی کریں گے۔ آپ
اس وقت مستعد ہوکر فرماوینگے کہ اِنِّیْ لَہُنَا میں اس کام کے لئے ہوں اور آپ اسوقت اللہ
جل جلالہ کے حضور میں حاضر ہوکے سجدہ کرینگے اور سجدے میں اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کرینگے
آپ نے فرمایا کہ میں اسوقت ایسے محامد الٰہی بیان کرونگا کہ اسوقت میرے ذہن میں نہیں
ہیں اسیوقت خدا تعالےٰ میرے دلمیں ڈالیگا اور جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدہ
میں رہونگا۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماویگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھاؤ جو تم مانگوگے ملیگا اور جسکی شفاعت کروگے قبول
ہوگی سبحان اللہ کیا رتبہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ایسے وقت میں جبکہ
اللہ جل جلالہ غضبناک ہوگا اور سب انبیائے کرام اولوالعزم مارے ڈر کے تھر تھراتے
ہونگے ہمارے پیغمبر صاحب سے اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ فرمائیگا جیسا کمال خوشی و رضامندی میں
بادشاہ اپنے تابعین اور مقربین سے کہتے ہیں۔ مانگ کیا مانگتا ہے سبب اسکا یہی ہے۔ کہ
آپ محبوب..... الٰہی ہیں اس وقت شان محبوبیت کا مجمع اولیں و آخرین میں ظہور
ہوگا۔ آپ سر اٹھائینگے اور کہیں گے یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ قربان ایسے پیغمبر رؤف الرحیم کے
کہ ایسے وقت میں کہ سب انبیائے اولوالعزم نفسی نفسی کہیں گے آپ اپنی امت کے لئے
درخواست مغفرت کی کرینگے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفِ الرَّحِیْمِ
اس مقام شفاعت میں قایم ہونا اور خلایق کو ہول محشر سے چھڑانا اور پھر دوزخ سے نجات
دلوانا یہی قایم ہونا آپ کا مقام محمود میں ہے جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہ بالجملہ اللہ جل جلالہ بندونکا حساب کرکے بہشت اور دوزخ کا حکم
جاری کریگا۔ اور سب مواطن یعنے مقامات محشر کے طے ہونگے پلصراط وغیرہ اور آپ اپنی
امت کی رفاہ ہر جگہ چاہینگے اور فضل الٰہی شامل حال آپکی امت کے ہوگا جو لوگ بسبب شامت اعمال

Marfat.com

کے دوزخ میں پڑینگے ان کیلئے خدا تعالےٰ آپ سے فرمائیگا کہ جس کے دل میں جو برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لے جاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجائینگے۔ اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلوا کے بہشت میں داخل کریں گے۔ پھر آپ اللہ جل جلالہ کے حضور میں جا کے سجدہ کرینگے اور محامد الٰہی زبان سے کہیں گے اور جتنی دیر تک خدا تعالےٰ چاہیگا سجدہ میں رہینگے پھر اللہ تعالےٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اٹھاؤ اور جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اٹھا کر کہیں گے یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پھر اللہ تعالیٰ یہ حد مقرر کریگا کہ جس کے دلمیں رائی برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لے جاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق لوگونکو نکال لیجائینگے اور بہشت میں داخل کرینگے پھر اللہ جل جلالہ کے حضور میں جا کے سجدہ کرینگے اور حمد الٰہی بدستور سابق بجا لاوینگے پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اٹھاؤ جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اٹھا کر کہیں گے یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پھر اللہ تعالےٰ یہ حد مقرر کریگا کہ جس کے دلمیں بقدر ذرہ کے ایمان ہو اسے نکال لیجاؤ۔ آپ دوزخ پر جا کے اس کے حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کرینگے آخر کار کوئی جہنم میں نہ رہے گا مگر وہی لوگ جن کو قرآن نے حبس کیا ہے یعنی جنکا خاتمہ قرآن پر نہیں ہوا۔ اور مستحق خلود ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہوجائینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرماوے اور بطفیل اپنے حبیب صلعم کے مؤلف کو خاتمہ بخیر کرکے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور مکارہ دنیوی سے جلد نجات دیکے اپنے اور اپنے حبیب کے آستانہ پر پہنچاوے اور مشفقی محسنی محمد امیر خاں صاحب باعث کتاب تالیف ہذا کو توفیق اپنے مرضیات کی دے اور سب مرادات دنیوی اور دینی بر لاوے۔ اور جمیع احباب مخلصین اور کرم فرمائے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا میں سبکو ہر طرح کی عافیت سلامت فرماوے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے

Marfat.com

حافظہ لکھا تھا۔ پھر بفضلہ تعالےٰ بعد معاودت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف بحرف مطابق کیا۔ الحمد للہ یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت میں تالیف ہوا۔ زبان اردو میں کوئی کتاب ایسی تالیف نہیں ہے رسایل میلاد بزبان اردو بیان حالات آنحضرت میں جو پائے جاتے ہیں اکثر حالات صحیح پر مشتمل نہیں ہیں کتب تواریخ غیر معتبرہ کے موافق ہیں یا جہاں سے چاہا افسانے بے تحقیق اور غلط محض لکھدیئے ہیں مثلاً رسالہ میلاد میں کہ فی الحال بنگالہ میں بہت مروج ہیں ثوبیہ کا دودھ پلانا بعد ولیمہ سعدیہ کے لکھا ہے۔ یا صلح حدیبیہ کے قصہ کو اس طرح لکھا ہے کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت حج کو تشریف لے گئے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتیں یقیناً غلط ہیں اور مخالف کتب احادیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مولف رسالہ نے یہ کی ہے کہ لکھا ہے کہ میں نے مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنا دیا اور اب سب روایات مندرجہ موافق رائے انکی کے ہیں سو مولوی کرامت علی صاحب نے کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر نہ بتایا ہوگا اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں انہیں نقل کیا ہے فقیر نے یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث کے لکھے ہیں سب صاحب مطالعہ فرمانیوالے اس رسالہ کے اسباب کا بھی لحاظ رکھیں اور جس طرح لوگ اردو کے افسانہ کی کتابونکو دل لگی کیلئے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے لئے سیر میں رکھتے ہیں اگر اس رسالہ کو مطالعہ میں رکھیں۔ دل لگی بھی ہے کہ قصے اس میں مندرج ہیں اور زبان اردو بھی مطابق روزمرہ فصیح کے اس میں ہے اور اس کے دیکھنے میں ثواب ہے اور امور دنیا کے انتظام کی بھی عقل آدمی کو حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ آپکے اور آپکے اصحاب کے معاملات و تدبیرات خوب مطابق عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیئے کہ ضرور آپ رسالہ کو مطالعہ میں رکھیں اور اپنے اقارب اور عورتوں اور احباب کو سنا دیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید المرسلین وآلہ واصحابہ وعلمای امتہ واولیائہ واہل بیتہ اجمعین

تمت

Marfat.com

فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مضمون	صفحہ
بیان سبب تالیف	۲
باب (۱) احوال نور مبارک اور دلالت باسعادت اور طفولیت اور	
شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کے بیان میں:۔	۳
فصل (۱) بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت	″
قصہ ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل کی تعظیم کا عبدالمطلب جد آنحضرت	۴
چاہ زمزم نکالنا عبدالمطلب کا اور ذبیح ہونا عبداللہ	
آپ کے والد ماجد کا۔	۵
ذکر وفات عبداللہ والد ماجد آنحضرت ؐ۔	۶
احوال آپ کے حمل میں رہنے کا۔	″
فصل (۲) بیان حال ولادت باسعادت میں۔	۷
بیان خوارق جو بوقت ولادت باسعادت ظہور میں آئے	″
نکتہ عجیبہ متعلقہ بہ معجزات ولادت شریفہ	″
نکتہ لطیفہ آپکے پیدا ہونے میں بروز دوشنبہ	″
ذکر محفل میلاد شریف	۸
شاہ ولی اللہ محدث کا انوار دیکھنا محفل میلاد شریف میں	″
بیان ذکر منع وفات شریف محفل میلاد شریف میں	″
فصل (۳) بیان حال رضاعت و دیگر حالات زناں طفولیت میں	۹
ذکر تخفیف عذاب ابولہب بسبب خوشی میلاد شریف	″
ذکر دودھ پلانے رلیمہ سعدیہ رضؓ کا۔	″
ذکر شق صدر شریف کا	۱۰

مضمون	صفحہ
ذکر شق صدر شریف چار بار ہونیکا اور نکتہ ہر بار کا	۱۰
ذکر وفات والد شریفہ و کفالت عبدالمطلب	۱۱
ذکر وفات عبدالمطلب و کفالت ابوطالب	″
معجزہ استسقاء ابوطالب ببرکت آنحضرت	″
گواہی بحیرا راہب کی واسطے آپ کی نبوت کے	″
فصل (۴) بیان حالات شباب تا نبوت۔	۱۲
حال خدیجۃ الکبریٰ کا لیکے آپکا تجارت کو جانا اور	″
سفر کے معجزات سن کے انکا خواہاں نکاح آپ سے ہونا	″
بیان نسطورا راہب کی گواہی کا	″
نکاح آپ کا بی بی خدیجہ رضؓ کے ساتھ	″
بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور طے ہونا نزاع رکھنے	
حجر اسود کا آپ کی فیصلہ سے	۱۳
فصل (۵) بیان حالات زمان نبوت میں تا معراج	″
جانا آپ کا پاس ورقہ کے۔	۱۴
بیان مومن اور جنتی ہونا ورقہ کا۔	″
بیان نزول سورہ فاتحہ کا۔	″
قصہ حضرت بلال کا اور خرید کرکے حضرت ابوبکر کا آزاد	
کرنا اور سورہ واللیل حضرت ابوبکر کی شان میں استدلال	″
استدلال لطیف بر فضیلت ابوبکر صدیق	۱۶
نزول سورہ تبت یدا ابی لہب کے بیان میں	″

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حال عتبہ اور عتیبہ پسران ابولہب کا	۱۶
بیان ہجرت حبشہ کا ۵ھ	۱۷
اقرار نجاشی بادشاہ نصاری بہ نبوت آنحضرت	۱۸
ارادہ کرنا حضرت ابوبکر صدیق کا واسطے ہجرت کے	۱۹
بیان اسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۶ھ	۲۰
ذکر شعب بنی ہاشم ۷ھ	۲۱
ذکر وفات ابوطالب ۱۰ھ	۰
ذکر وفات حضرت خدیجہ ۱۰ھ	۰
تشریف لیجانا آنحضرت کا طائف کو ۱۰ھ	۲۳
عداس نصرانی کی آپ کی نبوت پر	۰
مسلمان ہونا جنوں کا	۰
فصل (۶) معراج کے بیان میں	۲۴
ذکر بیت المعمور	۲۵
ذکر سدرۃ المنتہیٰ	۲۶
ذکر رفرف	۲۷
ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحیات	۲۸
نکتہ کلمات التحیات	۰
سبب تخصیص التحیات کا بحالت قعود و صلوٰۃ	۰
نکتہ لطیفہ در باب گنہ گاراں	۲۹
ذکر فرضیت نماز پنجگانہ	۰
پیش ہونا پیالوں کا شب معراج میں	۳۰
مشاہدہ عجائبات کا	۰

مضمون	صفحہ
بیان اسبات کا کہ معراج میں آپکا تشریف لے جانا	۰
از قبیل عالم آخرت ہے	۳۲
باب ۲ احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات	۳۳
فصل (۱) مقدمات حضرت اور حالات راہ کے بیان میں	۰
ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا۔	۳۴
مجتمع ہونا کفار قریش کا دار الندوہ میں واسطے مشورت	۰
کے آپ کے امر میں	۳۵
وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی	۰
بیان حال حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا	۳۶
آنکا غار ثور میں تشریف لیجانا اور وہاں کے معجزات	۰
فضیلت حضرت ابوبکر رض و حضرت علی رض قصہ ہجرت میں	۳۷
نکتہ عجیبہ متعلق بآیہ لا تحزن ان اللہ معنا	۳۸
روانہ ہونا آپ کا غار ثور سے	۳۹
وارد آپ کا خیام معبد پر	۴۰
سراقہ بن مالک کا آپکے پیچھے جانا اور زمین کا نگل جانا	۰
جانا سراقہ کے گھوڑے کو تا پہ شکم	۴۱
قصہ خسف قارون	۰
لفظ اثنیات الوداع	۴۲
فصل (۲) بیان مدنی اقروزی حضرت طیبہ منورہ	۴۳
میں تا غزوہ بدر	۴۴
بیان اسلام عبداللہ بن سلام کو یہود میں بہت بڑے عالم تھے	۴۵
لانا دین اسلام سلمان فارسی کا	۴۶

Marfat.com

مضمون	نمبر
ذکر خرید کرنے حضرت عثمان کا بیر رومہ کو اور اسلئے	
بمبشر بہ جنت ہونا ان کا	۴۷
فصل ۳ غزوہ بدر کے بیان میں	۴۸
صحابہ کا تقریرات جانثاری کرنے بوقت گفتگو فرمانے	
آپ کے امر جنگ میں۔	۴۹
بیان علو مقام عبدیت	۵۰
دونوں جوان انصار کا حضرت عبدالرحمن بن عوف	
سے حال ابوجہل کا پوچھنا اور جھپٹے کے اس لعین کو قتل کرنا	۵۱
اسیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو	
پھینک مارنا آپکا مشت خاک اور کنکریاں کافروں پر	۵۱
اور نسیب اسکے شکست کھانا کافروں کا	″
کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے	۵۲
بیان وفات بی بی رقیہ بنت رسول اللہ اور نکاح میں	
حضرت عثمان کے آنا حضرت بی بی ام کلثوم کا بیان	۵۳
اسباب کا کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں کا ایک امتی کے نکاح میں آنا	۵۴
ایسا شرف ہے کہ سوا حضرت عثمان کے کسی کو حاصل	″
نہیں ہوا	″
مشورت کرنا آپ کا اصحاب سے معاملہ اسیران بدر میں اور	۵۵
بموجب رائے حضرت ابوبکر کے سب کو فدیہ لے کے چھوڑ	۵۶
دینا اور نازل آیات قرآنی کا باستحسان رائے حضرت	۵۷
عمر کے کہ مقتضا قتل اسیران تھی۔ فضیلت	۵۸
اصحاب بدر۔	۵۹

مضمون	نمبر
فصل ۴ نکاح حضرت بی بی فاطمہ زہرا کے بیانمیں	۶۰
ذکر حضرت غوث اعظم رح	۶۱
ذکر پیدا ہونے امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں	″
اور بیان نکتوں کا اسباب میں	″
فصل ۵ غزوہ احد کے بیان میں	۶۲
ذکر مبشر بہ جنت ہونے حضرت طلحہ رض کا	۶۳
ذکر شہادت حضرت حمزہ کا	۶۴
بیان مقتول ہونے ابی بن خلف کلعین کا حضور اقدس کے	۶۵
ہاتھ سے۔ بیان بطن رابعہ کا	۶۶
بیان فضیلت شہدائے احد کا	۶۷
ذکر اس بات کا کہ شب برات کے دن ہونا غزوہ احد کا جو	″
مشہور ہے غلط ہے	″
ذکر غزوہ حمراء الاسد یعنی آپ کے تشریف لیجانا تعاقب	۶۸
ابوسفیان کے یہ سنکر کہ وہ پھر آتا ہے اور چلا جانا ابوسفیان کا	″
فصل ۶ غزوہ بدر ثانی کے بیان میں۔	۶۹
فصل ۷۔ اسر یہ رجیع کے بیان میں	۷۰
ذکر قتل سفیان بن خالد لعین	۷۱
فصل (۸) قصہ بیر معونہ کے بیان میں	۷۵
فصل (۹) غزوہ بنی نضیر کے بیان میں	۷۷
فصل (۱۰) غزوہ خندق کے بیان میں سنہ ۵ھ	۷۹
ذکر حفر خندق بمشورہ سلمان رض کا	۸۰
چمکنا برق کا پتھر سے اور پیشینگوئی آپکی دربارہ یمن و شام	۸۱

Marfat.com

مضمون	نمبر
قصہ عجیب نوجوان انصارے	۸۲
بیان ہونے قضا چار نمازوں کا	۸۳
حال مقتولی عمرو بن عبدو پہلوان بدست حیدر کرار	۸۴
حسن تدبیر نعیم سے نفاق ہوجانا فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے۔	۸۵
فصل (۱۱)۔ غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں	۸۷
ستون میں باندھنا ابولبابہ کے واسطے توبہ کے حال	۸۸
جان دینے ایک یہودیہ کا محبت شوہر میں۔	۸۹
فصل ۱۲۔ قتل کعب بن اشرف یہودی کے بیان میں	۹۱
فصل (۱۳) قتل ابورافع یہودی کے بیان میں۔	۹۲
فصل (۱۴) قصہ افک کے بیان میں۔	۹۶
فصل ۱۵ آیت تیمم کے بیان میں	"
فصل ۱۶ قصہ حدیبیہ کے بیان میں	۹۷
ذکر بیعت رضوان کا۔	"
قصہ ابوبصیر اور ان کے یاروں کا	۱۰۳
فصل ۱۷۔ غزوہ خیبر کے بیان میں	۱۰۴
حضرت علی کا اکھاڑنا دروازہ قلعہ خیبر کا۔	"
ذکر فدک۔	۱۰۵
ذکر داخل ہونا حضرت صفیہ کا ازواج مطہرات کا	۱۰۶
آنا حضرت جعفر اور دیگر مہاجرین حبشہ کا	"
ذکر زہر دینے یہودیہ کا آنحضرت کو	"
ذکر تحریم گوشت خر وغیرہ۔	

مضمون	نمبر
فصل ۱۸۔ عمرۃ القضا کے بیان میں۔	۱۰۷
فصل ۱۹۔ عثمان بن خالد بن الولید اور عمرو بن	"
العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں	"
فصل ۲۰۔ تحریر مکاتیب کے بیان میں	۱۰۸
بیان حال ہرقل بوقت وصول نامہ مبارک۔	۱۰۹
بیان حال ضغاطر عالم نصاریٰ کہ آپکی خبر سنتے	"
ہی مسلمان ہوگیا۔	۱۱۱
بیان حال نجاشی بوقت وصول نامہ مبارک	۱۱۲
فصل ۲۱۔ سریہ حضرت ابوعبیدہ کے بیان میں جس	
میں سمندر نے عنبر ماہی لشکر کو توشے کیلئے دی تھی۔	۱۱۴
فصل ۲۲ غزوہ موتہ کے بیان میں	"
فصل ۲۳۔ غزوہ فتح مکہ کے بیان میں	۱۱۶
قصہ خطا حاجب بن ابی بلتعہ	۱۱۷
قصہ عجیب۔	۱۲۱
بیان استدلال شیعہ در باب فضیلت حضرت علی رض	۱۲۲
بیان اس کلب کے لئے آپنے حکم فرمایا تھا جہاں پاؤ مار	
ڈالو حال عکرمہ بن ابی جہل کا۔	"
بیان اسلام وحشی۔	۱۲۴
بیان اسلام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا۔	"
فایدہ نافعہ۔	۱۲۵
بیان اسلام کعب بن زہیر کا۔	۱۲۶
بیان اسلام ہبار بن اسود کا۔	"

Marfat.com

مضمون	صفحہ
بیان اسلام ہند عورت کا۔	۱۲۷
بیان اسلام قرتنا و قتل دیگر زنان	•
فصل (۲۴) غزوہ حنین کے بیان میں۔	۱۲۸
ذکر غزوہ اوطاس کا	۱۲۹
فصل ۲۵۔ وفود کے بیان میں	۱۳۰
ذکر مسیلمہ کذاب۔	۱۳۱
فصل ۲۶۔ غزوہ تبوک کے بیان میں۔	۱۳۲
بھیجنا آپکا حضرت خالد کو مع لشکر کے دومۃ الجندل کو	"
اور گرفتار ہونا اکیدر حاکم دومۃ الجندل۔	"
حال مسجد ضرار۔	۱۳۳
قصہ تین اصحاب مخلصین کا کہ بیعذر ہمراہی سے رہگئے تھے	۱۳۵
فصل ۲۷۔ فرضیت حج اور امیر الحاج ہونے حضرت	۱۳۸
ابوبکر کے بیان میں۔	"
قصہ منادی بعض امور۔	"
فصل ۲۸۔ مباہلہ کے بیان میں	۱۳۹
بیان (معنے) مباہلہ	"
فصل ۲۹۔ حجۃ الوداع کے بیان میں۔	۱۴۰
بیان احرام حضرت علیؓ	"
بیان افراد و قرآن و تمتع کا۔	۱۴۱
فصل ۳۰ وفات شریف کے بیان میں	۱۴۳
توجیہ کلام حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز دربار شہادت آنحضرت صلعم	۱۴۹

مضمون	صفحہ
ارادہ فرمانا آنحضرت کا واسطے لکھدینے عہد خلافت کے ابوبکر کو	۱۵۰
بیان خوبی مسواک اور خاتمہ بخیر ہونے ملتزم مسواک کا	۱۵۱
بیان تاکید نماز و رعایت غلام و کنیزہ	"
ماتم پرسی کیواسطے آنا حضرت خضر کا بعد وفات حضرت رسولؐ کے	۱۵۲
ذکر سقیفہ بنی ساعدہ	۱۵۳
ذکر غسل جسد اطہر ۱۵۴۔ ذکر دفن جسد اطہر	۱۵۵
بیان شرف زیارت قبر شریف	۱۵۶
باب ۳ حلیہ شریفہ اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں	۱۵۷
فصل (۱) حلیہ شریف کے بیان میں۔	•
نکتہ ملاحت رنگ مبارک فصل	۱۵۸
بیان نورانیت جسم شریف و سر عدم سایہ	"
بیان خوشبوئے عرق شریف	۱۵۹
بیان ان چیزونکا جو دنیا میں آپکو پسند تھیں	"
سر اسبات کا کہ آپکو روزہ طے کا رکھنا جایز تھا امت کو جائز نہیں	۱۶۰
فصل ۲۔ اخلاق کریمہ کے بیان میں۔	۱۶۱
بیان یہودی کا کہ بسبب آپکے علم کے مسلمان ہوگیا	۱۶۲
حکایت زاہر دہقان ۱۶۳ مسئلہ قیام برائے تعظیم	۱۶۴
ذکر شجاعت آنحضرت صلعم	۱۶۵
بیان سخاوت آنحضرت صلعم	"
فصل (۳) معجزات کے بیان میں	۱۶۶
خاتمہ شفاعت کبرے کے بیان میں	

سستی اور عمدہ کتابیں۔ ملنے کا پتہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب بل روڈ لاہور کشمیری بازار پاکستان

Marfat.com

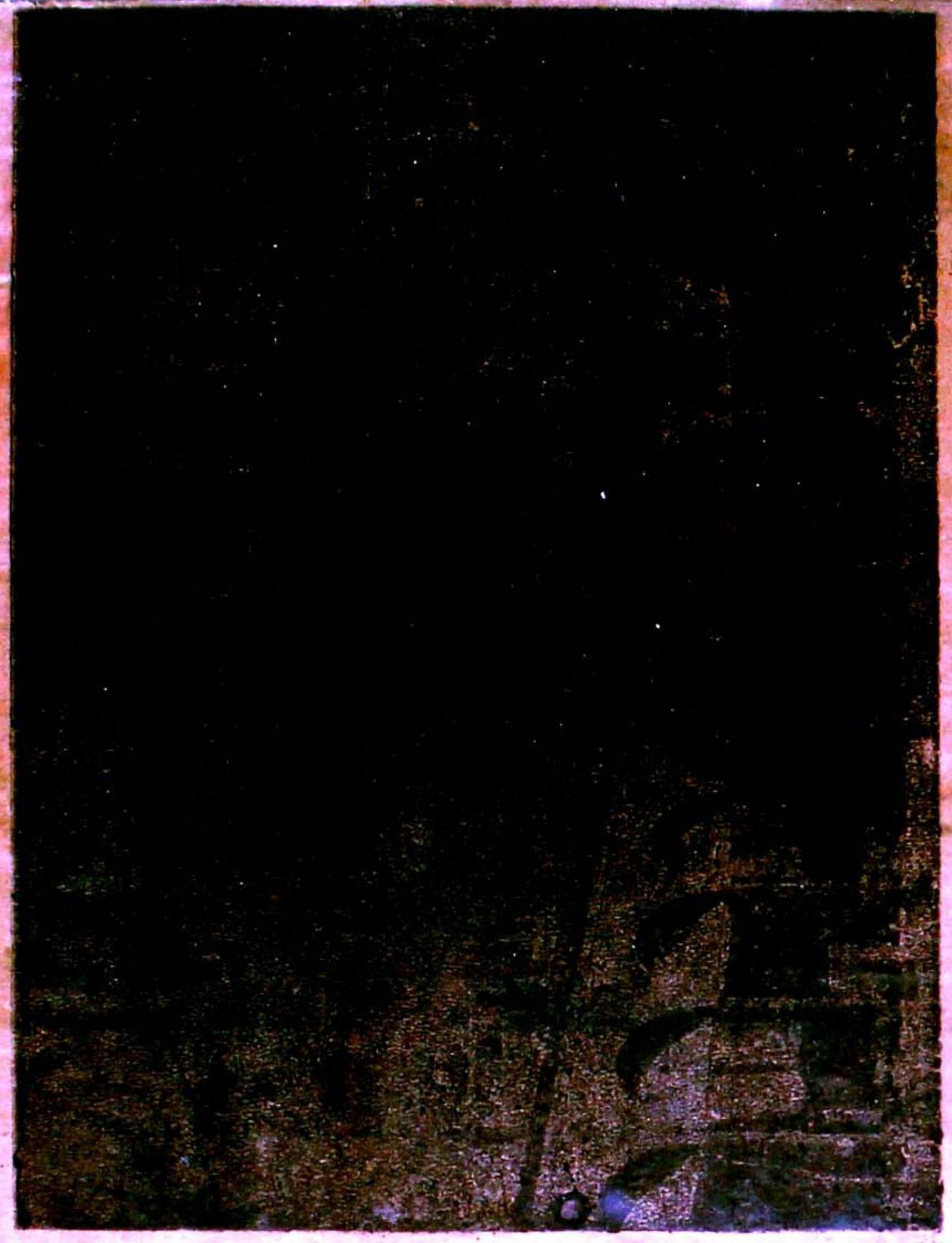

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

مطبوعات: ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز لاہور

قائدِ اعظم اور دستور ساز اسمبلی

یہ کتاب ہندوستان کی دستوری جنگ کی مکمل تاریخ ہے جس میں سیاسیات اسلامی کے مدوجزر کو پوری شرح و بسط کیساتھ قلمبند کیا گیا ہے شروع میں قائدِ اعظم کی دلچسپ سوانح عمری اور مولانا ظفر علی خاں کا دیباچہ درج ہے قیمت تین روپے

عرب اور خلافتِ پاکستان

پاکستان کے خارجی پہلو پر یہ پہلی کتاب ہے جس میں افغانستان، شام، مصر، عراق، عرب، ایران، یمن، لبنان، فلسطین اور شرق اردن کے سیاسی اکابرین نے نہایت فاضلانہ رنگ میں پاکستان پر اپنے تائیدی خیالات کا اظہار کیا ہے قیمت دو روپے

مفصل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

فرعون و کلیم

عبدالرحمٰن طارق بی اے

حق گوئی اور حق پرستی کا عظیم ترین مرقع!

یوں تو پاکستان میں خیر و شر اور حق و باطل کے بیشمار معرکے موجود ہیں لیکن جو پے در پے تصادم حضرت موسیٰ اور فرعونِ مصر کے درمیان رونما ہوئے وہ عبرت و موعظت کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں رکھتے۔ فرعون و کلیم میں کہانی کے تمام عناصر فقط قرآن حکیم سے نذر کرتے ہوئے مستند واقعات کی روشنی میں اہل حق کی عدیم النظیر فتح اور اہل باطل کی عبرت انگیز شکست دکھائی گئی ہے زبان عام فہم، انداز بیان مجاہدانہ اور مکالمہ ایمان افروز ہے یہ کتاب تعمیری و اصلاحی لحاظ سے اردو ادب میں اپنی شان کی پہلی آخری اور لاثانی کتاب ہے قیمت مجلد ۳ روپے

اشاعت منزل بل روڈ لاہور (پاکستان)

حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز تاجران کتب و جلد ساز
اندرون دہڑ گیٹ ملتان شہر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com